Shia Books PDF

Moulana Manzar Aeliya Hydrabad India

9391287881, 9963049752

وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

اور نہ وہ پند لیتے ہیں اور جس وقت کہ نازل کی جاتی ہے کوئی سورت دیکھتا ہے بعض انکا طرف بعض کے

هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ

آیا دیکھتا ہے تمکو کوئی ایک پھر پھر جاتے ہیں پھیرا ہے خدا نے دل انکے کو اسلیے کہ وہ قوم ہیں

لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

کہ نہیں سمجھتے ہیں البتہ تحقیق کہ آیا تمکو رسول ساتھ نفسوں تمہاری کی سے شدید ہے اوپر اسکے جو

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا

کہ دکھ پاتے ہو تم حریص ہے اوپر تمہارے واسطے ایمان لانیوالوں کے ساتھ مشفق ہے مہربان ہے پس اگر منہ پھیریں

فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

پس کہہ کفایت ہے مجھکو خدا نہیں کوئی معبود سوا اسکے اوپر اسی کے بھروسا کیا میں نے اور وہ پروردگار عرش عظیم کا ہے

آیاتہا ۱۰۹ سورۃ یونس مکیۃ رکوعاتہا ۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے جو بخشش والا مہربان ہے

الٓر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝ أَكَانَ

میں خدا ہی جاننے والا ہوں یہ آیات قرآن محکم کی ہیں کیا ہے

لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ

واسطے لوگوں کے تعجب اس امر کا کہ وحی کی ہمنے طرف ایک مرد کی انہیں میں سے یہ کہ ڈرا تو

النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ

لوگوں کو اور بشارت دے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ واسطے انکے مرتبہ سچائی کا ہے

عِندَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ○ إِنَّ
نزدیک پروردگار اونکی کی کہا کافرون نے بدرستیکہ یہ مرد ہر آئینہ جادوگر ظاہر ہے بدرستیکہ
رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ
پروردگار تمہارا ایسا خدا ہے کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو بیچ چھ دن کی بعد اسکی غالب ہوا
عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ
اوپر عرش کی تدبیر کرتا ہی امر کا نہیں ہی کوئی شفاعت کرنیوالا مگر پس از حکم اوسکی یہ ہے تمہارا خدا ہی
رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ
کہ پروردگار تمہارا ہے پس عبادت کرو تم اوسکی آیا پس نہیں فکر کرتی تم کہ طرف خدا اوسکی کی بازگشت تم سب کے ہی وعدہ کرنا
اللَّهِ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
خدا کا سچ ہی تحقیق کہ وہ پیدا کرتا ہی خلق کو پھر زندہ کرتا ہی اوسکو تاکہ جزا دی اون لوگونکو کہ ایمان لائی اور
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ
عمل صالح کئی ہیں اونہوں نی ساتھ عدل کی اور وہ لوگ کہ کافر ہوی واسطی اونکی شربت ہے
مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○ هُوَ الَّذِي
آب گرم سے اور عذاب دردناک ہی بسبب اوس چیز کی کہ وہ کافر ہوی وہ ایسا خدا ہے
جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ
کہ گردانا آفتاب کو صاحب روشنی اور ماہتاب کو صاحب نور اور مقدر کیا واسطی چلنی اونکی منزلیں کہ جانو تم عدد
السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ
سالون کی اور حساب کو نہیں پیدا کیا خدا نی اسکو مگر ساتھ حق کی روشن کرتا ہے

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
آیات کو واسطی ایک گروہ کی کہ جانتی ہیں بدرستیکہ بیچ آمد و شد روز اور شب کے اور بیچ اوس چیز کہ
خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ
پیدا کیا خدا نی بیچ آسمانوں اور زمین کی ہر آئینہ نشانیاں ہیں واسطی گروہ پرہیزگار کی بدرستیکہ وہ لوگ کہ
لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ
نہیں امید رکھتی ہیں ملاقات ہمارا کو اور راضی ہوی ساتھ زندگانی دنیا کی اور چین پکڑی ساتھ اوس زندگانی کی اور وہ لوگ
هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ○ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا
کہ آیات ہماری سی بی خبر ہیں یہ گروہ کہ جگہ اونکی آتش دوزخ ہی بسبب اوس چیز کی کہ تھی
يَكْسِبُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم
کسب کرتی بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل نیک کیا راہ دکھلاتا ہی اونکو رب اونکا
بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ دَعْوَاهُمْ
سبب ایمان اونکی کی جاری ہیں نیچے درختوں اونکی کی نہریں بیچ باغات نعمت کے دعا کرنا اونکا
فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ
بیچ اوس جنت کے یہی ہی پاکیزگی یاد کرتی ہیں تیری ای بار خدایا اور ثنا اونکی باہم بیچ بہشت کے سلام کرنا ہی اور آخر دعا
أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ع
یہ ہے کہ جمیع حمد و ثنا ثابت ہی واسطی خدا کے کہ پروردگار تمام عالم کا ہے
روایت کیا ہے ابی بن کعب نے جناب نبوی سی کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص کہ پڑھی سورۂ
یونس کو عطا کرتا ہی خدا اوسکو دس حسنہ بعدد مصدقین یونس کی اور بعدد مکذبین یونس کی

اور بعد اون لوگونکی کہ غرق ہوئی ساتھہ فرعون کی اور ابی جبرئیل علیہ السلام سی مروی
ہی کہ جو شخص پڑہی سورۂ یونس کو بیچ ہر دو مہینی کی باہر ہین آدمی کی شخص مخرج نہ ہووی اور او
سبب کہ مری اوپر کفر کی اور ہوگا روز قیامت مقربون سی قولہٖ قدم صدق الآیہ مروی
ہی کہ حضرت کی لوگون نی معنی قدم صدق کی پوچھی فرمایا کہ وہ شفاعت میری ہی کہ اسکی
اوسکی متوسل ہونگی واسطی رحمت پروردگار اپنی کی اور منقول ہی کہ گنہگارونکو کوئی وسیلہ
واسطی آمرزش کی بہتر شفاعت آنحضرت سی نہیں ہی قولہٖ یہدیہم ربہم بایمانہم مجاہد سی منقول
کہ معنی یہدیہم کی یہہ ہین کہ بسبب نور ایمان کی راہ نمای صراط کی بخوبی ہوتی ہی اور اسکی
روشنی سی گذر جائین گی منقول ہی کہ پیغمبر خدا نی جبرئیل سی کہا کہ کسطرح صراط سی لوگ گذرینگی
جبرئیل آسمان پر گئی اور پہر حضرت کی پاس آئی اور عرض کی کہ حق تعالی نی تمہین سلام فرمایا
اور ارشاد کیا ہی کہ تو ہماری نور سی صراط پر گذریگا اور علی بسبب تیری کی اور امت تیری
ساتھہ نور علی کی اور امت تیری کا علی سی ہی اور نور علی کا مجھہ سی ہی اور نور تیرا نور سی میری ہی
بعد گذرنی صراط سی بہشت مین آوین گی اور جو کچہہ کی آرزو کرین گی اونکو دیکہا مین قولہٖ
الحمد للہ رب العالمین مروی ہی کہ ہرگاہ مومنین داخل بہشت ہونگی جسوقت انوار عظمت
اور کبریای حضرت کو مشاہدہ کرین گی زبان ساتھہ شکر نعمت جلال کی کہولین گی اور ملائکہ
ساتھہ حق تعالی کی اوپر اونکی سلام کرینگی اور ساتھہ اقسام بزرگیونکی اور بلندی مراتب کی
بشارت دین گی اور ایک طائفہ انمین سی حمد و ثنای الہی بجا لا کر ختم کرینگی ساتھہ کلمہ تسبیح
اور تحمید کی بہتر تمام لذتون سی دنیا کی اور منقول ہی کہ ہرگاہ کوئی پرند بالای درخت کی پرواز
کریگا اور پہر آرزو گوشت اوسکی کی کرین گی اور کہین گی کہ سبحانک اللہم فی الحال اوسکی

بلا ہو کر بریان ہو کر آگی اونکی گر پڑیگا اور جسوقت کہ اوسکو کہا دل کرینگی اور کہینگی کہ الحمد للہ
رب العالمین فی الحال گوشت اور استخوان اوس مرغ کی پیدا ہو کر پرواز مین آویگا جسطرح
کہ اول پرواز کرتا تہا **تکملہ** رکوع ششم سیپارہ یازدہم قولہٖ قدم صدق عند
ربہم مروی ہی کہ حرف مین ... جو حضرت موتی مین کی اوس کی بشارت حضرت علی علیہ السلام اور اولاد
وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ
اور اگر جلدی کری خدا واسطی لوگون کی بدی کی مثل جلدی کرنی اونکی کی ساتھہ خیر کی ہر آئنہ جاری کیجاتی طرف انکی
أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ
اجل انکی پس چہوڑ دیتی ہین ہم اون لوگونکو کہ نہیں امید رکہتی ہین ملاقات ہماری کی بیچ گمراہی اونکی کہ سرگردان ہوتی ہین اور
وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا
اور جسوقت کہ پہنچی آدم کو مضرت بلاتا ہی ہمکو درحالیکہ لیٹا ہی یا بیٹہا ہی یا کہڑا ہی پس ہرگاہ
كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ كَذٰلِكَ زُيِّنَ
دور کرتی ہین ہم اوسکی بدی اوسکی کو گذرتا ہی گویا کہ نہیں طلب کیا ہمکو طرف ضرر کی کہ پہنچی تہی اوسکو اسیطرح سی آراستہ کیا گیا
لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
واسطی مسرفون کی جو کچہ کہ کرتی تہی اور ہر آئنہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہمنی اہل قرنونکی کہ تمہاری سی پہلی
لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ
ہرگاہ کہ ظلم کیا انہون نی اور آئی انکی رسول اونکی ساتھہ معجزات کی اور نہ تہی وہ کہ ایمان لاوین اسیطرح سی
نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ
جزا دیتی ہین ہم قوم گنہگارون کو پہر اسکی کر دیا ہمنی تمکو جانشینان انکو بیچ زمین کی بعد انکی

لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ

تاکہ دیکھیں ہم کس طرح سے عمل کرتے ہو تم اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے آیتیں ہماری روشن کہا

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ

اون لوگون نے کہ نہیں امید رکھتے ہیں ملاقات ہماری کی خواہ اور ثواب کی لے آ قرآن سوا اس کے یا تبدیل کر اسکو کہہ تو نہیں ہے

لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ

واسطے میرے یہ کہ تبدیل کرون میں اسکو جانب نفس اپنے سے نہیں پیروی کرتا ہون مگر اوس چیز کی کہ وحی کیا جاتا ہے طرف میری تحقیق میں ڈرتا ہون

إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ

اگر نافرمانی کرون میں رب اپنے کی عذاب روز بزرگ کے کہہ تو اگر چاہتا خدا نہ پڑھتا میں قرآن کو

عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا

اوپر تمہارے اور نہ دانا کرتا تمکو ساتھ اوسکے پس تحقیق کہ رہا ہون میں بیچ تمہارے ایک عمر اگلے نزول قرآن سے کیا پس نہیں

تَعْقِلُونَ ۝ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ

سمجھتے تم پس کون ستمگار تر ہے اوس شخص سے کہ باندھے اوپر خدا کے جھوٹ یا تکذیب کرے آیتوں اوسکی کو

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ

تحقیق کہ خدا نہیں نجات دیتا گنہگارون کو اور عبادت کرتے ہیں وہ سوائے خدا کے اوس چیز کی کہ ضرر نہیں پہنچا سکتی انکو

وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ

اور نہ نفع دے سکتی ہے انکو اور کہتے ہیں وہ کہ یہ بت شفیع ہمارے ہیں نزدیک خدا کی کہہ کیا تم خبر دیتے ہو

اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا

خدا کو ساتھ اوس چیز کی کہ نہیں جانتا وہ خدا اور نہیں بیچ آسمانون اور نہ بیچ زمین کے کوئی خدا اپنا پیدا کرتے ہیں

يُشْرِكُونَ ۝ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَ

کہ شریک لاتے ہو اور نہ تھے آدمی سب مگر امت ایک پس اختلاف کیا اونہون نے اور

لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

اگر نہ ہوتا سخن کہ آگے ہوا رب تمہارے کی سے ہر آئینہ حکم کیا جاتا درمیان انکے اوس چیز میں کہ بیچ اوسکے اختلاف کرتے ہیں

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ

اور کہتے ہیں وہ کیوں نہ نازل کیا گیا اوپر محمد کے کوئی معجزہ رب اوسکے سے کہہ تو سوائے اسکے نہیں کہ غیب واسطے خدا کے ہے

فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝

پس انتظار کرو تم تحقیق کہ میں ساتھ تمہارے انتظار کرنے والون سے ہون

قولہ اتنبئون اللہ الخ اور بعضون نے معنی اس آیہ کے کہے ہیں کیا خبر دیتے ہو تم خدا کو ساتھ
ایسی شفیع کے کہ نہیں جانتا ہے وجود جس کو کہ جو بیچ آسمانون کے ہے اور بیچ زمین کے ہے قولہ وما
کان الناس اس میں چند اقوال ہیں ایک یہ ہے کہ جمیع اول ہی دین حق پر تھے اور وقت قتل
کرنے قابیل کے ہابیل کو اختلاف بہم پہونچا اور بعضون نے کہا ہے کہ بعد وفات حضرت آدم
بہم پہونچا اور بعضون نے کہا ہے کہ زمانہ نوح تک دین پر تھے اور اس اثنا میں کسی قرن میں بیچ
کہ اختلاف واقع نہوا تھا تا آنکہ بعد طوفان کے اختلاف واقع ہوا اور بعضون نے کہا کہ ملت اسلام پر تھے بعد
زمانہ ابراہیم سے تا آنکہ عمر بن لحی نے تبدیل کیا دین ابراہیم کو کہ اول بانی تھی و الادین ابراہیم
تھا اور عبادت صنم کی ایجاد کی اون نے بیچ عرب کے

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم

اور جس وقت کہ چکھاتے ہیں ہم لوگون کو رحمت بعد ضرر کی کہ پہنچی ہو انکو ناگاہ واسطے اون کے مکر

مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ

مکر بیچ آیات ہماری کے کہہ تو اے محمد کہ خدا زود تر پہچانے والا ہے جزا مکر کی بہ تحقیق فرشتے ہمارے لکھتے ہیں جو کچھ تم مکر کرتے ہو

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ

وہ خدا ایسا ہے کہ چلاتا ہے تمکو بیچ خشکی کے اور دریا کے یہانتک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتی کے اور جاری ہوتی ہیں کشتیاں

بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ

ساتھ انکے ساتھ ہوا اچھی کے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ اوسکے آتی ہے انکو ہوا سخت اور آتی ہے انکو

الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ

لہر ہر موضع سے اور یقین کرتے ہیں وہ بہ تحقیق وہ احاطہ کئے گئے ہیں ساتھ بلا کے پکارتے ہیں خدا کو خالص کرنے والے

لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ○

واسطے اوسکے دین کو البتہ اگر نجات دے تو ہمکو اس ہولناکی سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالوں سے

فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

پس ہر گاہ نجات دی خدا نے انکو ناگاہ وہ بغی ہوتے ہیں بیچ زمین کی بنا حق اے وہ لوگ

إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ

ایں ہی بغی ہونا تمہارا اوپر نفسوں تمہاری کے مگر متاع زندگانی دنیا کی بعد اسکے طرف ہماری بازگشت تمہاری ہے

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ

پس آگاہ کرینگے تمکو ساتھ اوسکے جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے نہیں ہے مثل زندگانی دنیا کی مگر مانند مینہ کی کہ اتارا ہم نے اوسکو

مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَ

آسمان سے پس ملتی ہے ساتھ اوسکے گھاس زمین کی اوس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ اور

الْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ

اور چوپائے یہانتک کہ جب لیتی ہے زمین زینت اپنی کو اور آراستہ ہوتی اور گمان کیا

أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا

اہل اوس زمین کے بہ تحقیق وہ قادر ہیں اوپر اوسکے آتا ہے اوسکو حکم ہمارا بیچ شب کے یا روز کے پس کرتے ہیں ہم اوسکو

حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

اوکھڑی ہوئی کہ گویا نہ تھی کل کے روز اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم آیات کو واسطے قوم کے

يَتَفَكَّرُونَ ○ وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

کہ فکر کرتے ہیں اور خدا بلاتا ہے طرف سرائے سلامتی کی اور ہدایت کرتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے

إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ

طرف راہ راست کے واسطے اون لوگوں کی کہ نیک عمل کرتے ہیں ثواب نیک ہے اور زیادتی ہے اور نہ ڈھانپیگی

وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

منہوں انکی کو گرد و غبار اور نہ خواری یہ گروہ اہل بہشت ہیں کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ

اور وہ واسطے اون کو کہ کسب کیا اونہوں نے برائی کو جزا برائی کی ہے مثل اوسی بدی کی اور ڈھانپ لیتی ہے انکو خواری

مَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ

نہیں ہے واسطے اونکی عذاب خدا سے کوئی بچانے والا گویا پوشیدہ کئے گئے منہ اونکے ساتھ پارہ ہائے

اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

شب کے درحالیکہ تاریک کرنے والی ہیں وہ شب یہ گروہ اہل دوزخ ہیں کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَ

اور یاد کرو وہ دن کو کہ ہم اکٹھا کرینگے ہم اون سب کو پہر کہینگے واسطے اون لوگون کے کہ شرک لاتی ہین کہ کہڑے رہو تم اپنی جگہ پر

شُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○

شریک تمہارے پس جدائی ڈالینگے ہم درمیان اونکے اور کہینگے اونکے شریک نہین تھے تم کہ ہماری عبادت کرتی

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ○

پس کافی ہی خدا از روی گواہی کی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق کہ ہم عبادت سے تمہاری ہر آینہ غافل

هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ

اس جگہہ آزماتا ہی ہر نفس اوس چیز کو کہ آگی عمل مین لایا ہی اور پہیرے جاینگی وہ طرف خدا کی مولی اونکا

الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ ع ۳ نصف

برحق اور گم ہوگی اون سے وہ چیز کہ تہی وہ کہ افترا کرتی تہی

كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ حق تعالی نی اس آیہ مین حال دنیا کو زوال نعمت

اور اموال مین اور اقبال و ادبار مین تشبیہ دی ہی ساتہہ حال کیاہ زمین کی کہ بعد از

ترو تازگی خشک اور تیرہ ہوجاتی ہی اسی طرح حال دنیا کا ہی کہ اول مین ترو تازہ ہی اور نہایت

فنا اور نکبت ہے اور بعضون نی مال کو تشبیہ بہ باران دی ہی یعنی باران جب تک کہ جاری ہے

پاک و پاکیزہ ہی اور جسوقت کہ کسی جگہہ مین ٹہرا متغیر ہوا اور خشک ہوا مال دنیا بہی بسبب انفاق

جوانمردون کی یا وقتیکہ دست بدست روان ہی خوشنا دیدہ اور مقبول ہی اور جسوقت

کہ بخل اور امساک خسیسون مین بند ہوا مذموم اور مکروہ ہی اور آخر کو آفت اور تاراج

حادثات کے فنا ہوتا ہی اور زیادہ وجہ مشابہت کے یہہ ہی وقتیکہ آب باران بقدر حاجت نازل

۳۳

ہوتا ہی سبب آسائش و بہبود کا ہوتا ہی اور ہر گاہ اندازی سی زیادہ نازل ہوتا ہے سبب خرابی

عالم کا ہوتا ہی اسی طرح مال دنیا ہر گاہ کہ بقدر احتیاج کی ہم پہنچی متاع سودمند

ہی اور ہر گاہ کہ زیادہ طاقت سے ذخائر جمع ہوتا ہی موجب ارتکاب معصیت کا اور

تفاخر کا ہوتا ہی اور بعضون نے تشبیہ دی ہے باران ہر گاہ درخت کو پہنچتا ہی لطافت

اور طراوت اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور ہر گاہ درخت خار کو پہنچتا ہی حدت اور شوکت

اوسکے کو زیادہ کرتا ہی اسی طرح سی مال دنیا ہی ہر گاہ کہ شخص نیک کو پہنچتا ہی صارف

مین خرچ ہوتا ہی اور ہر گاہ کہ مفسد کی ہاتہہ میں آتا باعث زیادتی فساد اور عناد کا ہوتا ہی قولہ

زيادة بعضون نے کہا ہی جزای حسنہ یہہ ہی عوض ایک نیکی کے زیادہ دو کہ عوض نیکی کی دس یا سات سے

یا زیادہ اور بعضونے کہا ہے مغفرت ہی اور زیادتی سی خوشنودی حق تعالی کی اور روایت ہی

ہوا ہی کہ زیادتی مراد اوس سے بالای سر اہل بہشت کا اور جو کی کہ خوب کسی کی سایہ کا اور اوس کو

کی مراد زیادتی سے غرفہ بہشت ہی کہ ایک دانہ مروارید سی خلق ہوا ہی اور اوسکی چار در ہین تکملہ

رکوع مفتم پارہ یازدہم قولہ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اوس حرف مین

بیات اوسکی تمین سی ساتہہ ہوتی ہین کلی اوس سی یہہ عبارت ہے علی

بن ابی طالب ہوا لیس کو و لا وہ

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

کہہ تو ای محمد کون شخص ہے کہ روزی دیتا ہی تمکو آسمان سے اور زمین سے آیا کون شخص ہے کہ پیدا کرتا ہی شنوائی اور بینائی کو

وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

اور کون شخص کہ خارج کرتی ہی زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے اور کون شخص ہے کہ تدبیر کرتا ہی امر عالم

فسيقولون الله فقل افلا تتقون ○ فذلكم الله ربكم

پس کہینگے کہ اللہ ہے پس کہہ تو اے محمد کیا پس نہیں پرہیز کرتے ہو تم پس یہی اللہ ہے پروردگار تمہارا

الحق فماذا بعد الحق الا الضلال فأنى تصرفون ○ كذلك

برحق ہے پس کیا ہے بعد حق کے مگر گمراہی پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم اسیطرح سے

حقت كلمت ربك على الذين فسقوا انهم لا يؤمنون ○

واجب ہوا کلمہ عذاب کا رب تیرے کا اوپر اون لوگون کی کہ فاسق ہوے بدرستیکہ وہ نہ ایمان لاوینگے

قل هل من شركائكم من يبدؤا الخلق ثم يعيده قل الله يبدؤا

کہہ تو اے محمد آیا شریکان تمہارے سی ہے کوئی شخص کہ اول پیدا کرے خلق کو بعد اسکی زندہ کرے کہہ تو اے محمد کہ خدا پیدا کرتا ہے

الخلق ثم يعيده فأنى تؤفكون ○ قل هل من شركائكم من يهدي الى

خلق کو بعد اسکی زندہ کرتا ہے پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم کہہ تو اے محمد آیا شریکان تمہارے سی کوئی شخص ہے کہ راہ دکھلاوے طرف

الحق قل الله يهدي للحق افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي الا ان

حق کے کہہ تو اے محمد کہ خدا ہدایت کرتا ساتھ حق کے آیا پس وہ شخص کہ راہ دکھلاتا ہے طرف حق کے [illegible]

يهدى فما لكم كيف تحكمون ○ وما يتبع اكثرهم الا ظنا ان الظن لا يغني

[illegible] کیا ہوا تمکو کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نہیں پیروی کرتے اکثر اونکی مگر گمان کی بدرستیکہ گمان نہیں بے نیاز کرتا

من الحق شيئا ان الله عليم بما يفعلون ○ وما كان هذا القرآن ان يفترى من

حق سے کسی چیز کو بدرستیکہ خدا دانا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہیں وہ اور نہیں ہے یہہ قرآن یہہ کہ بنایا گیا ہو

دون الله ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل الكتاب لا

وراے خدا کے اور لیکن ہے تصدیق اوس چیز کی کہ آگے اسکے گذری ہیں اور بیان احکام کا [illegible]

لا ريب فيه من رب العالمين ○ ام يقولون افتراه قل فأتوا

نہیں شک بیچ اسکی کہ نازل ہوا ہے پروردگار عالم سے آیا کہتے ہیں یہ شخص کہ بنا لیا اسکو محمد نے کہہ تو اے محمد کہ پس لاؤ تم

بسورة مثله وادعوا من استطعتم من دون الله ان كنتم

ایک سورہ مانند اسکی اور بلاؤ تم اوس شخص کو کہ مدد کر سکے تمہاری وراے خدا کے اگر ہو تم

صادقين ○ بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ولما يأتهم تأويله

راست گو بلکہ تکذیب کی انہوں نے ساتھ اوس چیز کی کہ نہیں احاطہ کیا انہوں نے ساتھ علم اسکی اور ابھی نہیں آئی تاویل اسکی

كذلك كذب الذين من قبلهم فانظر كيف كان عاقبة الظالمين ○

اسیطرح سے تکذیب کی اون لوگوں نے کہ آگے اونکے تھے پس دیکھ تو کسطرح سے ہوا انجام ظالموں کا

ومنهم من يؤمن به ومنهم من لا يؤمن به وربك اعلم بالمفسدين

اور بعضی اونمیں سے وہ ہیں کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اسکی اور بعضی وہ ہیں کہ نہیں ایمان لاتا ساتھ اسکی اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے مفسدوں کو

قوله افمن يهدي الى الحق الآية اس آیت سے دو امر مستفاد ہوتی ہیں ایک یہی کہ تقدیم کرنا مفضول کو فاضل پر قبیح ہی اور دوسرا یہ کہ امام کو چاہیے کہ عالم کل ہو پس اس سے دونوں خلافت خلفا کی باطل ہوتی ہی اس واسطے کہ تقدیم مفضول کا فاضل پر لازم آتی ہی اور قباحت اسکے عقل ہی سے معلوم ہوتی ہی شک نہیں کہ ناقص ہیں وہ شخص کہ جو چند مسائل سے کہ نبوالی حنیفہ پر ترجیح پس ضرورت فضیلت امام کی سب پر عقل و نقل سے ثابت ہے اور مفضول ہونا خلفا کا جناب علی بن ابی طالب سے یقین میں ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرمایا خلیفہ ثانی کا لولا علي لهلك عمر اور فرمایا جناب نے کا انا مدينة العلم وعلي بابها والی اسیر او کسطرح سے تفضیل مفضول قبیح نہو کہ اکثر ملفوظ میں جناب علی بن ابی طالب سے محبت

حقیت خلافت خود فضائل اپنی بیان فرماتی مین جنا[illegible] روایت کی ہی خوارزمی نی
کتاب اربعین مین روایت کی ہی امام طبرانی نی معجم [illegible] اور اونہی روایت کی ہی محب بن
سی اور اونہی روایت کی ہی داود بن سلیمان [illegible] روایت کی ہی حارث بن محمد
اور اونہی ابی الطفیل عامر بن واثلہ سے کہا اوس نی کہ تہا مین دروازی پر روز
شوری مین پس بلند ہوئین آوازین پس سنا مینی کہ علی فرماتی تہی کہ بیعت کی لوگون نی
ابوبکر کی حالانکہ قسم خدا کہ مین اولی اور احق اوس سی تہا پس سنا مینی اور اطاعت کی
مینی اسلئے خوف کافر ہونی قوم کی سبب کہ آپس مین لڑین پس بیعت کی ابوبکر نی واسطی عمر کی
حالانکہ مین اولی تہا بیچ خلافت کی اوس سی پس سنا مینی اور اطاعت کی مینی اسلئی خوف کی ہونی
لوگون کی بعد اسکی چاہتی ہو تم کہ بیعت عثمان سی اس ہنگام مین پس سنونگا مین ورنہ اطاعت
کرونگا مین اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ اوسکو روایت کیا ہی ابن مردویہ نی اسطرح سی
مگر یہ کہ آخر کو اوسمین یاد تی ہی کہ تم چاہتی ہو کہ بیعت کرو تم عثمان کی اس ہنگام پس سنونگا مین
اور نہ اطاعت کرونگا مین بدرستیکہ عمر نی کر دیا مجہکو بوقت مرگ اپنی کی بیچ پانچ نفر کی
مین چہٹا اون مین تہا کہ نہین پہچانتا تہا میری فضیلت کو کوئی بیچ صلاح کی اور نہ وہ لوگ جانتے
تہی فضیلت میری کو گویا کہ مین اور وہ برابر تہی بیچ فیصلی کے اور قسم ہے خدا کی اگر چاہون مین
کلام کرون مین پس طاقت رکہی کوئی عرب نہ عجم اور نہ ہم عہدی اور نہ مشرک سی دور کرنی
ایک خصلت کو بہی اون مین سی بعد اسکی اون حضرت نی فرمایا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی
اے پانچ نفر کہ آیا تم مین سی کوئی ہی کہ واسطی اسکی مثل حمزہ بن عبد المطلب کی کہ شیر خدا اور رسول کا
تہی سوای میری کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا تم سی کوئی ہی کہ واسطی اسکی بہائی ہو

ہو مثل بہائی میری جعفر طیار کی کہ اونکو دو بازو جنت مین ملی ہین کہ ساتہہ فرشتون کی اڑتی ہین
کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا تم سی کوئی ہی کہ واسطی اوسکی زوجہ ہی مثل زوجہ میری
فاطمہ کی کہ بیٹی محمد کی اور سردار نساء اہل جنت کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی
کہ آیا تم مین سی کوئی شخص ہی کہ واسطی اوسکی دو فرزند ہون مثل حسن اور حسین کی کہ بہترین اسباط
کے ہین اور فرزندان رسول اللہ مین سوای میری کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی
کہ آیا تم سی کوئی شخص ہی کہ قتل کیا ہو مشرکین قریش کو مثل میری کہا اونہون نی کہ نہین کہا حضرت نی
کہ آیا تم مین سی کوئی شخص ہی کہ اقرار ہو حدیث غدیر کا کیا ہو قبل میری کہا اونہون کہ نہین فرمایا حضرت نی
آیا تم مین سی کوئی ہی کہ قبل میری طرف دونون قبلون کی نماز پڑہی ہو کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا
حضرت نی آیا تم مین سی کوئی ہی کہ غسل دیا ہو جناب نبی کو کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا کسی کی ہی کہ
سوای میری کہ ہو مسجد مین گذر سکی اور ہمین حالت جنب کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی آیا کسی کی ہی پہیر گیا
سورج واسطی اوسکی اینکہ نماز عصر پڑہی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی آیا تم مین سی کوئی ہی کہ فرمایا واسطی
اوسکی جناب نبی نی جسوقت کہ مرغ بریان کو لایا تہا بار خدایا [illegible] کی فرمایا حضرت نی بار خدایا
لا تو حبیب ترین خلق اپنی کو نزدیک میری کہ میری ساتہہ کہانا اس طیر مین کہائی پس آیا مین حالانکہ
اس قول جناب نبی سی آگاہ نہ تہا مین پس داخل ہوا مین کہ مین پس فرمایا حضرت نی کہ آ طرف میری
آ طرف میری کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی آیا تم مین سی کوئی ہی سوای میری کہ
زیادہ قتل کئی ہون کفار نزدیک ہر جنگ شدید کی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی
آیا تم مین سی کوئی ہی سوای میری کہ عازم ہوا ہو روز دفع مصیبت کی رسول سی جسوقت کہ
لیٹا تہا مین فرش جناب نبی پر اور محافظت کی اونکی سبب فدا کرنی نفس اپنی کی اور حاضر کیا روح کو

اپنی گو نزدیک اونکی کہا او نہون نی کہ نہین فرمایا حضرت ... م مین سی کوئی ہی سوای اپ
میری کر لی حسن کو فاطمہ کی کہا او نہون نی کہ نہین فرمایا ... ے کہ آیا تم مین سی کوئی ہی کہ
واسطی اوسکی حصہ ہو خاص اور عام مین کہا ... ن نی کہ نہین فرمایا حضرت نے کہ آیا تم مین
سی کوئی ہی سوای میری کہ تطہیر کی اوسکی لئی ... نی تا اینکہ کہولا دروازہ میرا اپنا بند کی
نی اور بند کیا دروازہ ہای مہاجرین کو تا اینکہ استادہ ہوی حمزہ اور عباس اور عرض
او نہون نی کہ یا رسول اللہ بند کیا تمنی دروازون ہمارے کو اور کہولا دروازہ علی کو پس
فرمایا ہی نی کہ مینی کہولا اور نہ بند کیا مگر حکم خدا سی ازین قبیل بہت سے فضائل حضرت ذکر کی
لیکن بنا بر خوف تطویل ترک کیا قرات یہدی مین اختلاف ہی اہل کوفہ نی سوای عاصم کی
بسکون ہا و تخفیف دال پڑہا ہی اور ابو عمرو اور ابن کثیر اور ابن عامر اور روح اور زید نی یعقوب سے
بفتح یا و ہا اور تشدید دال پڑہا ہی اور عاصم اور یحیی نی ساتہہ فتح یا اور کسرہ ہا اور تشدید
دال کی پڑہا ہی اور حماد اور عاصم نی کسرہ اور یا اور تشدید دال کی ہا ہی اور اصل یہتدی
کی یہتدی تہی کہ وہ قرات عبد اللہ کی ہی بعد اسکی ادغام کیا تا کو دال مین اور مفتوح کیا ہا
کو واسطی موافقت تا کی یا کسرہ کیا واسطی اجتماع ساکنین کی اور اہل مدینہ نی سوای ورش کی
بسکون ہا اور تشدید دال اشمام پڑہا ہی اور اشمام اوسی کہتی ہین کہ بخوبی اظہار اعراب نہ ہو چنانچہ
رسالہ قرات مین تفصیل لکہا ہی قولہ تعالی إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ
عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ہرچند کہ یہہ آیہ موافق مسلک اخبار کی ظاہرا نقض ظن مجتہدین پر جال نہ
اسطرحسی نہین کہ عدم عمل ظن پر در صورت غیبت امام متعذرات سی ہی اور کیونکر ایسا نہ کی
ہو کہ اخبار ہر باب اور ہر احکام مین وارد ہوی ہین اور صورت اختلاف حرم باحد الطرفین ہو

ہو سکتا ہی کما لا یخفی علی المنصف اللبیب قولہ تعالی أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ
فَأْتُوا بِسُورَةٍ الآیہ اعجاز قرآن مین اختلاف واقع ہی کہ کس جہت سی ہی اسلئی کہ نظام عبارت
اوسکی کی یا واسطی مخصوص ہونی الفاظ اوسکی کی حشو و زوائد سی یا واسطی خالی ہونی اوسکی کی
تناقض سی یا واسطی ہی جانی معنی قصہ کی یا واسطی اخبار غیب کے یا فصاحت کے یا واسطی صرف
کرنی خواہش کی مقابلہ سی یا واسطی علم کے بعض ان وجوہ سی یا واسطی کل ان وجوہ کی اور ہر ایک
دلائل ان سب وجوہ سی علم قطعی بجمیع الاقوال حاصل نہین ہوتا ہی لہذا اسقدر سی علم قطعی جاننا
چاہئی کہ قرآن فی الجملہ معجزہ ہی کیونکہ معجزہ ہونی قرآن کی تفصیل علم ہو تفصیل ان اقوال کی کی عاجز
ہونا ہر ایک اہل زبان کا بل سورہ قرآن کی عادات اونکی سی تہا یا اگر عادات سی تہا پس خارج
رہنا سب کا باوجود فصاحت اونکی کی اور شدت خصومت کے اور کمال خواہش
کرنی ابطال دعوی اونکی کی اظہار معجزات کے ہی اور اگر عادات اونکی سی نہ تہا پس ظاہر ہے کہ معجزہ
ہوا پس ثابت ہوا کہ قرآن خواہ خارق عادت ہو خواہ نہ ہو ضرور ہی کہ معجزہ ہو پس اگر کوئی
کہی کہ معجزہ وہی ہی کہ جو خارق عادت ہو پس جواب اسکی مین کہین کی ہم کہ خارق عادت
معجزہ ہوتا ہی لیکن خارق ہونا اونکا اتی مثل اس قرآن کی یہہ خارق عادت ہو فاضل [illegible]
والد غفران ماب نی بہی کتاب عماد الاسلام مین اسی طرح سی افادہ فرمایا ہی کہ مطلب [illegible]
ہی کہ قرآن فی الجملہ معجزہ ہی اور کمال بطول اقوال علما کیت اعجاز قرآن مین نقل کی [illegible]
رجوع کری طرف اوسکی اور کثیر احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اعجاز قرآن باعتبار فصاحت [illegible]
کی ہی چنانچہ ایک ان مین سی یہہ ہی کہ عیون اخبار الرضا مین ہی کہا ابن السکیت نے ابی الحسن رضا
سی کہ کسواسطی مبعوث کیا خدا نی موسی بن عمران کو ساتہہ ید بیضا اور عصا کی اور آلہ سحر کی اور

بہیجا عیسیٰ کو ساتھ طب کے اور مبعوث کیا محمد کو ساتھ کلام اور خطبوں کے پس فرمایا امام رضا نے
بدرستیکہ خدا نے جس وقت کہ مبعوث کیا موسیٰ کو اہل عصر اوسکے میں غالب سحر تہا پس لائے وہ
نزدیک خدا سے وہ چیز کہ تہی نہ نزدیک قوم کی جال اسکی [illegible] کی مثل اوسکی تہا اور وہ معجزہ
کہ جسکی سبب سے سحر اونکا باطل ہوکر [illegible] و نبوت ثابت کی اور بدرستیکہ حق تعالیٰ نے مبعوث
کیا عیسیٰ کو ایسے وقت میں کہ ظاہر ہوئی تہی امراض کہ جس سے انسان عاجز ہو جاتا ہی
احتیاج انسان کی طرف طب کے تہی پس لائے نزدیک حق تعالیٰ سے وہ چیز کہ نہ تہی ویکی
مثل اوسکی وہ چیز کہ رفع کرتی تہی بسبب اوسکی اموات کو اور اچہا کرتی تہی کور مادرزاد کو اور ابرص کو
باذن حق تعالیٰ اور ثابت کیا بسبب اسکی حجت کو اوپر اونکی اور بہ تحقیق کہ مبعوث کیا حق تعالیٰ نے محمد
کو ایسے وقت میں کہ تہا اکثر اہل عصر اونکی میں خطیب اور کلام اور ابن السکیت کہتا ہی
کہ میں گمان کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ شعر تہی پس دی اونکو حق تعالیٰ نے کتاب اپنی کو اور مواعظ
اوسکی اور احکام اوسکی کہ جس سے باطل کی قول اونکی اور ثابت کیا بسبب اسکی اوپر اونکی حجت کو
پس کہا ابن السکیت نے کہ قسم خدا کی نہیں دیکہا میں نے مثل تیری آج تک کسیکو پس کیا ہی حجت خلق پر
آجکی دن پس فرمایا حضرت نے کہ عقل ہی کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اسکی صادق علی اللہ کہ پس تصدیق
کرے تو اوسکی اور کاذب علی اللہ کہ پس تکذیب کرے تو اوسکی پس کہا ابن السکیت نے کہ قسم خدا کی
جواب یہی ہی اور دوسری روایت وہ کہ جو جرائح میں ہی کہ ابن ابی العوجا اور تین شخص دہریے
متفق ہوئے کہ ہر ایک شخص ربع قرآن کا معارضہ کرے اور تہی وہ مکہ میں اور عہد کیا اونہوں نے کہ
سال آیندہ اوسکی لایا چاہئے پس ہر گاہ کہ سال گذرا اور مجتمع ہوئے وہ مقام ابراہیم میں کہا ایک نے
اون میں سے بدرستیکہ جسوقت دیکہا میں نے اس قول حق تعالیٰ کو یا ارض ابلعی ماءک

ویا سماء اقلعی وغیض منکہ باز رہا میں معارضہ سے دوسری نے کہا کہ اسطرح سے
جسوقت کہ پایا میں نے اس قول حق تعالیٰ کو فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا نا امید ہوا
میں معارضہ سے اور تہی وہ کہ چہپاتے تہی اوسکو کہ ناگاہ گذرے اوپر اونکی جناب صادق پس ملتفت
ہوئے حضرت اونکی اوپر اور پڑہا اونکی لئے اس آیہ کو قل لئن اجتمعت
الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القران لا یاتون بمثلہ پس مبہوت ہوئے
سنکر اسکو پس ان وجہ قوی سے معلوم ہوتا ہی کہ اعجاز قرآن کی غالب ہی ازجہت فصاحت اور اخبار غیبی کے
وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما
اور اگر تکذیب کریں وہ تجہکو پس کہہ تو اے محمد واسطے میرے عمل میرا اور واسطے تمہارے عمل تمہارا تم بیزار ہو اوس چیز سے
اعمل وانا بریء مما تعملون ○ ومنہم من یستمعون الیک
کہ عمل کرتا ہوں میں اور میں بیزار ہوں اوس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم اور بعضے اونمیں سے وہ شخص ہیں کہ سنتے ہیں طرف تیرے
افانت تسمع الصم ولو کانوا لا یعقلون ○ ومنہم من ینظر
آیا پس تو سناتا ہی بہرونکو اگرچہ ہوں وہ کہ نہ جانتے ہوں اور بعضے اونمیں سے وہ شخص ہیں کہ دیکہتے ہیں
الیک افانت تہدی العمی ولو کانوا لا یبصرون ○ ان
طرف تیرے آیا پس تو راہ دکہلاتا ہے اندہونکو اگرچہ ہوں وہ کہ نہ دیکہتے ہوں بدرستیکہ
اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسہم یظلمون ○
خدا نہیں ظلم کرتا ہے اوپر لوگونکی کسیطرح سے اور لیکن لوگ ہیں کہ اوپر نفسوں اپنے کی ظلم کرتے ہیں
ویوم یحشرہم کان لم یلبثوا الا ساعۃ من النہار یتعارفون
اور یاد کر جس دن کہ جمع کریگا ہم اونکو گویا کہ نہیں دیر کی اونہوں نے مگر ایک ساعت روز سے کہ پہچانتی ہونگی

بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ
ایک دوسرے کو البتہ تحقیق زیاں کار ہوئے وہ لوگ کہ تکذیب کی انہوں نے ساتھ ملاقات خدا کی اور نہ تھے راہ پانے والے
وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
اور اگر دکھلاویں ہم تجکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ کرتے ہیں ہم ان کو یا موت دیں ہم تجکو پس طرف ہماری ہے بازگشت انکی
ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ
پس خدا گواہ ہے اوپر اوس چیز کہ کرتے ہیں وہ اور واسطے ہر امت کے ایک رسول ہے پس جبکہ آیا رسول ونکا
قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا
حکم کیا جاتا ہے درمیان ان کے ساتھ عدل کے اور وہ ظلم نہیں کیے جاتے اور کہتے ہیں وہ کہ کب ہوگا یہ
الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا
وعدہ اگر ہو تم سچ کہنے والے کہہ تو اے محمد کہ نہیں مالک ہوں میں واسطے اپنی جان کے ضرر کا اور نہ
نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ
منفعت کو مگر جو چیز کہ چاہے خدا واسطے ہر امت کے ایک وقت معین ہے جب وقت آ پہنچے اجل ونکی پس نہیں پیچھے رہ سکتے ہیں
سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا
ایک ساعت اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں وقت اجل سے کہہ تو اے محمد آیا دیکھا تم نے کہ اگر آوے تمکو عذاب خدا کا رات کو
أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ
یا دن کو کسواسطے طلب جلدی کرتے ہیں وہی عذاب سے گنہگار لوگ آیا پیچھے جبکہ واقع ہو عذاب یقین لاؤگے تم ساتھ اوسکے
آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا
آیا اب ایمان لاتے ہو حالانکہ تھے تم ساتھ اوسکے جلدی کرتے پس کہا جاوے واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کیا انہوں نے چکھو تم

عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ
ع عذاب ہمیشگی کو نہیں بدلا دیے جاتے ہو تم مگر ساتھ اوس چیز کی کہ کسب کرتے تھے تم اور پوچھتے ہیں تجسے
أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ تَمَّ الْخُمُسُ هُوَ
آیا سچ ہے قرآن کہہ تو اے محمد ہاں قسم ہے رب میرے کی تحقیق قرآن سچ ہے اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کے
پانچ حرف ہیں ہر ایک کا ایک سی سو تی ہیں اور عنایات وسکا دوسی اور مجموعہ ونکا ہیں
د من ... آی بالجمد علی وصیک جدا
وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ
اور اگر ہو واسطے ہر نفس کے کہ ظلم کیا اوس نفس نے کل وہ چیز کہ بیچ زمین کے ہے البتہ فدیہ دیگا ساتھ اوسکی اور چھپاویں گے وہ پشیمانی کو
لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝
جسوقت کہ دیکھیں گے وہ عذاب کو اور حکم کیا جاوے گا درمیان ان کے ساتھ عدل کی اور وہ ظلم نہیں کیے جاتے
أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ
آگاہ ہو تحقیق واسطے خدا کے ہے جو چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمین کی ہے آگاہ ہو تحقیق وعدہ خدا کا حق ہے اور لیکن
أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ يَا أَيُّهَا
اکثر اون کی نہیں جانتے ہیں وہ خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اوسکی پھیرے جاؤ گے تم اے
النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ
لوگو تحقیق آئی تمکو نصیحت جانب رب تمہارے کی سے اور تندرستی واسطے اوس چیز کی کہ بیچ سینوں کے ہے
وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ
اور راہ دکھلانا ہے اور رحمت ہے واسطے مومنوں کے کہہ تو اے محمد کہ خوشی کرو ساتھ فضل خدا کی اور ساتھ رحمت اوسکی

فليفرحوا هو خير مما يجمعون ○ قل ارءيتم ما انزل الله لكم من

[illegible]

رزق فجعلتم منه حراما وحلالا قل ءالله اذن لكم ام على الله

[illegible]

تفترون ○ وما ظن الذين يفترون على الله الكذب يوم القيامة

[illegible] روز قیامت کے

ان الله لذو فضل على الناس ولكن اكثرهم لا يشكرون ○ ع

بدرستیکہ خدا البتہ صاحب بخشش ہی اوپر لوگوں کے اور لیکن اکثر ان کے نہیں شکر کرتے ہیں

قوله فضل الله سات حرف ہیں [illegible]

[illegible]

وما تكون في شأن وما تتلوا منه من قرءان ولا تعملون من عمل الا

[illegible]

كنا عليكم شهودا اذ تفيضون فيه وما يعزب عن ربك من

[illegible]

مثقال ذرة في الارض ولا في السماء ولا اصغر من ذلك و

[illegible] زمین کی اور نہ بیچ آسمان کے اور نہ چھوٹا اس سے اور

لا اكبر الا في كتاب مبين ○ الا ان اولياء الله لا

[illegible] لوح محفوظ کے آگاہ ہو بدرستیکہ دوستان خدا نہیں ہے

لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ○ الذين ءامنوا وكانوا يتقون

نہیں ہی خوف اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہونگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور تھے [illegible]

لهم البشرى في الحيوة الدنيا وفي الاخرة لا تبديل لكلمات الله

[illegible]

ذلك هو الفوز العظيم ○ ولا يحزنك قولهم ان العزة لله

[illegible]

جميعا هو السميع العليم ○ الا ان لله من في السموت ومن في

سب وہ خدا سننے والا ہی جاننے والا ہی آگاہ ہو بدرستیکہ واسطے خدا کے ہی جو کہ بیچ آسمانوں اور جو کہ بیچ

الارض وما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء ان يتبعون

[illegible]

الا الظن وان هم الا يخرصون ○ هو الذي جعل لكم اليل

[illegible]

لتسكنوا فيه والنهار مبصرا ان في ذلك لايت لقوم يسمعون

[illegible]

قالوا اتخذ الله ولدا سبحنه هو الغني له ما في السموت وما في

[illegible]

الارض ان عندكم من سلطن بهذا اتقولون على الله ما لا

زمین کے ہی نہیں ہی نزدیک تمہارے کوئی حجت ساتھ اسکے آیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے [illegible]

تَعْلَمُونَ ○ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ○

بات جو تم کہو تو ای محمد بیشک وہ لوگ کہ باندھتے ہیں اور پر خدا کی جھوٹ کو نہ بہتری پاوینگے

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ

بہرہ تھوڑا ہے بیچ دنیا کے پھر طرف ہماری ہے پھرنا انکا پھر چکھاوینگے ہم انکو عذاب سخت

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ

بسبب اوس چیز کے کہ تھے کفر کرتے اور پڑھ تو اوپر انکے خبر نوح کو جس وقت کہا نوح نے واسطے قوم اپنی کے ای قوم

إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى

اگر ہے گراں اوپر تمہارے ہونا میرا اور پند دینا میرا ساتھ آیات خدا کی پس اوپر

اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً

خدا کی توکل کیا میں نے پس جمع کرو تم کام اپنے کو اور شریکان اپنے کو پس نہ ہووے کام تمہارا اوپر تمہارے پوشیدہ

ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ○ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ

پھر ادا کرو تم طرف میری اور نہ مہلت دو تم مجھے پس اگر روگردانی کرو تم پس نہیں مانگا میں نے تم سے کچھ مزدوری نہیں ہے

أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ فَكَذَّبُوهُ

مزدوری میری مگر اوپر خدا کے اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں مسلمانوں سے پس تکذیب کی اونہوں نے اوسکی

فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا

پس نجات دی ہم نے اوسکو اور جو کہ ساتھ اوسکے تھے بیچ کشتی کے اور کردیا ہم نے انکو خلیفہ اور غرق کیا ہم نے

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ

اون لوگوں کو کہ تکذیب کی اونہوں نے آیات ہماری کو پس نظر کر تو کہ کسطرح سے ہوا انجام اون لوگوں کا کہ ڈرائے گئے تھے

ثلثه ع

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا

پھر بھیجے ہم نے پیچھے اوسکے پیغمبر طرف قوم انکی کی پس آئے وہ پاس انکے ساتھ معجزات کی پس نہ تھے وہ کہ

لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ○

ایمان لاویں ساتھ اوس چیز کے کہ تکذیب کی تھی اونہوں نے ساتھ اوسکے پہلے اسی طرح مہر کرتے ہیں ہم اوپر دلوں حد سے گذرنے والوں کے

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَى وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا

پھر بھیجا ہم نے پیچھے انکے موسی اور ہارون کو طرف فرعون کی اور سرداران قوم اوسکی کی ساتھ معجزات ہماری

فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ○ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

پس گردن کشی کی اونہوں نے اور تھے وہ قوم گنہگار پس جب آیا اونکو حق نزدیک ہمارے سے

قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ○ قَالَ مُوسَى أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ

کہا اونہوں نے تحقیق یہ البتہ جادو ہے ظاہر کہا موسی نے کیا کہتے ہو تم واسطے حق کے جس وقت آیا تمہارے پاس

أَسِحْرٌ هَذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ○ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا

کیا جادو ہے یہ اور نہ رستگار ہونگے جادوگر کہا اونہوں نے کیا آیا تو ہمارے پاس کہ پھیرے تو ہمکو اوس چیز سے

وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا

کہ پایا ہم نے اوپر اوسکے باپ دادوں اپنے کو اور تاکہ ہووے واسطے تمہارے بادشاہی بیچ زمین کی اور نہیں

نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ○ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ○

ہیں ہم واسطے تمہارے ایمان لانے والے اور کہا فرعون نے لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر دانا کو

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ○ فَلَمَّا أَلْقَوْا

پس جب آئے جادوگر کہا واسطے اونکے موسی نے ڈالو تم اوسکو کہ تم ڈالنے والے ہو پس جب ڈالا اونہوں نے

قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ
کہا موسی نے وہ چیز کہ لائے ہو تم اوسکو جادو ہے بدرستیکہ خدا قریب ہے کہ باطل کرےگا اسکو بدرستیکہ خدا نہین اصلاح کرتا
عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ ع
عمل مفسدون کے اور ثابت کرتا ہی خدا حق کو ساتھ کلمات اپنی کی اگرچہ مکروہ جانین گنہگار لوگ

قوله قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ حضرت امام محمد باقر سی منقول ہی کہ مراد فضل سی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور مراد رحمت سی علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین قوله أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ الآیہ ابو سعید خدری نی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار کیا کہ دوستان خدا کون لوگ ہین فرمایا کہ وہ لوگ ہین کہ جنکی دیکھنی سی خدا یاد آوی اور طریقی اونکی کو لوگ اختیار کرین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سی لوگون نی صفت اولیا پوچھی فرمایا کہ وہ لوگ ہین کہ شب بیدار رہتی ہین اور خوف الہی سی اشک بہاتی ہین اور مشاہدہ عبرت ہای روزگار سی منہہ اونکی زرد ہو گئی ہون اور بسبب بسیاری گرسنگی کی کہ روزہ رکھتی ہین شکم اونکی بپشت چسپیدہ ہو گئی ہون اور زیادتی تشنگی سی لب اونکی خشک رہی ہون اور علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام سی منقول ہی فرمایا کہ اولیای خدا وہ لوگ ہین کہ ادای فرائض کرین اور سنت نبوی پر ہمیشگی کرین اور اجتناب محارم سی کرین اور راغب آخرت ہون اور کنارہ دنیا سی اور کسب حلال سی معیشت کرین اور مال کو بطریق تفاخر نہ کرین اور زکوٰۃ اور خمس دین اور حق تعالی بسبب ان صفات حسنہ کی کسب اونکی مین برکت دیتا ہی اور با آخرت درجات عالیات مین ساکن کرتا ہی اور منقول ہی کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچھا لوگون نی کہ ولی خدا کون ہی حضرت نے دست مبارک دوش امیر المومنین پر رکھا اور فرمایا کہ هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ یعنی یہہ ہی ولی خدا قوله لَهُمُ الْبُشْرَىٰ الآیہ

الآخرۃ اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ مراد بشارت زندگانی سی وہ زندگانی ہی کہ خدا نی بیچ قرآن کی بیان کیا ہی اور اعمال صالح کی مثل اس آیہ کی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور دوسرا یہہ ہی کہ بشارت دنیا ملائکہ کا ورود ہی وقت نزدیک مرگ کی ساتھ خوشی کی لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ اور تیسرا یہہ ہی کہ خواب نیک کا دیکہ مومن دنیا مین اپنی واسطی دیکھتا ہی اور بشارت آخرت سی وہ بشارت ہی کہ بوقت خروج قبر فرشتی انکا رستہ دین کی جنت کی اور یہہ روایت منقول ابو جعفر علیہ السلام سی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ کشادہ کیا جاتا ہی واسطی مومن بیچ قبر کی طرف جنت کی یعنی دیکھتا ہی راحت جنت کو اور ملاحظہ ہی کرتا اور عقبہ بن خالد نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ ای عقبہ حق تعالی روز قیامت مین کوئی دین قبول نہین کرتا مگر اس دین کو کہ تم جس پر ہو اور بہشت مین تمہاری واسطی نعمتین مہیا کین ہین کہ کسی چشم نی دیکھا ہوا اور دل پر خطور نہ کیا ہوا اور بندہ مومن دنیا مین وسکون و دیکہی کا تا اینکہ روح اوسکے بر لب گردن پہنچی اور بعد اوسکی اس آیہ کو تلاوت فرمایا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ
پس ایمان لایا ساتھ موسی کی مگر اولاد قوم موسی سے اوپر خوف کی فرعون سے اور
مَلَئِهِمْ أَنْ يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ
بزرگان اونکی سے تاکہ پہیر دے اونکو دین سی اور بدرستیکہ فرعون البتہ تکبری بیچ زمین کے اور بدرستیکہ وہ
لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ
البتہ اسراف کرنیوالون سے ہی اور کہا موسی نے ای قوم میری اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے

فعلیہ

فعليه توكلوا ان كنتم مسلمين ○ فقالوا على الله توكلنا

پس اوپر اوسکے بہروسا کرو تم اگر ہو تم کہ مسلمان ہو ایسے ہو پس کہا اونہوں نے کہ اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے

ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين ○ ونجنا برحمتك من

ای رب ہمارے نہ کر واسطے اون لوگونکے ہمکو محل آزمائش واسطے ایک گروہ ستمگاروں کی اور خلاصی دے ہمکو ساتھ مہر اپنی کے

القوم الكافرين ○ واوحينا الى موسى واخيه ان تبوءا لقومكما

گروہ کافروں سے اور وحی کی ہمنے طرف موسی کی اور بھائی اوسکی کی یہ کہ بناؤ تم واسطے قوم اپنی کی

بمصر بيوتا واجعلوا بيوتكم قبلة واقيموا الصلوة وبشر المؤمنين

بیچ شہر مصر کی خانہ ہا اور کرو تم گہر اپنے کو مسجد اور برپا رکہو نماز کو اور بشارت دے تو مومنوں کو

وقال موسى ربنا انك اتيت فرعون وملاه زينة واموالا

اور کہا موسی نے کہ ای پروردگار ہمارے بدرستیکہ دیا تو نے فرعون اور قوم اوسکی کو زینت اور مال

في الحيوة الدنيا ربنا ليضلوا عن سبيلك ربنا اطمس على

بیچ زندگانی دنیا کی ای پروردگار ہمارے تا کہ گمراہ کریں وہ لوگونکو راہ تیری سے ای پروردگار ہمارے اثر کو محو کر اوپر

اموالهم واشدد على قلوبهم فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب

اموال اونکی کی اور مہر کر اوپر قلوب اونکی کی پس نہ ایمان لاویں وہ تا اینکہ دیکہیں وہ عذاب

الاليم ○ قال قد اجيبت دعوتكما فاستقيما ولا تتبعان

دردناک کو کہا تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری پس مستقیم رہو تم اور پیروی مت کیجیو راہ

سبيل الذين لا يعلمون ○ وجاوزنا ببني اسرائيل البحر

اون لوگونکی کہ نہیں جانتے ہیں اور نجات دی ہمنے فرزندان یعقوب کو دریا سے

البحر فاتبعهم فرعون وجنوده بغيا وعدوا حتى اذا ادركه

دریا سے پس پیچہا اونکی کیا فرعون اور لشکر اوسکی نے واسطے ستم کی اور تجاوز کی تا اینکہ لیا اوسکو

الغرق قال امنت انه لا اله الا الذي امنت به بنوا اسرائيل

غرق نے کہا فرعون نے کہ ایمان لایا میں بدرستیکہ وہ خدا ایسا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی کہ ایمان لائے ساتھ اوسکی بنی اسرائیل

وانا من المسلمين ○ آلآن وقد عصيت قبل وكنت من

اور میں مسلمانوں سے ہوں کیا اب ایمان لایا تو حالانکہ تحقیق نافرمانی کی تو نے اوس سے پہلے اور تہا

المفسدين ○ فاليوم ننجيك ببدنك لتكون لمن خلفك

جملہ مفسدوں سے پس آج کے دن خلاص کرتے ہیں ہم فرعون بدن تیرے کو ڈوبنے سے تاکہ ہووے تو واسطے لوگونکے پیچہے

اية وان كثيرا من الناس عن اياتنا لغافلون ○ ع

نشانی خوب کی اور بدرستیکہ بہت لوگ آیات ہماری سے بے خبر ہیں فواید فما

امن لموسى الا ذرية من قومه تفسیر ابو الفتوح میں مذکور ہی کہ اول حق تعالی نے موسی

کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو زمین مصر سے خارج کر موسی نے اس حکم کو اونکو آگاہ کیا بعد اسکے

جواہر اور زیور کہ قبطیوں سے بہانہ عروسی لیا تہا اوسکو لیکر شہر سے باہر گئی حق تعالی نے اوس شب کو

دراز کیا اور خواب کو غالب کیا تا اینکہ قبطی جاگے نہ بی اگاہ ہوں اور بنی اسرائیل چھ سو ہزار

آدمی تہی سوای ستر برس اور بیس برس کی کہ یہ زیادہ ہیں اور اوس شب کو اکثر سردار قبطیوں

کے وہ وہ لڑکی مرگئی اور بہت مشغول ہوئی تجہیز اور تکفین میں کوئی حال دوسرے کا بیان نہیں تہا

اور حال بنی اسرائیل سے آگاہ نہ ہوئے تا شب مگر کہ سوئی اور صبح کو بیدار ہوئے اور انتظار بنی اسرائیل

کرتی تہی بنابر عادت اپنی کے آویں اور کار و بار میں مشغول ہوں کوئی اون میں سی نہ آیا

اور کہرون دنکی مین نگی سیکونہ پایا مزد کہ فرعون کی جا کر اس حال سی اگاہ کیا فرعون
غضب مین آیا اور لشکر اپنی کو جمع کیا اور بعوض فی ہزار جہ لاکہہ آدمی تعاقب کی ہمراہ لی اور
روانہ ہوا کہ مجموعہ لشکر اوسکا ایک کروڑ اور پچیس لاکہہ تہا اور محمد بن کعب سی منقول ہی
کہ اوسکی لشکر مین لاکہہ اسپ سیاہ تہی سوای کہہ ای دیگر کی اور جماعت خواص فرعون سی تہی اور
وجہ اسکی یہہ تہی کہ شعار فرعون کا جامہ سیاہ اور اسپ سیاہ تہا ہر کاہ کہ بنی اسرائیل کنارہ
دریای قلزم کی پہنچی عقب اپنی مقدمہ لشکر فرعون کو ساٹ لاکہہ آدمی آتی دیکہا بنی اسرائیل نی موسی
سی عرض کی کہ چارہ اب کیا ہی کہ آگی دریای خار اور پیچہی لشکر خونخوار بیشمار اگر دریا مین
جاتی ہین غرق ہوتی ہین اگر توقف کرتی ہین کشتہ ہوتی ہین موسی نی فرمایا کہ ہماری ساتہہ
ہمارا ربی قریب ہی کہ راہ نمائی کری پس حق تعالی نی موسی کو وحی کی عصا کو دریا پر مار جب موسی نی عصا کو دریا پر
مارا بارہ راہ مین بعدد فرزندان بنی اسرائیل کی پیدا ہوئین ہر کاہ تہوڑی سی راہ قطع کی کہا اونہون نی کہ
خبر ہم کو اپنی اعمام اپنی سی نہین رکہتی ہین مبادا وہ غرق ہوئی ہون حق تعالی نی حکم کیا پانی مین شکل طاقچونکی
روشندان ہو جائین اور ایک دوسری کو دیکہتی تہی ہر کاہ کہ لشکر موسی داخل ہوا مقدمہ لشکر فرعون
کنارہ پر پہنچا فرعون نی دیکہا کہ دریا مین طاق ٹوٹ گئی ہین اور راہ ہای خشک پیدا ہوئی مین ڈرا
اور جانا کہ یہہ آیات خدا سی ہین لشکریان فرعون نی کہا کہ ہم بہی اسی راہ سی چلین فرعون تامل
کرتا تہا جبرئیل گہوڑی پر سوار ہو کر آگی اسپ فرعون سی دریا مین داخل ہوئی اسپ فرعون نی
سرکشی کی تعقب گہوڑی کا کیا ہر چند لگام اوسکی کہینچی فرمان داری اوسنی نکی آخر کہ دریا مین
لی گیا ہر کاہ فوج نی دیکہا کہ فرعون دریا مین داخل ہوا ہمراہ اوسکی سب ایکبار گی داخل دریا ہوئی
تفسیر مدارک مین اور تبیان وغیرہ مین مذکور ہی کہ ایکروز جبرئیل بصورت مرد دیوان فرعون

فرعون کی پاس آئی اور کہا کہ میری ایک غلام نی نعمت اور ناز سی پالا ہی اب وہ سرکشی کرتا ہی استفسار ایک مسئلہ کی اور
ایک رقعہ باین مضمون فرعون کو دیا کہ علم میرکا کیا ہی حق اس غلام کی مین کہ نشو و نما پایا ہو اور نعمت
مین اوس آقا اوسکی کی سارے غلامون نی سی ممتاز کیا ہو اور بعد مدتی کفران نعمت اختیار کری اور
دعوی آقائی کری اور فرمان مولی اپنی سی سرکشی کی فرعون نی بدستخط خود ذیل فتوی مین دستخط کیا
ابو العباس ولید بن مصعب کہتا ہی کہ سزا ایسی بندہ کی کہ اطاعت آقا اپنی سی خارج ہوا اور
کفران نعمت اوسکا کری یہہ ہی کہ اوسکو دریا مین غرق کری جبرئیل نی وہ خط کو لی لیا
اور مجلس اوسکی سی باہر گئی اوس وقت کہ فرعون گرداب فنا مین آیا اظہار ایمان کیا جبرئیل نی
اوس خط کو دکہلایا اور کہا کہ یہہ دستخط تیرا ہی کہا اوسنی کہ آری بعد اسکی جبرئیل نی کہا کہ
تیری فتوی پر عمل کیا ہی منقول ہی ہر گاہ کہ فرعون اور قوم اوسکی غرق ہوئی بنی اسرائیل
کو غرق فرعون مین تردد ہوا حق تعالی نی جسم فرعون کو مع لباس پانی پر ظاہر کیا تا ایکہ
بنی اسرائیل نی جسم فرعون کو دیکہا کہ دریا مین موج مارتا ہی اور اینکہ کنارہ پر پہنچا بعد از
تسلی موسی اور انکو ورزادالمسیر مین لکہا ہی کہ نقباتی قوم فرعون کہ مصر مین تہی غرق فرعون کو جہوٹ سمجہتی تہی
اور کہتی تہی کہ جزیرہ ہای بحر مین تصید و ماہی مشغول ہی حق تعالی نی موسی کو دریا کو کہ فرعون کو
کنارہ دریا پر پہینک دی تا اہل مصر دیکہین مطابق حکم الہی کی دریا نی اوسکو مثل ٹیلی کی لا اطلس کی
وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
اور جگہ دی ہمنی بنی اسرائیل کو جگہ اچہی شام اور مصر اور اوسکی توابع اور بیت المقدس اور روزی دی ہمنی انکو چیزہای پاک
فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
پس اختلاف کیا اونہون نی تا اینکہ آیا اونکو علم توریت کا یہہ سبب کہ اور دکار تیرا حکم کر کا درمیان اونکی روز قیامت

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا
بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے اختلاف کرتے پس اگر ہی تو بیچ شک کے بالفرض اوس چیز سے کہ نازل کیا ہم نے
إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ لَقَدْ
طرف تیرے اے محمد پس سوال کر تو اون لوگوں سے کہ پڑھتے ہیں کتاب کو [illegible]
جَاءَكَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَلَا تَكُونَنَّ
آیا تجکو حق رب تیرے سے پس نہ ہو تو شک کرنیوالوں سے اور نہ ہو تو
مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝
اون لوگوں سے کہ تکذیب کی اونہوں نے آیات خدا کی پس ہوگا تو زیان کاروں سے
إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَ
تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوا اوپر اونکے سخن پروردگار تیرے کا کہ بیچ لوح محفوظ میں لکھا گیا کہ نہ ایمان لاوینگے وہ اور
لَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ
اگرچہ آئی اونکو کوئی آیت تا آنکہ دیکھیں عذاب دردناک پس کیوں نہ تھے
قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا
اہل قریہ کہ ایمان لاوین پس نفع دیوے اونکو ایمان اونکا مگر قوم یونس کی جس وقت کہ ایمان لائے دور کیا ہم نے
عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝
اون سے عذاب رسوائی کو بیچ زندگانی دنیا کی اور فائدہ مند کیا ہم نے اونکو تا اجل
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ
اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے وہ جو بیچ زمین کی ہیں سب کے سب آیا پس تو

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ
آیا پس تو اکراہ کرتا ہی لوگوں کو تا آنکہ ہوویں وہ ایمان لانے والے اور نہیں ہے
لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ
واسطے کسی نفس کے یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھ توفیق خدا کے اور گردانتا ہے عذاب کو اوپر اون لوگوں کی
لَا يَعْقِلُونَ ۝ قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
کہ نہیں سمجھتے ہیں کہہ تو اے محمد کہ دیکھو تم کیا ہے بیچ آسمانوں اور زمین کے
وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ فَهَلْ
اور نہیں دفع کرتی آئتیں اور کلام خوف اوس گروہ سے کہ نہیں ایمان لاتے پس نہیں
يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ قُلْ فَانتَظِرُوا
امید رکھتے یہہ مشرک کہ مثل اون ایام کے کہ ہلاک ہوئی کفار کہ گذرے ہیں آگے اونکے کہہ تو اے محمد پس منتظر رہو تم
إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا
تحقیق کہ میں ساتھ تمہارے انتظار کرنیوالوں سے ہوں پس نجات دیتے ہیں رسولوں اپنے کو اور اون لوگوں کو کہ ایمان لائے
ع كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝
اسطرح سے سزاوار ہے اوپر ہمارے کہ نجات دیں ہم مومنوں کو

فائدہ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا الآیہ معنی اسکی میں چند قول ہیں اول یہ ہے
کہ یہہ خطاب شامل ہی پیغمبر اور خلق کو بنابر اسکی آیہ یہی ہی إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ
فَاسْأَلُوا اور دلیل اسپر قول حق تعالی ہی کہ بیچ آخر اس سورہ کی ہی يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ
فِي شَكٍّ مِّن دِينِي الخ اور دوسرا یہہ ہی کہ خطاب طرف جناب نبی کی ہی اگرچہ شک نہیں تھا

تہا اونہون نے اور حق تعالی بہی جانتا تہا کہ یہہ شک کرنیوالا نہیں ہے لیکن کلام عرب
کی ہے مثل قول قائل کی واسطے بندے اپنے کی اِنْ کُنْتَ عَبْدِیْ فَاَطِعْنِیْ یعنی اگر ہے تو
بندہ میرا پس اطاعت کر تو میری بنا بر اسکی اولی یہہ ہوے لَوْ کُنْتَ مِمَّنْ یَشُکُّ
فَشَکَکْتَ فَسْئَلِ الَّذِیْنَ الخ اور تیسرا یہہ ہے کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ اگر ہے تو اے
سننے والے بیچ شک کی اوس چیز سے کہ نازل کی ہمنے طرف تیری اوپر زبان نبی ہمارے محمد
کی پس اس صورت مین خطاب غیر نبی کی طرف ہے اور چوتہا یہہ ہے کہ ان معنی ماکی ہے لیکن واسطے
اطمینان تیری کی کہتے ہین ہم مثل اس قول کی کہ حق ابراہیم مین نازل ہوا ہے اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ
لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قولہ تعالی کَلِمَۃُ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ مراد کلمہ رب سے یہہ ہے کہ لوح محفوظ مین
لکہا گیا ہے کہ یہہ کفر پر مرین گے یا دوزخین ہمیشہ رہین گے اور ملائکہ کو اس سے آگاہ کیا تہا اور
بعضون نے کہا ہے کہ معنی کلمہ کی یہہ ہین لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ الخ قولہ تعالی قَوْمَ یُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوْا
اور کیفیت اس قصہ کی بنا بر روایات صحیحہ کی مجملا یہہ ہے کہ حق تعالی نے یونس کو طرف اہل نینوی
کی کہ وہ زمین موصل مین مشہور ہے بہیجا اور ایک مدت وہ اونکو طرف اسلام کی دعوت کی اور وہ
ایمان نہ لائے اور بہت سی ایذا دی آخر یونس نے شکایت اونکی خدا سے کی حق تعالی نے فرمایا کہ
اے یونس قوم اپنی کو آگاہ کر کہ اگر آج سے تین دن مین ایمان تم نہ لاوگے عذاب تم پر نازل ہوگا
یونس نے مطابق فرمودہ الہی آگاہ کیا اور آپ اونمین سے باہر گئے اور ایک شگاف کوہ مین
پنہان ہوے ہر گاہ روز سوم کہ ہنگام وعدہ عذاب تہا پہونچا حق تعالی نے مالک دوزخ کو حکم کیا کہ
ایک بال کے سموم دوزخ سے اس قوم پر بہیج مالک دوزخ مطابق فرمان الہی بجا لایا اور سموم دوزخ
کو بصورت ابر سیاہ ساتہہ دود غلیظ کی اور شرارہ آتش کی گرد شہر نینوی کا گہیر لیا ہر گاہ

یونس

کہ وہ قوم یونس صبح کو اوٹہی اور عذاب کو دیکہا ترسان اور لرزان ہوئی اور بجانب
صدق گفتار یونس کو متوجہ طرف بادشاہ اپنی کی ہوئی اور بعد رفع اس عذاب کی اوس سے
درخواست کی ہر گاہ کہ وہ مرد عاقل تہا اوسنے کہا کہ حضرت یونس کا تفحص کرو ہر چند تفحص
کیا اونکو نہ پایا بادشاہ نے کہا کہ اگر گیا تو وہ خدا کہ جسکی طرف دعوت کرتا تہا وہ باقی ہے کہ
شنوا ہے اور دانا ہے آؤ تا ہم اور تم سب صحرا کو چلیں اور عجز و شکستگی اور تضرع اور
زاری طرف درگاہ باری کی مناجات کرین ہم تا شاید کہ حق تعالی ہم پر رحم کرے بعد اسکے
سر و پا برہنہ متوجہ صحرا ہوئے اور لباس ٹاٹ پہن لیا اور اطفال کو اونکی ماؤن سے جدا کیا اور
چارپاؤن کو بہی اسی طرح سے کیا اور یکبارگی خروش اور فریاد کیا اور اظہار ایمان کیا
جسطرح سے کہ حضرت یونس کہتے تہے اور اسی حال پر رہے اول ذیحجہ سے سوین محرم تک بعد اسکے
بادشاہ نے سجدہ کیا اور دعا کی کہ خداوندا ہم چاہتے تہے کہ یونس کو دفع اس عذاب مین شفیع اپنا
کرین لیکن بسبب شامت گناہ ہمارے کی ہمسے جدا ہوئے اب ہمنے رجوع طرف درگاہ تیری کی کی
اور بتصدیق تمام اقرار وحدانیت تیری کا کرتے ہین ہم خدایا ساتہہ رحمت واسعہ اپنی کے ہم
ساتہہ جاہ اور منزلت یونس کی اس عذاب کو ہمسے دفع کر اور ہر ایک بجای مختلف
تضرع اور زاری کرتی تہی کہ ایک پیر بقیہ علما اونکی سے تہا کہا اوسنے کہ تم اسطرح سے
دعا کرو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ وَیَا حَیُّ مُحْیِ الْمَوْتٰی یَا حَیُّ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ تا عذاب تم سے دفع ہو سب مطابق کہنے اوسکی کے عمل مین لائے اور ساتہہ برکت
ان کلمات کی عذاب اون سے دفع ہوا القصہ روز چہلم کہ روز جمعہ تہا اور روز عاشورا
تہا تارنگی سحاب عذاب کی دفع ہوئی ہر گاہ یونس آئے اور دفع عذاب کو دیکہا غضبناک

ہوی اور وہ انسی جلی تا اینکہ کنارہ دریا پر پہنچی ایک کشتی کو دیکہا کہ وہ انسی روانہ ہوا چاہتی
ہی سوال کیا کہ مجہی سوار کرلو پس سوار کرلیا ہرگاہ وہ کشتی وسط دریا مین پہنچی حق تعالی
نی ایک مچہلی بزرگ کو بہیجا پس اہل کشتی نی باہمدیگر قرعہ ڈالی ہر مرتبہ تیر باسم یونس نکلا پس
یونس کو دریا مین ڈال دیا اور مچہلی نی یونس کو نگل لیا اور بعضون کہا ہی کہ ملاحون نی قرعہ
ڈالا اور آپسمین کہا کہ کوئی بندہ بہاگا ہی پس قرعہ سات مرتبہ بنام یونس نکلا اوس وقت
یونس نی کہا کہ مین بندہ گریختہ ہون اور اپنی تئین پانی مین ڈال دیا اور مچہلی نی نگل لیا پس حق
حق تعالی نی طرف مچہلی کی کی کہ نہ ایذا دیجیو بال اسکی کو اور طعام تیرا انہین مقرر کیا ہی انکو
پس ہی شکم اوسکی مین کتنی دن اور بعضون نے کہا ہی کہ سات روز اور بعضون نی کہا ہی کہ چالیس روز
منقول ہی کہ ایک یہودی نی امیر المومنین علی علیہ السلام سی سوال کیا قید خانہ سی کہ سیر کیا صاحب اپنی
اطراف مین پہر حضرت نے فرمایا کہ ای یہودی وہ مچہلی ہی کہ یونس کو اپنی شکم مین لیکر دریا
قلزم مین داخل ہوی اور نکل جاکر مصر مین اور وہان بحر طبرستان مین آئی اور بعد اسکی نکل جاکے
دجلہ مین بعد اسکی شکم ماہی سی باہر آئی اور روز گر یونس کا شکم حوت مین تہا کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ حق تعالی نی برکت اسکی سی اونکو نجات دی اور کنارہ
دریا مین اونکو ڈالدیا اور پیدا کیا ایک درخت کدو کی رہی تا اینکہ طاقت ہوی بعد اسکی وہ درخت خشک ہوا
حضرت یونس رونی لگی حق تعالی نی وحی کی طرف اونکی کہ تو روتا واسطی ایک درخت کی کہ خشک ہو گیا ہی اور
نہ رویا واسطی جم غفیر کی کہ قریب لاکہ کی تہی یا زیادہ تہی رویا بعد اسکی یونس اپنی قوم مین آئی اور وہ اشخاص
اور ... ایمان لائے تاج ہی تکملہ رکوع ۵ سپارہ یازدہم ... الآیات ... حرف ... ہی
تہہر ہوئی مین نکل دس کی یہہ عبارت ہو لا غیر علی بن ابی طالب ... الا ... کیا

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ
کہہ تو اے محمد اے گروہ آدمیان اگر ہو تم بیچ شک کے دین میرے سے پس نہیں عبادت کرتا ہون
الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ
اونکی کہ عبادت کرتے ہو تم ورے خدا کے اور لیکن عبادت کرتا ہون مین اوس خدا کی ایسا خدا کہ وفات دیتا ہی تمکو
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ
اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان لانے والون سے اور یہہ کہ راست کر منہہ اپنا سے کو
لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ
واسطے دین تیری کی درحالیکہ خالص اور نہ ہو تو مشرکون سے اور نہ پکار تو ورای
اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ
خدا کے کہ نہیں نفع دیتا ہے تجکو اور نہ ضرر کرتا ہے تجکو پس اگر کرے تو پس بہ تحقیق تو اس ہنگام مین
الظَّالِمِينَ ۝ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا
ستمگارون سے ہوگا اور اگر پہنچے تجکو جانب خدا سے کوئی ضرر پس نہیں ہے کوئی دور کرنے والا اوس کا مگر
هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ
وہ خدا اور اگر چاہے ساتہہ تیری بہتری کو پس نہیں ہے کوئی رد کرنیوالا فضل اوسکی کو پہنچاتا ہے فضل اپنا جس شخص کو چاہتا ہے
مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ
بندون اپنے سے اور وہ خدا بخشنے والا مہربان ہے کہہ تو اے محمد اے گروہ آدمیان تحقیق کہ
جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ
آیا تمکو حق نزدیک رب تمہاری سے پس جس شخص نے ہدایت پائی پس ہدایت پائی ہے واسطے نفس اپنے کے اور جس

يعتذرون

ضل فانما يضل عليها وما انا عليكم بوكيل ○ واتبع ما

گمراہ ہوا سو اپنے ہی گمراہ ہونے کو اور میں تم پر نہیں ہوں نگہبان اور پیروی کر تو اوس کی جو

یوحی الیک واصبر حتی یحکم اللہ وھو خیر الحاکمین ○ ع

کہ وحی کی گئی طرف تیرے اور صبر کر تو تا اینکہ حکم کرے خدا اور وہ بہتر حکم کرنے والوں کا ہے

سورة الهود مكية — اياتها — كلماتها — حروفها — ركوعها

سورہ ہود کی ہیں اور ... ایک سو تئیس آیتیں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓر کتاب احکمت ایاته ثم فصلت من لدن حکیم خبیر ○

یہ ہے کتاب کہ مضبوط کی گئی ہیں آیتیں اوسکی پھر تفصیل کی گئی ہیں نزدیک حکمت والے خبردار کے

الا تعبدوا الا اللہ انني لكم منه نذير وبشير ○ وان استغفروا

یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر خدا کی بیشک میں واسطے تمہارے جانب اوسکی سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں اور یہ کہ بخشش مانگو

ربكم ثم توبوا اليه يمتعكم متاعا حسنا الى اجل مسمى ويؤت

رب اپنے سے پھر توبہ کرو طرف اوسکی کہ فائدہ دیگا تمکو فائدہ نیک کی مدت مقرر تک اور دیگا خدا

كل ذي فضل فضله وان تولوا فاني اخاف عليكم عذاب

ہر ایک صاحب فضل کو ثواب اوسکا اور اگر منہ پھیرو تم بیشک میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب

يوم كبير ○ الى اللہ مرجعكم وهو على كل شيء قدير ○ الا انهم

روز بزرگ کے سے طرف خدا ہی کے ہے رجوع تمہارا اور وہ خدا اوپر ہر شئے کے قادر ہے آگاہ ہو بیشک وہ

حمی

الجزو ١٢

يثنون صدورهم ليستخفوا منه الا حين

موڑتے ہیں سینے اپنے تا کہ چھپا رہیں واسطے اوسکے سن رکھو جس وقت کہ

يستغشون ثيابهم يعلم ما يسرون وما يعلنون انه عليم بذات الصدور ○

ڈھانپتے ہیں کپڑے اپنے جانتا ہے خدا جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ جاننے والا ہے سینوں کی باتوں کا

وما من دابة في الارض الا على اللہ رزقها

اور نہیں ہے کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر خدا کے ہے روزی اوسکی

ويعلم مستقرها ومستودعها كل في كتاب مبين ○

اور جانتا ہے جای قرار اوسکی اور جای سپردگی اوسکی سب بیچ لوح محفوظ کے ہے

وهو الذي خلق السموات والارض في ستة ايام وكان

اور وہی خداوند ہے کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو بیچ چھ روز کے اور تھا

عرشه على الماء ليبلوكم ايكم احسن عملا ولئن قلت

عرش اوسکا اوپر پانی کے تاکہ آزماوے تمکو کون تم میں سے بہتر ہے عمل کی اور اگر کہے تو

انكم مبعوثون من بعد الموت ليقولن الذين كفروا

بیشک تم اوٹھائے جاؤگے پیچھے موت کے البتہ کہیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے

ان هذا الا سحر مبين ○ ولئن اخرنا عنهم العذاب

نہیں ہے یہ مگر جادو روشن اور اگر تاخیر کریں ہم اون سے عذاب کو

الى امة معدودة ليقولن ما يحبسه الا يوم ياتيهم ليس

ساتھ ایک مدت کے گنی ہوئی کے البتہ کہتے ہیں کس چیز نے روکا ہے اوسکو آگاہ ہو جس روز آوے گا اونکے

ع ١

مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ
پہیرا جاویگا عذاب اونسے اور احاطہ کریگا اونکو وہ چیز کہ تہا وہ ساتہہ اوسکی استہزا کرتے

ابی بن کعب سے سید عالم سے روایت کی ہی جو کوئی کہ اس سورہ کو پڑہی حق تعالی بعدد تصدیق
نوح اور ہود اور صالح اور شعیب اور لوط اور ابراہیم اور موسی کی اور بعدد تکذیب انکی کی
انکی دہسنی لکہی جاتی ہیں اور روز قیامت میں سعید ومنتی ہوگا اور عیاشی نی حسن بن علی
سی روایت کی ہی کہ ابی جعفر نی فرمایا کہ جو شخص کہ پڑہی سورہ ہود کو ہر جمعہ کو مبعوث کریگا
اوسکو روز قیامت میں بیچ گروہ انبیا کی اور حساب کیا جاویگا بحساب سہل اور نہ دیکہا
جاویگا اوسکی نامہ عمل کا کوئی سیئہ اور ثعلبی نی روایت کی ہی ابی اسحاق سی کہ پوچہا کسی
یا رسول اللہ کہ بیری نی جلدی آپ میں اثر کیا فرمایا بوڑہا کیا مجہکو سورہ ہود نی اور برو ایت
انس سورہ حاقہ اور سورہ واقعہ اور سورہ عم یتساءلون اور بہی ایک حدیث کی نسبت
نی اسواسطی کہ ان سورونمین شدائد قیامت اور اہوال اوسکی بہت سی بیان ہوئی ہیں اور
اس سورہ میں حکم ہوا ہی فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ یعنی مستقیم ہو جسطرحسی کہ حکم کیا گیا
ہی تو قولہ تعالی أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ الخ معنی اس آیہ میں کئی وجہین ہیں ایک یہہ ہی کہ محکم کی گئی
ہیں آیتیں اسکی اور نہیں منسوخ ہوئی اور نہیں کوئی آیت جسطرحسی منسوخ ہوئی کتب اور شرایع اونکی بعد
مفصل کی گئیں ساتہہ بیان کرنی حلال اور حرام اور سائر احکام اور دوسرے
یہہ ہی کہ حکم کی گئی ہیں آیتیں اوسکی ساتہہ امر اور نہی کی اور مفصل کی گئی ہیں ساتہہ وعدہ
اور وعید اور ثواب اور عقاب کے اور تیسری یہہ ہی کہ محکم کی گئی آیتیں اوسکی ساتہہ اور
تفریق کی گئی ہیں بیچ نازل کرنی کی کہ ایک آیہ بعد ایک آیہ کی نازل کی گئی تاکہ مکلف کو سہل ہو

ہو فکر اوسمین اور چوتہی یہہ ہی کہ محکم کی گئی ہیں آیتیں اسکی از راہ نظم اور فصاحت کی اور ساتہہ حجت
کی بعد اسکی تفصیل کی گئی ساتہہ شرع اور فرائض کی اور پانچوان یہہ ہی کہ استوار کی گئی ہیں
آیتیں اوسکی کہ باطل اور خلل کو اوسمیں راہ نہین ہی اور تفصیل کی گئی ہیں وہ آیتیں اسطرح سی
کہ کردانی گئیں بعض اونکی بعض پر قولہ تعالی ذِي فَضْلٍ ابن مسعود نی کہا ہی کہ زوفضل وہ شخص
ہی کہ حسنات اوسکی فاضل ہوں سیئات پر اور اوسنی کہا ہی جو کوئی گناہ کری ایک گناہ
لکہتی ہیں اور جو کوئی کہ حسنہ کری دس حسنہ لکہتی ہیں اور اگر بعد حسنہ کی کوئی گناہ عمل میں
لایا ہو اور دنیا میں مواخذہ اوسکا کیا ہو دس حسنہ خالص و باطل اوسکی باقی رہتی ہیں اور اگر عقوبت
دنیا میں کی ہو ایک حسنہ مقابل ایک سیئہ کے جاتا رہتا ہی اور نو حسنہ باقی رہتی ہیں اور ابن
عباس نی کہا ہی کہ جسکی حسنات اور سیئات برابر ہوں وہ اہل اعراف سی ہوگا اور اگر سیئات
زیادہ ہی کا بعد اسکی وہ داخل بہشت ہوگا قولہ تعالی صُدُورَهُمْ منقول ہی کہ جماعت مشرکین کی
کہ عداوت حضرت رسالت کی رکہتی تہی اور جہت مصلحت وقت اظہار اوسکا کرتی تہی اگر ملاقات
ملاقات کے کہا او نہوں نی ہر گاہ کہ پردی ڈال دیتی جاتین اور لباس اپنی اپنی تئین پوشیدہ
کرین اور سینونمین عداوت محمد کو قرار دین کسطرحسی کوئی معلوم کریگا او سو قتمین حق تعالی نی
یہہ آیت نازل کی قولہ تعالی عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ بعضی تفاسیر میں مذکور ہی کہ ابتدای آفرینش میں
ایک یاقوت سبز پیدا کیا اور بنظر ہیبت طرف اوسکی دیکہا وہ یاقوت سبز پانی ہو گیا بعد اسکی ہوا کو
پیدا کیا اور پانی کو ہوا پر قرار دیا اور عرش کو بالای آب قرار دیا اور عرش مانند کشتی کی اوپر
پانی کی حرکت کرتا تہا بعد اسکی لوح اور قلم اور ایک فرشتہ پیدا کیا اور فرشتی کو حکم کیا کہ جو کچہہ
موجودات ہیں انکو لوح پر لکہہ دی اوس فرشتہ نے موافق حکم کی لکہا بعد اسکی اوس فرشتی نی ہزار برس

تسبیح خدا کی اور بعد ہزار برس کی جمیع موجودات کو پیدا کیا تکملہ اول سپارہ دوازدہم
قولہ ذِی فَضْلٍ فَضْلَہُ نو حرف ہین بینات اوسکی ایک سو ستائیس ہوتے
ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَھُوَ عَلِی قولہ اُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ
١٢٧
نو حرف ہین بینات اوسکی تین سو اکتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی عبارت
وَھُمْ اَصْحَابُ الْمَھْدِیْ وَمَوَالِیْہِ
٥١ ١٤٢ ٩٨

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ
اور ہر آئنہ اگر چکھاوین ہم انسان کو نزدیک اپنے سی رحمت بعد اسکی لی لیوین ہم اوسی رحمت کو بیشک وہ ہر آئنہ نا امید ہونی والا ہے
كَفُورٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ
اور بہت کفر کرنیوالا اور ہر آئنہ اگر چکھاوین ہم اوسکو نعمت بعد سختی کی کہ پہنچی ہو اوسکو ہر آئنہ کہیگا وہ
ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَ
گئین برائیان ہم سی بیشک وہ آدمی ہر آئنہ بہت خوش ہوتا ہے فخر کرنیوالا مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونہون نے
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ فَلَعَلَّكَ
اور عمل کئی اونہون نے نیک یہہ ہین کہ واسطی اونکی آمرزش ہے اور مزدوری بزرگ ہے پس شاید کہ تو
تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن
ترک کرنیوالا ہو بعض اوس چیز کو کہ وحی کی گئی طرف تیری اور تنگ ہونیوالا ہو ساتھ اوسکی سینہ تیرا یہہ کہ
يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ
کہتی ہین کیون نہ نازل کیا گیا اوپر اوسکی گنج یا آئی ساتھ اوسکی فرشتہ نہین ہے تو

أَنتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ
تو ڈر سنانیوالا اور خدا اوپر ہر چیز کی نگہبان ہے آیا کہتی ہین وہ وضع کیا ہے اسکو پیغمبر نی کہہ
فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن
پس لاؤ تم دس سورتین مثل اس قرآن کی کہ بنائی گئی ہوتین نزدیک تمہارے اور بلاؤ تم جس شخص کو کہ چاہو
دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ
سوای خدا کی اگر ہو تم راست گو پس اگر نہ قبول کیا واسطی تمہاری
فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ
پس جانو تم کہ نہین نازل کیا گیا قرآن مگر ساتھ علم خدا کی اور یہہ کہ نہین کوئی خدا مگر وہی پس آیا ہو تم ثابت رہنی والی اسلام پر
مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ
جو شخص کہ چاہے گی زندگانی دنیا اور زینت اوسکی کو تمام کر دین طرف اونکی جزای اعمال اونکی
فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي
بیچ دنیا کی اور وہ بیچ اوسکی نقصان نہ دیے جاوینگے یہہ وہ گروہ ہین کہ نہین ہی واسطی اونکی بیچ
الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا
آخرت کی مگر آتش دوزخ اور باطل ہو گئی وہ چیز کہ کیا تہا اونہون نی بیچ دنیا کی اور ناچیز ہوئی وہ چیز کہ تہی وہ
يَعْمَلُونَ ۝ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ
عمل کرتی آیا پس کوئی شخص ہے کہ ہو اوپر حجت روشن کی جانب سی پروردگار اپنی کی اور بعد اوسکی آوی ایک گواہ
مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ
اوس سے مثل اوس شخص کی ہی کہ چاہتا ہے شاہد ہو قرآن کتاب موسی تہی پیشوا اور رحمت تہی یہہ لوگ ہین کہ ایمان لاتی

بِهِ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي

ساتھ اوسکی اور جو شخص کفر کرے ساتھ اوسکی گروہوں سے پس آتش دوزخ وعدہ گاہ اوسکا ہے پس ہو تو بیچ

مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

شک کی اوس سے بیشک وہ حق ہے تیرے رب سے اور لیکن اکثر لوگ نہیں

يُؤْمِنُونَ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ

ایمان لاتے ہیں اور کون شخص ستمگار تر ہے اوس شخص سے کہ باندھے اوپر خدا کے جھوٹ کو یہہ وہ لوگ ہیں

يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا

کہ عرض کئے جاوینگے اوپر رب اپنے کے اور کہینگے گواہ یہہ وہ لوگ ہیں کہ جھوٹ باندھا

عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ

اوپر رب اپنے کی آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہے اوپر ستمگاروں کی وہ لوگ کہ باز رکھتے ہیں

عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝

راہ خدا سے اور طلب کرتے ہیں اوس راہ کو کجی حال انکہ وہ ساتھ آخرت کے انکار کرنیوالے ہیں

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن

یہہ کفار نہیں ہیں عاجز کرنیوالے خدا کو بیچ زمین کے اور نہیں ہے واسطے اونکے

وقف لازم دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا

سواے خدا کے کوئی دوست دوچند کیا جاتا ہے واسطے اونکے عذاب نہ تھے وہ کہ

يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

طاقت رکھتے سننے حق کو اور نہ تھے وہ کہ دیکھیں یہہ وہ لوگ ہیں

خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

وہ لوگ ہیں کہ زیان کیا نفسوں اپنے کا اور گم ہوا اون سے وہ چیز کہ تھے وہ افترا کرتے

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

بیشک بدرستیکہ وہ بیچ آخرت کے وہی زیان کار ہیں بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ

اور عمل نیک کئے اور آرام لیا اونہوں نے طرف رب اپنے کی یہہ اہل بہشت ہیں

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ

کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے مثل اون گروہ کی مانند اندھے اور بہرے کی ہے

ع وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝

اور مانند بینا کی اور سننے والے کی ہے آیا برابر ہیں یہہ دونوں گروہ مثل کیا پس نہیں پند لیتے ہو

فوائد وباطل ما كانوا يعملون حضرت رسالت سے منقول ہے کہ روز قیامت میں اول

تین شخص کو بلاوینگے ایک حافظ قرآن دوسرا شہید تیسرا صاحب مال کو حق تعالیٰ حافظ

قرآن سے کہیگا کہ میں نے تجھکو توفیق دی کہ تو حافظ ہوا وہ کہیگا کہ آرے بعد اسکے حق تعالیٰ کہیگا

کہ کیا کیا تو نے اس قرآن کو وہ کہیگا کہ بارخدایا نماز شب میں پڑھتا تھا میں اور شب کو تلاوت

کرتا تھا میں حق تعالیٰ فرمایگا کہ آرے ایسی طرح سے ہی لیکن خالص واسطے میری نہیں کیا تیرے بلکہ واسطے

تعریف کرنے لوگوں کی تو نے کیا ہے آج کی دن کوئی حق مجھپر نہیں ہے اور مزدوری تیری وہ

ہی تعریف لوگوں کی بعد اسکی شہید سے کہیگا کہ میں نے تجھکو قوت دی وہ کہیگا کہ آرے ساتھ

اوس قوت کی جہاد کیا میں نے اور شہید ہوا میں حق تعالیٰ اوس سے کہیگا کہ غرض تیری شہادت

سی تعریف کرنا لوگونکا ہی کہ یہہ شجاع ہی بس سوای مدح کی تیری واسطی کچھ نصیب نہین ہی
بعد اسکی صاحب مال سی پوچھی گا کہ مال کو تونی کہان صرف کیا وہ کہی گا مینی خرچ کیا
اور تصدق کیا حق تعالی کہی گا کہ غرض تیری تعریف سخاوت کی تہی سوای تعریف واسطی تیری
کچھ نصیب نہین ہی بعد اسکی حق تعالی کہی گا کہ تینونکو جہنم مین لیجاو و یتلوہ شاهد منه
بروایات متواترہ فریقین معلوم ہوتا ہی کہ مراد بینہ سی جناب پیغمبر خدا ہین اور شاہد سی جناب
امیر المومنین علیہ السلام ہین اور ثعلبی کہ امام اصحاب حدیث اور علماء اہل سنت سی ہی تفسیر
اپنی مین لکھا ہی کہ کلینی نی ابو صالح سی روایت کی ہی اور اونی عبد اللہ بن عباس سی
اور حبیب بن یاسرہ نی بھی زاذان سی روایت کی ہی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا
قسم اوس خدا کی کہ زیر زمین دانہ شگافتہ کرتا ہی اور رحم مین تصویر بناتا ہی اگر میری واسطی مسند
بناوین اور مجکو اوسپر بٹھلاوین حکم کروںمین درمیان اہل توریت اور اہل انجیل کی ساتھہ
توریت اور انجیل کی اور اہل زبور کو ساتھہ زبور کی اور اہل قرآن کو ساتھہ قرآن کی اور
کوئی قریشی نہین ہی مگر یہہ کہ جانتا ہون مین کہ کونسی آیت اوسکی حق مین نازل ہوئی ہی کہ وہ اوسی
کرتی ہی دوزخ یا بہشت کیطرف پس ایک مرد اوٹھہ کہڑا ہوا اور پوچھا کہ کونسی آیت تمہاری حق
مین نازل ہوئی ہی فرمایا کہ وہ یہہ ہی اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ بینہ رسول خدا ہین کہ اوپر حجت روشن کی ہین اور مین ہون شاہد خدا کی طرف سی اور شاہد
مین ہون کہ اونسی ہون اور تابع اونکی ہون اور یعقوب بن جعفر بن سلمان نی بھی کہ طرق
اہل سنت و جماعت سی ہی روایت کی ہی باپ اپنی اور اوسنی علی بن عبد اللہ اور اونسی
عبد اللہ بن عباس سی کہ مراد اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ سی رسول خدا ہین اور مراد شاهد

شَاهِدٌ مِّنْهُ سی علی بن ابی طالب ہین چنانچہ فخر رازی نی بعد ذکر کرنی اس روایت کی
کہا ہی کہ حق تعالی نی واسطی شرف اور جلالت شاہد کی فرمایا کہ وہ شاہد اوس سی ہی یعنی
خصوصیت اوس سی رکہتا ہی بمنزلہ پارہ تن اوسکی کی مولف کہتا ہی ہرچند کہ فخر الدین رازی
نی مراد ہونا شاهد سی علی بن ابی طالب کا از جملہ احتمالات ثلثہ کردانا ہی اور دو احتمالات
یہہ ہین کہ مراد شاهد سی ممکن ہی کہ جبرئیل ہون یا زبان مبارک جناب نبی ہو لیکن اقرب
بصواب یہہ ہی کہ سوای مراد یعنی علی بن ابی طالب کے شاهد سی اور احتمالات بعید از
عقل ہی اسواسطی کہ کہنا فخر رازی کا کہ مراد منہ سی جلالت شاهد کی معلوم ہوتی ہی
مقتضی اس امر کو ہی کہ زبان کا شاهد عبث ہوتا ہی اس جہت سی کہ زبان شخص کو
کہنا کہ یہہ زبان اوس سی ہی مقام مدح مین بی معنی ہی اور ثانیا اس جہت سی کہ حاصل
کلام الہی یہہ ہی کہ سوای حضرت محمد کی کوئی ایسا نہین ہی کہ وہ حجت روشن پر ہو جانب
رب اپنی کی اور شاہد اوسکا اوس سی ہو اور در صورت مراد ہو جبرئیل یا زبان کی حصر فقط
ذات مبارک جناب مین نہین رہتا بلکہ اور انبیا بھی شریک ہین کہ زبان اور جبرئیل شاهد
واسطی اونکی ہو پس اس صورت مین تکذیب خدا لازم آتی ہی پس ہرگاہ کہ یہہ دونو احتمال
باطل ہوئی باقی رہا احتمال ثالث کہ مراد لینا علی بن ابی طالب کا ہی شاهد سی یہی ہو المقصود
اور موید اس احتمال کا یہہ قول خدا ہی کہ درباب مباہلہ نازل ہوا ہی اور وہ یہہ ہی تَعَالَوْا
نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ الخ اور باتفاق
فریقین ثابت ہی کہ مراد اَنْفُسَنَا سی جناب علی بن ابیطالب ہین اور ہرگاہ اس آیت مین علی
بن ابی طالب کو بالنفس تعبیر کیا پس شَاهِدٌ مِّنْهُ سی بطریق اولی علی بن ابی طالب ہوئی

اور یہی مؤید اس احتمال کی یہہ حدیث ہی کہ جناب نبی نے حق علی بن ابی طالب میں فرمایا
انت منی وانا منک کہ یہہ حدیث کتب فریقین میں مشہور ہی اور پوشیدہ نہیں کہ
یتلوہ سی معلوم ہوتا ہی کہ تالی رسول تہی بلافصل یعنی خلیفہ رسول بلافصل تہی و
الا لازم تہا حق تعالی کو کہ تالی خلفای ثلثہ کہا ہوتا کہ تالی رسول و معنی تالی کی لغت میں
یہہ ہین من یتلو غیرہ علی اثرہ من غیر فصل بینہما یعنی جو شخص کہ بعد ہو دوسری کی
اور اثر اوسکی کی بدون فصل اور تقدیر آیت کے اسطرح سی ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ
کمن لا بینۃ لہ ولا شاہد منہ قال فی ہذا المقام تکملہ یکونوم سپارہ و اوردم
قولہ افمن کان علی بینۃ من ربہ ایس حرف ہین مبانات وسکی سات سو خمس کی ہین کلی اس کی
عبارت عنی سید المرسلین وہو محمد اور قولہ ویتلوہ شاہد منہ تیرہ حرف ہین کی
اوسکی تین سو چہاسٹہ ہوتی ہین کلی اوس کی یہہ عبارت ہی علی بن عم الاحمد

ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ انی لکم نذیر مبین ۝ ان
اور ہر آئنہ بھیجا ہمنی نوح کو طرف قوم اوسکی کی بدرستیکہ میں واسطے تمہارے خوف دلانیوالا ظاہر ہون کہ
لا تعبدوا الا اللہ انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم ۝
نہ عبادت کرو تم کسی کی مگر اللہ کی بدرستیکہ میں خوف کرتا ہون اوپر تمہارے عذاب روز قیامت کے دردناک سے
فقال الملا الذین کفروا من قومہ ما نرک الا
پس کہا بزرگان اون لوگون نے کہ کافر ہوئی قوم نوح سے نہین دیکہتی ہم تجکو مگر
بشرا مثلنا وما نرک اتبعک الا الذین ہم اراذلنا
انسان مثل ہمارے اور نہین دیکہتی ہم تجکو کہ پیروی کی ہو تیری کسی نے سوای اون لوگون کی کہ وہ رذیل ہمارے ہین

الا اراذلنا بادی الرای وما نری لکم علینا من فضل بل
رذیل ہمارے ہین بیچ ظاہر عقل کی اور نہین دیکہتی ہین ہم واسطے تمہارے اوپر اپنے بزرگی بلکہ
نظنکم کاذبین ۝ قال یا قوم ارایتم ان کنت علی بینۃ
گمان کرتی ہین ہم تجکو دروغگو کہا نوح نی ای قوم آگاہ کرو تم مجکو اگر ہون میں اوپر حجت کی
من ربی واتانی رحمۃ من عندہ فعمیت علیکم انلزمکموہا
جانب رب اپنے کی اور دیا مجکو رحمت نزدیک اپنے سی پس چہپائی گئی اوپر تمہارے کیا لازم کرین ہم تمکو اوسکو
وانتم لہا کارہون ۝ ویا قوم لا اسئلکم علیہ مالا ان
اور حالانکہ تم اوسکی کراہت کرنیوالی ہو اور ای قوم نہین سوال کرتا مین تمسی اوپر تبلیغ رسالت کی مال کو نہین ہے
اجری الا علی اللہ وما انا بطارد الذین امنوا انہم ملاقوا
اجر میرا مگر اوپر خدا کی اور نہین ہون میں دور کرنیوالا اون لوگون کو کہ ایمان لائی بدرستیکہ وہ ملاقات کرنیوالی ہین
ربہم ولکنی اریکم قوما تجہلون ۝ ویا قوم من ینصرنی
رب اپنے کی اور لیکن میں دیکہتا ہون تمکو ایک گروہ کہ نادانی کرتی ہو اور ای گروہ کون مدد کریگا میری
من اللہ ان طردتہم افلا تذکرون ۝ ولا اقول لکم عندی
عذاب خدا سے اگر دور کرون میں اونکو کیا پس نصیحت نہین پکڑتی ہو تم اور نہین کہتا میں واسطے تمہارے کہ نزدیک میرے
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک ولا اقول
خزانے علم خدا کے ہین اور نہین جانتا میں غیب کو اور نہین کہتا میں بدرستیکہ میں فرشتہ ہون اور نہین کہتا ہون
للذین تزدری اعینکم لن یؤتیہم اللہ خیرا اللہ اعلم بما
واسطے اون لوگون کی کہ حقیر جانتی ہین اونکو آنکہین تمہاری کہ ہرگز نہ دیگا اونکو خدا نیکی خدا داناتر ہی ساتہ اوس چیز کی

فی انفسهم انی اذا لمن الظالمین ۝ قالوا یانوح قد جادلتنا

کیا ہے مضمون انکی جی میں بیشک میں اس ہنگام میں البتہ ظالموں سی ہونگا کہا او نہوں نی ای نوح تحقیق کہ جھگڑا کیا تو نی ہم سی

فاکثرت جدالنا فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین

پس بہت کیا مخاصمہ ہمارے ساتھ پس لی آ تو اوس چیز کو کہ وعدہ کیا تھا تو نی عذاب کا ہمسی اگر ہی تو راست گویوں کی

قال انما یاتیکم به الله ان شاء وما انتم بمعجزین ۝ ولا

کہا نوح نی نہیں لاتا وہ تمہارے عذاب کو مگر خدا اگر چاہتا ہی اور نہیں ہو تم عاجز کرنی والی خدا کی اور نہیں

ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان الله یرید

نفع دیتی تمکو نصیحت میری اگر چاہوں میں کہ نصیحت کروں میں تمکو اگر ہو کہ خدا چاہی

ان یغویکم هو ربکم والیه ترجعون ۝ ام یقولون افتراه

یہ کہ گمراہ کری تمکو وہ رب تمہارا ہی اور طرف اوسکی رجوع کی جاوگی کیا کہتی ہیں کہ وضع کرلیا ہی قرآن کو

ع قل ان افتریته فعلی اجرامی وانا بریء مما تجرمون ۝

کہہ تو ای نوح اگر وضع کیا ہی میں نی اوسکو تو میری ہی اوپر ہی گناہ میرا اور میں بیزار ہوں اوس چیز سی کہ گناہ کرتی ہو تم

قولہ الا بشرا مثلنا الخ حاصل اونکی طعن کا یہہ ہی کہ کوئی فضیلت اور بزرگی تیری واسطے

نہیں دیکھتی ہیں کہ جسکی سبب سی تیری اطاعت ہمپر واجب ہو مگر دیکھتی ہیں ہم کہ تو بشر ہی

مثل ہمارے اور نہیں دیکھتی ہم تجکو کہ پیروی کرتی ہوں تیری مگر وہ لوگ کہ جو اراذل ہیں کہ

بظاہر اور بی تحقیق تیری اطاعت کرتی ہیں اور جواب اس طعن کا معلوم ہوتا ہی بعضی خطبہ جناب

امیر المومنین سی کہ حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اگر حق تعالی چاہتا انبیا اپنی کو مبعوث کرتا

ویسی حال سی کہ ساتھ انکی ہوتی کنجہای طلا اور کانہای یاقوت وغیرہ اور طلا اور روشنائی

بوستان اور دانہ انکی ہوتی پرند اور چرند لیکن اسصورت میں آزمایش ساقط ہوتی اور وہ جزا

کہ موقوف ہی اوپر آزمائش کی باطل آور قائمین حق کو ثواب مبتلا ہونی والونکا نہوتا اور

اسی طرح سی اگر کوئی آیت آسمان سی نازل ہوتی جمیع مردمان طرف اوسکی سرجھکاتی اور خاضع

ہوتی اور آزمائش ساقط ہوتی پس بنا برایں حق سبحانہ وتعالی نی انبیا اپنی کو مبعوث کیا

درحالیکہ نیات درست رکھتی ہیں اور محکم اور ظاہر حالات اونکی ضعیف کمال قناعت اور

فقر اور تنگدستی میں اسواسطی کہ اگر انبیا صاحب مال اور دولت ہوتی مخلوقات طرف اونکی

واسطی طمع اور خوف کی اطراف عالم سی آتی اور کوئی شخص استکبار اور گردنکشی نکرتا اور

اسواسطی خوف جان اور طمع مال کی ہر ایک دین کو قبول کرتا پس نیک و بد میں تمیز نہ

باقی مولف کہتا ہی کہ شاید تم نہو کہ سلطنت حضرت سلیمان اور حضرت سکندر کی ساتھہ نبوت

کی مخالف قول جناب امیر المومنین علیہ السلام ہی اس وجہ سی کہ اگر کسی انبیا کو

سلطنت نہوتی تو اکثر مخلوقات کا زعم یہہ ہوتا کہ ریاست ساتھہ دین کی جمع

نہیں ہوتی جیسا کہ قول شاعر کا ہی شعر ہم خدا خواہی ہم دنیای دون این خیال است و محال است و جنون

واوحی الی نوح انه لن یؤمن من قومک الا من قد آمن فلا تبتئس

اور وحی کی گئی طرف نوح کی بدرستیکہ وہ ہرگز ایمان نلاویگا تیری قوم میں سی مگر وہ شخص کہ ایمان لایا پس غمگین ہو

بما کانوا یفعلون ۝ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا

ساتھہ اوس چیز کی کہ وہ تھی کرتی اور بنا تو کشتی کو ساتھہ حفاظت ہماری کی اور وحی ہماری کی اور نہ

تخاطبنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون ۝ ویصنع الفلک وکلما

خطاب کر تو ساتھہ میری بیچ حق اون لوگوں کی کہ ظلم کیا ہی اونہوں نی تحقیق وہ غرق کئی گئی ہیں اور بناتا تہا کشتی کو اور جسوقت

مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا
گذرتی تھی اوپر اوسکی سردار قوم اوسکی سی ہنستی تھی اوس سی کہا نوح نی اگر ہنستی ہو تم ہم سی پس تحقیق ہم
نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ
ہنسی لی تم سی جسطرح سی کہ تم ہنستی ہو پس قریب ہی کہ جانو گی تم جس شخص کو آویگا اوسکو عذاب
يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ
رسوا کریگا اوسکو اور نازل ہوگا اوپر اوسکی عذاب دائم یہانتک کہ جب آیا حکم ہمارا اور جوش مارا
التَّنُّورُ ۝ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن
تنور نی کہا ہمنی کہ اوٹھا لی اس کشتی کی ہر نر و مادہ سی دو عدد اور اہل اپنی کو مگر وہ شخص
سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ وَقَالَ
کہ سبقت کی اوپر اوسکی وعدہ ہلاکت ہماری نی اور اوس شخص کو کہ ایمان لایا اور نہیں ایمان لایا ساتھ اوسکی مگر تھوڑی سی اور کہا
ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
کہ سوار ہو تم بیچ اوسکی ساتھ نام خدا کی ہی وقت چلنی اوسکی اور وقت ٹھہرنی اوسکی تحقیق رب میرا البتہ بخشنی والا مہربان
وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي
اور وہ کشتی چلتی تھی ساتھ اون کی درمیان موج کی مانند پہاڑوں کی اور آواز دی نوح نی فرزند اپنی کو اور تھا وہ بیچ
مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ سَآوِي
کنارہ کی ای فرزند میری سوار ہو تو ساتھ ہماری اور نہ ہو تو ساتھ کافروں کی کہا اوسنی قریب ہی کہ پناہ لونگا
إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ
طرف پہاڑ کی کہ بچاویگا مجھکو غرق ہونی سی پانی کی کہا نوح نی کہ نہیں ہی بچانی والا کوئی آج کی دن عذاب خدا کی

إِلَّا مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝ وَقِيلَ
مگر وہ شخص کہ رحم کیا خدا نی اور حائل ہوئی درمیان اون دونوں کی موج پس ہوا وہ غرق ہونیوالوں سی اور کہا گیا
يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ
ای زمین نگل جا پانی اپنیکو اور ای آسمان رک جا پانی برسانیسے اور کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا
الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
حکم اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کی اور کہا گیا کہ دوری ہی واسطی قوم ستمگاروں کے
وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ
اور پکارا نوح نی پروردگار اپنی کو پس کہا نوح نی ای رب میری تحقیق بیٹا میرا اہل میری سی ہی اور تحقیق وعدہ تیرا
الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ
سچا ہی اور تو بہتر حکم کرنیوالوں کا ہی کہا خدا نی ای نوح تحقیق وہ نہیں ہی اہل تیری سی
إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ
تحقیق عمل اوسکا برا ہی پس نہ سوال کر تو مجھسی کہ نہیں ہی واسطی تیری علم اوسکا تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھکو
أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
یہ کہ ہو تو جاہلوں سی کہا نوح نی ای رب میری تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سی
أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي
یہ کہ سوال کروں تجھسی اوس چیز کا کہ نہیں ہی واسطی میری علم اوسکا اور اگر نہ بخشی تو مجھکو اور نہ رحم کری مجھ پر
أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ
ہوجاؤں میں زیانکاروں سی کہا گیا کہ ای نوح اوتر کشتی سی ساتھ سلامتی کے ہماری طرف سی اور برکتوں کے ساتھ

عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا

اوپر تیرے اور اوپر گروہ کے اون لوگون سے کہ ساتھ تیرے ہین اور گروہ ہین کہ فائدہ دینگے ہم اونکو پہر پہنچیگا اونکو ہماری طرف سے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ مَا كُنْتَ

عذاب دردناک یہہ قصہ نوح کا اخبار پوشیدہ سے ہی کہ وحی کی ہمنی اوسکو طرف تیرے نہ تہا تو

تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ ع

کہ جانتا تو اوسکو تو اور نہ قوم تیری آگی سے پس صبر کر تو بدرستیکہ عاقبت راسطی نیک پرہیزگارون کے

فوع وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہی ہر گاہ کہ حق تعالی نی ارادہ ہلاکت قوم نوح کیا زحمات

باران کو عقیم کیا چالیس برس تک منقول ہی ہر گاہ کہ نوح نی حق تعالی سے کشتی طلب کی

حکم الہی ہوا کہ ایک درخت ساج بوؤ عرصہ بیس برس مین وہ درخت طیار ہوا کہ اس اثنا مین

کوئی فرزند قوم اونکی سے پیدا نہوا اور اس مدت مین اطفال اونکی بالغ ہوئی بعد اوسکی نوح بنانی

کشتی مین مشغول ہوئی اور قوم نوح جس وقت کہ اوسکو دیکہتی تہی استہزا کرتی تہی اور کہتی تہی

کہ پانی کہان ہی کہ تم کشتی طیار کرتی ہو اور بعضی از روی طعن کہتی تہی کہ آگی تو نبی تہا اور اب

نجار بنا کہا نوح نی کہ تم تمسخر کرتی ہو ہم تم سی تمسخر کرینگی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ سے

منقول ہی کہ نوح اپنی قوم مین نو سو پچاس برس رہی اور اس مدت مین قوم اپنی کو بخدا دعوت کرتی

تہی اور قوم اونکی کہتی تہی کہ گہر بناتی ہین وہ بطور رستانکی کہ تمام راسی ستاذی ہوون اور بعضی

کہتی تہی کہ خانہ مخفیہ بناتی ہین اور بعضی کہتی تہی کہ انبار خانہ بناتی ہین اور بعضی کہتی تہی کہ یہہ مرد

دیوانہ ہوا ہی کہ خشکی مین کشتی بناتا ہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ نوح نی مدت دو برس مین کشتی کو

تو طیار کیا کہ طول اوسکا تین سو ہاتہہ کا تہا اور بعضون نے کہا ہی کہ بارہ سو ہاتہہ اور عرض

اوسکا پچاس ہاتہہ اور بعضون نی کہا ہی چہہ سو ہاتہہ کا تہا اور بلندی اوسکی تیس ہاتہہ کی تہی

یا کچہہ زیادہ اور تین درجی اوس مین بنائی تہی اور روغن قیر اور سیر لگایا تہا اور بحکم الہی ہر ایک

حیوانات سے جمع کیا نیچی کی درجی مین جانوران وحشی اور درندی وغیرہ اور بیچ کی درجی مین

جانوران چوپائی مثل اسپ وغیرہ کی اور درجہ اوپر کا واسطی انسان کی اور حکم آیا تہا

کہ ابتدای طوفان ایک تنور سے ہوگا کہ جوانی نانبائی ہی وقت تم کشتی مین سوار ہو تا نوح منتظر

اس حال کی تہی کہ ناگاہ پانی نی اوس تنور سے جوش مارا ابو عبد اللہ سے منقول ہی کہ وہ جانب

راست مسجد کوفہ کی خانہ ایک پیرزن کا تہا مین نی بتایا کہ پوچہا کسی نی رسول اللہ سے مسجد کوفہ کی اون نے کہا

حضرت نی فرمایا کہ تہی کہ وہ مصلای انبیا ہی شب معراج مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ کو کہا جبرئیل نی

کہ یا رسول اللہ اس جگہہ نزول اجلال فرمائی کہ یہہ مسجد ہی تمہاری دم کی پس حضرت نی اوس جگہہ اوتری اور

دو رکعت نماز ادا کی اور بعد اوسکی جبرئیل اونکو آسمان کی طرف لی گئی اور عبد اللہ نی ابو جعفر سے روایت کی ہی کہ مسجد کوفہ

ایک وضع ہی وضعہای بہشت سی ایک نماز اوس مین برابر ہی ہزار رکعت کی دوسری مسجدون کی اور اوس مین نماز پڑہی ہی

اور بعد اوسکی بحکم الہی اہل اپنی کو سوار کیا مگر کنعان اور والدہ کہ مادر کنعان تہی اور بعضی لوگ کہتی ہین

اون لوگونکو کہ ایمان لائی تہی سوار کیا اور وہ معدودہ چند تہی منقول ہی کہ قوم

نوح سے فقط چہہ شخص مومن تہی اور ایک وہ تین ہی کہ تمام تا مین اسی آدمی ایمان لائی تہی اور اہل

اونکی مین سی ایک زن مسلمہ تہی اور تین بیٹی اور تین بہوئین تہین سام اور حام اور یافث اور سام

اور بالای کشتی ایک سرپوش بنایا تہا کہ اوس سے کشتی کو ڈہانک دیا تہا اور اپنی فرزندون سی کہا

کہ اپنی زوجہ سے کشتی مین مقاربت نکیجیو حام نی مخالفت کی اور اپنی زوجہ سی مقاربت کی نوح نی

بزرگواری کہ خداوند نے لطف اسکی کو صغیر کر فرزند کہ پیدا ہو سیاہ ہوا اور نسل اوسکی ہی جمیع اہل حبش
اور ہند میں اور روم اور عرب اور فارس اور اصناف عجم فرزندان سام سے ہیں اور ترک اور چین
اور صقالبہ یاجوج اور ماجوج فرزند یافث سے ہیں قولہ تعالی بسم اللہ مجرٰیہا و مرسٰیہا الخ
ابی عبداللہ سے مروی ہے کہ نوح اول روز رجب کو سوار کشتی ہوئے پس حکم کیا کہ اس روز کو
اور اونحضرت نے فرمایا کہ جو اس دن روزہ رکھے آتش جہنم دور ہوتی ہے بقدر ایکسال راہ کی
منقول ہے ہرگاہ کہ نوح ارادہ چلنے کشتی کا کرتے تھے بسم اللہ کہتے وے وقت روان ہوتی تھی اور
ہرگاہ کہ خواہش ٹھہرنے کی کرتے تھے بسم اللہ کہتے تھے ٹھہر جاتی تھی بعضی احادیث میں وارد ہے کہ طوفان
آب اس تہ پر ہوا کہ ما بین آسمانوں اور زمین پر آب ہوا بحدیکہ کشتی قریب آسمان پہونچی جاتا
علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زمانہ طوفان میں چالیس شبانہ روز
آسمان سے پانی برسا اور زمین سے چشمے بہم پہونچے تا اینکہ کشتی بلند ہوئی اور بلندی اوسکی اس حد کو
پہنچی کہ آسمان سے متصل ہوئی تھی پس بنابر اسکی چاہیے کہ جاری ہونا کشتے تو نکا درمیان ہر کی
کہ شکل کوہ کی تہیں قبل متصل ہونے آسمان سے ہو لیکن بنابر حدیث روضہ کافی کی کہ حضرت صادق
سے مروی ہے کہ بلندی پانی کی پہاڑ سے بقدر پندرہ گز کی تھی اور کوئی سخت ہوا سے نہیں رہتا
قولہ تعالی نوح ابنہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام اوسکا کنعان تہا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام اوسکا
یام اور اخبار اہلبیت علیہم السلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پسر نوح نہ تہا بلکہ پسر زن تہا اور جماعتے
مفسرین نے لکہا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے ابنہا پڑہتے تھے بنابر اس گمان کی ضمیر پہرتا
ہے طرف زوجہ نوح کی اور محمد بن مسعود اور عیاشی نے صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
اونحضرت نے فرمایا لیکن یا بنی انما ہو ابن امرأتہ نہیں ہے وہ بیٹا اوسکا کہ بیٹا زوجہ اوسکی کا

کا اور یہ موافق لغت طی کی ہے کہ بولی زبانوں میں پسر کو ابنہ بفتح ہا پڑہتے ہیں اور بنابر اس حذف
کی احتیاط تکلف حذف کرنے الف کے نہیں ہے اور عیون اخبار الرضا میں حسن بن علی وشا سے
منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ میں نے خدمت جناب امام رضا میں عرض کی کہ بعضے نقی بحر کے کہتے
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کلا لقد کان ابنہ یعنی ہرگز ایسی نہیں ہے تحقیق کہ وہ پسر نوح
تہا لیکن ہرگاہ کہ عصیان کیا حق تعالی نے فرزندی نوح سے اخراج کیا قولہ تعالی فی معزل یا بنی
اور کسی کنارے تہا پسر نوح ایک قطعہ زمین میں کہ نوح اوسمیں نہ تہے یا یہ کہ پسر نوح نے کنارہ کیا
دین پر اپنے سے یا کنارہ کیا کشتی سے حاصل کلام یہ ہے کہ پسر نوح نے عدالت قبول کیا تہا
جو ہے رہنی نوح سے یا عمداً کشتی سے کنارہ تہا یا دین سے قولہ تعالی الی جبل یعصمنی
من الماء کتاب علل الشرائع میں جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ نجف
ایک پہاڑ تہا روئے زمین میں کہ بلند تر اوس پہاڑ سے کوئی پہاڑ نہ تہا پسر نوح نے قصد اوس
جبل کا کیا حق تعالی نے وحی کی طرف اوس پہاڑ کے کہ پناہ لیتا ہے طرف تیری ایک گنہگار گنہگاران
میری سے پس وہ جبل بسبب اس خطا کے ٹکڑے ٹکڑے ہوا ایک پارہ اوسکا زمین شام میں گیا اور ریزہ ریزہ ہوگیا
اور باقی مانند قلعی کی مانند جبل کے دریای عظیم ہوا اور اوس دریا کو نی کہتے ہیں ساتھ مدت طویل تشدید
ی کے بعد اسکی وہ دریا خشک ہو گیا اسواسطے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ نی جف یعنی بسبب
کثرت استعمال کے واسطے سہولت کی نجف کہتے ہیں قولہ تعالی من المغرقین حضرت صادق
علیہ السلام سے مروی ہے کہ طوفان نوح میں جمیع دنیا غرق ہوئی سوای موضع مکہ معظمہ کی
اور مکہ معظمہ کو بیت عتیق کہتے ہیں اس جہت سے کہ وہ غرق ہونے سے آزاد ہوا قولہ تعالی وقال ارکبوا
محمد بن مسعود عیاشی نے حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے

کیا ہی جسوقت کہ حق تعالی نی فرمایا کہ ای زمین اپنی پانی کو نگل لی پھر زمین کو حکم ہوئی اور کہا کہ میں
ہو گئی ان نی پانی کو نگلی لیجاؤں مسجد سکی تہیں پانی اپنی کو نگلی لی گئی اور پانی آسمان کا پانی ہا کر اوسی طرف
کہیر لیا تہذیب الاحکام میں جناب امام ... روایت ہی کہ نوح کشتی میں ... ہوئی تہی اسکی
ہر کا وکشتی تمہاری نزدیک کہ معظمہ پہنچی سات مرتبہ طواف کیا پس نوح موافق حکم الہی بجالائی اور
اسی اثنا میں حضرت نوح کشتی سی بہی اوتری اور زانو تک پانی میں گئی اور وہ تابوت کہ ہڈیاں آدم
اوسمیں تہی باہر لائی اور اوسکو کشتی میں کہ تہا پہر کاہ کشتی برابر وسط مسجد کوفہ کی پہنچی حق تعالی
ارادہ کیا اول مرتبہ پانی جس جگہ سی نکلا تہا اسی کو جانی خطاب ساتہہ زمین کے کیا کہ یا ارض ابلعی
ماءک پس زمین نی ابتدا جذب کرنی پانی کی مسجد کوفہ سی کی قولہ تعالی واستوت علی الجودی وقیل بعدا
بعضی احادیث میں وارد ہی کہ کوہ جودی موصل میں ہی اور بعضی احادیث میں وارد ہی کہ کوہ جودی
نجف کوفہ ہی محمد بن مسعود عیاشی نی حضرت امام رضا علیہ السلام سی اور شیخ طبرسی نی کتاب
حضرت امام موسی علیہ السلام سی اس مضمون کی روایت کی ہے کہ حق تعالی نی طرف پہاڑوں کی وحی کی کہ
سفینہ نوح کو اوپر ایک پہاڑ کی تم میں سی ٹہراؤنگا پس تمام پہاڑوں نی سرکشی کی بخلاف جودی کے
کی کہ اوسنی تواضع اور فروتنی کی پس سفینہ نوح بامر الہی متوجہ کوہ جودی ہوا اور اوسپر ٹہرا اوس وقت
حضرت نوح نی کہا کہ یا ماریا اتقن اور معنی اسکی زبان عربی میں یہ ہے اصلح کر یعنی ای پروردگار
میرے اصلاح حال کر تو میری در روضہ کافی میں لکھا ہی کہ جودی فرات کوفہ ہی ظاہرا مراد
اس سی یہہ ہی قرب فرات کوفہ ہی اسواسطی کہ اخبار میں وارد ہوا ہی کہ جودی نجف کوفہ ہی
اور نجف قرب فرات ہے نزدیک قولہ یا نوح اہبط بسلام الخ حدیث وارد ہی کہ بعد عطا
نوح اہبط کی حضرت نوح ہمراہ اسی آدمیوں کی نیچے کشتی کی آئی بیچ موصل کی کہ کوہ جودی میں ...

ہی اوتری اور اوسمیں شہر بنایا گئی اور نوح کی ایک بیٹی تہی کہ نسل مردم اوسی دختر سی منتشر ہوئی
عیون اخبار الرضا ... حدیث میں وارد ہی کہ ایک شخص نی سوال کیا کہ کس جہت سے حق تعالی نی تمام
اہل دنیا کو غرق کیا اور حالانکہ قوم نوح میں ایک جماعت ہے کہ لائق عذاب و غرق کی
نہ تہی مانند اطفال اور وہ لوگ کہ جن سی گناہ سرزد ہوا تہا حضرت نی فرمایا کہ حق تعالی نی
چالیس برس قبل از نزول عذاب کی نطفہ انکا عقیم کیا تہا اور توالد و تناسل موقوف کیا تہا کہ فرزند انکی طفل
باقی نہ تہا ... لوگ کہ گناہ کی حق تعالی نی انکو غرق کیا لیکن بسبب ہمصاحبت لوگوں کی غرق ہوئی
وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ
اور بہیجا ہم نی قوم عاد کی طرف بہائی انکی ہود کو کہا ہود نی ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا
غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۝ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
سوا اوسکی نہیں ہو تم مگر جہوٹ کی افترا کرنی والی ای قوم میری نہیں سوال کرتا میں تمسی اوپر اس کی
أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ
مزدوری کو نہیں ہے اجر میرا مگر اوپر اوس شخص کی کہ پیدا کیا مجکو پس کیا نہیں سمجہتی تم اور ای قوم میری
اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا
طلب مغفرت کرو تم رب اپنی سے بعد اسکی رجوع کرو تم طرف اوسکی تا بہیجی آسمان کی اوپر تمہاری باران بکثرت
وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا
اور زیادہ کری قوت کو ساتہہ قوت تمہاری کی اور نہ منہ پہیرو تم در حالیکہ گناہ کرنیوالی ہو کہا انہوں نی ای ہود نہیں لایا
بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ
کوئی حجت اور نہیں ہیں ہم ترک کرنی والی خداؤں اپنی کو کہنی سی تیری اور نہیں ہیں ہم واسطے تیرے

بِمُؤْمِنِينَ ○ إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ قَالَ

ایمان لانے والے نہیں کہتے ہم کچھ سوا اسکے نہیں کہ پہونچا ہی تجکو بعض خدایان ہمارے ساتھ بدی کے کہا ہود نے

إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ○ مِن دُونِهِ

تحقیق کہ میں گواہ کرتا ہوں خدا کو اور تم گواہ رہو تحقیق کہ میں بیزار ہوں اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم خدا کے سوا

فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ○ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَ

پس مکر کرو تم ساتھ میرے سب پس نہ مہلت دو تم مجکو تحقیق کہ میں نے توکل کیا اوپر خدا کے کہ رب میرا اور

رَبِّكُم مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ

رب تمھارا ہے نہیں کوئی چلنے والا مگر یہ کہ خدا لینے والا ہے موئے پیشانی اوسکی کا تحقیق کہ رب میرا اوپر راہ

مُّسْتَقِيمٍ ○ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ

راست کی ہے پس اگر اعراض کرو تم پس تحقیق کہ پہنچا دیا میں نے تمکو اوس چیز کو کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اوسکے طرف تمھارے

وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا إِنَّ رَبِّي

اور جانشین بنا دیگا پروردگار میرا ایک گروہ غیر تمھارا کو اور نہیں ضرر پہنچا سکتے اوس خدا کو کسی چیز کا تحقیق کہ پروردگار میرا

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ○ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ

اوپر ہر شی کی نگہبان ہے اور جبکہ آیا حکم عذاب ہمارا نجات دی ہمنے ہود کو اور اون لوگوں کو

آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ○

کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے بسبب رحمت کے ہم سے اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب سخت سے

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ

اور یہ قبیلہ عاد کا کہ انکار کیا اونھوں نے ساتھ آیات پروردگار اپنے کی اور نافرمانی کی اونھوں نے رسولوں اوسکے کی اور پیروی کی اونھوں نے حکم

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ○ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

ہر گردن کش اور عناد رکھنے والے کی اور پیچھے لائے گئے بیچ اس دنیا کے واسطے لعنت کے

ع وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ○

اور بیچ روز قیامت کے آگاہ ہو تحقیق کہ قوم عاد نے انکار کیا رب اپنے کا آگاہ ہو کہ دوری ہے رحمت سے واسطے عاد کی کہ قوم ہود ہے

قوله ویا قوم استغفروا ربکم بعض حجاب معتبر سے روایت ہے کہ حسن بن علی علیہما السلام سے عرض کی کسی نے کہ میں مال بہت سا رکھتا ہوں اور فرزند نہیں ہے کوئی چیز تعلیم فرمایئے کہ اوسکی برکت سے مجھکو فرزند عطا کرے فرمایا کہ استغفار رب کا کرو وہ مرد ہمیشہ استغفار کرتا تھا یہانتک کہ ہر روز سات سو بار استغفار کرتا تھا حق تعالی نے اوسکو دس بیٹے عطا کئے یہ خبر معاویہ کو پہنچی کہا کہ تو نے اوس سے استفسار کیا کہ یہ کس وجہ کہا ہے اوس شخص نے اونحضرت سے پوچھا کہ منشا اسکا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے نہیں سنا کہ حق تعالی نے قصہ ہود میں فرمایا ہے ویزدکم قوة الی قوتکم اور قصہ نوح میں ویمددکم باموال وبنین قوله ویزدکم الخ یعنی تمکو فرزندان عطا کرے بعد از فرزندان سابق کی یا مال عطا کرے بعد از مال کے حاصل ہے کہ زیادتی قوت کی اس طرح کی

قوله علی صراط مستقیم مراد اس سے یہ ہے کہ پروردگار میرا ساتھ غالب ہونے کی اور قادر ہونے کی طریقہ عدل اور راستی محفوظ رکھتا ہے اور اصلا ظلم اور جور اپنے بندوں پر نہیں کرتا چنانچہ محمد بن مسعود عیاشی سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد قول حق تعالی إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ سے یہ ہے کہ حق تعالی اوپر حق کے ہے اور جزا دینے کی نیک وبد کی اور عذاب کی مدد اور بخشتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے قوله من عذاب غلیظ مراد عذاب غلیظ سے

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا

إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۞ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا

مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا

لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۞ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن

كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي

مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۞ وَيَا قَوْمِ

هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا

بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ۞ فَعَقَرُوهَا

فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

مَكْذُوبٍ ۞ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ

الْعَزِيزُ ۞ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ

جَاثِمِينَ ۞ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ

ع

فوائد: فی دیارهم جاثمین را والمسیر وغیرہ مین لکھا ہی بیچ اوس دن کی وعدی کی ثمود
اپنی قبرین کہود کر منتظر عذاب کی تہی ہر گاہ کہ روز چہارم آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نازل
نہوا اپنی منازل سی باہر آئی اور آپس مین گفتگو کرتی تہی کہ ناگاہ جبرئیل بصورت اصلی
ظاہر ہوی اس حیثیت سی کہ پاہای اونکی اوپر زمین کی اور سر متصل آسمان کی اور پرونکو
اپنی کشادہ کیا مشرق سی مغرب تک کہ پاہای اونکی زرد تہی اور بازو سبز اور
سفید جھلکتی ہوی اور پیشانی منور اور رخسارہ درخشان اور بال سر کی سرخ تہی مثل

دیکھ کر ابھی گھروں میں گئی اور قبروں میں داخل ہوئی جبرئیل نے ایک نعرہ مارا اور کہا

کہ مُوتُوا عَلَیْکُمْ لَعْنَةُ اللہ پس وے سب یکبار مر گئی اور زلزلہ آیا کہ بستیاں اون پر گر پڑیں فقط

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا

اور البتہ تحقیق کہ آئی فرستادگان ہماری فرشتوں سے طرف ابراہیم کی ساتھ بشارت کے کہا انھوں نے کہ سلام اوپر تمہارے

قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ۝ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ

کہا ابراہیم نے کہ سلام ہو اوپر تمہارے پس نہیں دیر کی بیچ کہ لائی گوسالہ بریان پس جب کہ دیکھا ابراہیم نے ہاتھ انکو

لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ

نہیں پہنچتی طرف گوسالہ کی نامعلوم کیا اونھوں نے اور لایا دل میں ڈر اون سے خوف کہا فرشتوں نے کہ نہ خوف کرو

إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا

بدرستیکہ ہمکو بھیجا گیا ہے طرف قوم لوط کی اور زن ابراہیم کھڑی تھی پس وہ ہنسیں پس بشارت دی ہم نے اوسکو

بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۝ قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ

ساتھ اسحاق کی اور بعد اسحاق کے ساتھ یعقوب کی کہا اوس زن نے ای وای عجب

أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ

آیا جنوں گی میں درحالیکہ میں پیر زن ہوں اور یہہ شوہر میرا بڈھا ہی بدرستیکہ یہہ شی عجیب ہے

قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ

کہا فرشتوں نے کہ آیا تعجب کرتی ہی تو حکم خدا سے رحمت خدا کی اور برکت اوسکی اوپر تمہارے ای اہل

الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ

بیت بدرستیکہ خدا قابل شکر اور بزرگ ہے پس جب کہ دور ہوا ابراہیم سے خوف

الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ۝ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ

خوف اور آئی اوسکو بشارت کرنے لگا مجادلہ ہم سے بیچ قوم لوط کی بدرستیکہ ابراہیم بردبار

أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ۝ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ

آہ کرنے والا گناہ سے رجوع کرنے والا ای ابراہیم منہ پھیر اس جدال سے بدرستیکہ آیا فرمان

رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ۝ وَلَمَّا جَاءَتْ

رب تیرے کا اور بدرستیکہ انکو آنے والا ہی عذاب کہ نہ رد کیا جاوے گا اور جبکہ آئی

رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ

فرستادے ہمارے طرف لوط کی برا معلوم ہوا اونکو اور تنگ ہوا سبب انکی سینہ اور کہا لوط نے کہ یہہ روز

عَصِيبٌ ۝ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ

سخت ہی اور آئی نزدیک لوط کی قوم اوسکی درحالیکہ جلدی کرتے ہوئے طرف اوسکی اور آگے اس سے تھی عمل کرتے

السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ

بدی کہا لوط نے کہ ای قوم یہہ دختران میری ہیں وہ پاکیزہ تر ہیں واسطے تمہارے پس خوف کرو خدا سے

وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ۝ قَالُوا

اور شرمندہ مت کرو مجھکو بیچ حق مہمان میری کی آیا نہیں تم سے کوئی مرد نیک کہا اونھوں نے

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝

ہر آئینہ جانتا ہی تو نہیں ہے واسطے ہمارے بیچ دختران تیری کوئی حاجت اور بدرستیکہ تو جانتا ہے اوس چیز کو کہ چاہتے ہیں ہم

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ۝ قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا

کہا لوط نے کہ اگر ہووے مجھکو ساتھ تمہارے قوت اور پناہ لیتا طرف رکن مضبوط کی کہا اونھوں نے ای لوط بدرستیکہ ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

فرستادہ ہیں تیرے رب کی ہرگز نہ پہنچینگے وہ تجھ تک پس لیجا اہل اپنی کو ساتھہ ایک پارہ شب سے

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ط اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ

اور نہ ملتفت ہو تم میں سے کوئی طرف پشت اپنی کی مگر عورت تیری بدرستیکہ پہنچنے والا ہی اسکو [illegible]

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ

بدرستیکہ وعدہ عذاب اونکا صبح کو ہی آیا نہیں ہی صبح نزدیک پس ہرگاہ کہ آیا

اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ

فرمان عذاب ہمارا کر دالا ہمنے سرنگون اور برسایا ہمنے اوپر اونکی سنگ

سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ ع

گل سخت پیہم تہ بتہ اور برابر کی گئی تہی [illegible]

قولہ ولقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشری عدد ملائکہ میں اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں کہ نو
تہی اور بعضی کہتی ہیں کہ بارہ تہی اور بعضی کہتی ہیں کہ آٹھہ تہی اور بعضی کہتی ہیں کہ سات
تہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ تین فرشتی جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کہ بصورت امردانی نزد
ابراہیم کی ساتھہ بشارت تولد ہونی اسمعیل کی ہاجرہ سی چنانچہ مجمع البیان میں لکھا ہی کہ حضرت
ابی جعفر سی مروی ہی کہ یہہ بشارت تولد اسمعیل تہی ہاجرہ سی قولہ بعجل حنیذ جس وقت
کہ فرشتی نزدیک ابراہیم کی آئی بصورت زیبا اور دلکش اور کہا اونہوں نے
کہ یا خلیل اللہ مہمانی کرو گے تو فرمایا کہ آئو اونکو ہمراہ لیا اپنی اور گہر میں لائی اور سارا سی کہا
کہ ایسی خوش رو مہمان اور عزیز تمام عمر میں نہیں دیکہی ہیں اونکی واسطی کہانا طیار کیا چاہیی

چاہیی سارا نی کہا کہ اسوقت کچہہ طعام نہیں ہی اور گوشت بہی موجود نہیں کہ اوسکو پکا
کرین لیکن ایک گوسالہ ہی کہ میں اوسکو پرورش کیا ہی اور دست پا اوسکی کو حنا سی رنگین کیا ہی اور
مہرہ اوسکی گلی میں ڈالا ہی ابراہیم نی اوسکو ذبح کر کی بریان کیا اور نزدیک اونکی لائی
اونہوں نی دست دراز نکیا اوسکی طرف پس داخل ہوا دل ابراہیم میں ایک خوف اسواسطی کہ اوس
زمانہ میں معمول یہہ تہا جو کوئی کہ قصد آزار کسی کا رکہتا تہا تناول طعام اوسکی سی انکار کرتا تہا
اوسوقت فرشتوں نی خوف ابراہیم کو دریافت کیا کہا اونہوں نی کہ نہ ڈر تو ہم بہیجی گئی ہین طرف
واسطی ہلاک کرنی قوم لوط کی بہیجی ہی اور رسم کہانی طعام سی اپنا ہاتہہ روکا پس ابراہیم اوسوقت
بس وہ کہڑی تہی پس ہنسی وہ از روی تعجب کی اور یہہ بیچ کتاب علل الشرایع میں طرف امام
جعفر صادق کی منسوب کی ہین اور تفسیر علی بن ابراہیم میں ہی کہ سارا کو گفتگو ملائکہ سی
اضطراب بہم پہنچا اور حائض ہوئین با وجود اسکی کہ حیض اونکا مدت مدید سی موقوف ہوگیا تہا اور
اسطرح کتاب معانی الاخبار میں حضرت صادق سی روایت ہی ضحکت یعنی حاضت آئی ہی اور فرا
کہا ہی کہ نہیں سنا کسی ثقہ سی کہ اس سی مجاز حیض مراد لیا ہو امام نی اسواسطی کہ حیض کا
مستلزم فرح اور شادمانی کو ہی اسطرح امید فرزند کی لہذا بطریق کنایہ ضحک سی حیض مراد لی ہی
اور وجہ خوف ابراہیم میں اختلاف ہی بعضوں نی کہا ہی کہ قوریہ ہونی کی جہت سی خوف تہا اور
بعضوں نی کہا ہی کہ گمان انکو یہہ ہوا کہ یہہ از قسم بشر نہیں ہیں و از امر عظیم کی واسطی آئی
ہیں اور بعضوں نی کہا ہی کہ خوف انکو اسواسطی ہوا کہ وہ سمجہی تہی کہ واسطی عذاب قوم کی
آئی ہیں اور یہہ وجہ اقرب بصواب ہی اسواسطی کہ لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط
دال اس پر ہی اور یہی خوف کرنا بی کا عذاب اور قہر الہی سی البتہ ممکن ہی اور اور کسی سی خوف

کرنا شایان نبی نہیں ہی قولہٖ وَأَنَا عَجُوزٌ منقول ہی کہ سارا کا اوتہانوی یا ننانوی برس کا
تہا اور سن ابراہیم کا ننانوی برس کا یا سو برس کا تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک سو بیس برس کی
تہی اور سن انتالیس برس میں کبہی انکی واسطی فرزند نہوا تہا قولہ تعالی أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
مجمع البیان میں لکہا ہی کہ محسوب کرنا سارا کا اہل بیت ابراہیم سی دلالت نہیں کرتا کہ زوجہ بہی
اہل بیت ہی ولیکن یہی اسواسطی ہی کہ سارا دختر عم ابراہیم یا دختر خالہ تہیں لہذا حق تعالی نی
اونکو اہل بیت ابراہیم سی شمار کیا اور کتاب علل الشرایع میں حضرت امام محمد باقر سی روایت
ہی کہ لوط فرزند خالہ ابراہیم کی تہی اور سارا زوجہ ابراہیم ہمشیرہ لوط تہین بنا برین سارا دختر
ابراہیم ہوتی ہین دختر عم اور وجہ محسوب کی لی سارا کی اہل بیت سی کہ صاحب مجمع البیان
نی ذکر کیا ہی بظاہر واسطی دفع توہم اہل خلاف کی کہ مبادا عائشہ کو محسوب اہل بیت کی کرین چنانچہ
کہ دفع دخل اس توہم کا ہی لیکن یہ احتمال وی نہین کر سکتی میں اس جہت کی کہ بروایت مشکات او
جامع الاصول سی معلوم ہوتا ہی ہرگاہ کہ آیت مباہلہ نازل ہوئی رسول خدا نی علی و فاطمہ
او حسنین کو طلب کیا اور کہا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي بار الہا یہہ میں اہل بیت میری او
قطع نظر اسکی ہرگاہ کہ بسبب نا اہلی کی حق تعالی نی پسر نوح کو اہل بیت ہونی سی خارج کیا ہو چنانچہ
قول یا نوح انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح [illegible] سی ظاہر ہی اور زنا [illegible] ام المومنین
عائشہ کی وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا سی ثابت ہی اور کیا خبر فتیح تر اس سی
ہو گی کہ پیغمبر خدا نی حکم باخفای سر کیا ہو اور اوسکو ظاہر کر دیا ہو عائشہ و حفصہ نی چنانچہ
و نصیر ثابت ہوا ہی کہ افشاء راز انہی دونوں سی ہوا ہی اور کمال محل تعجب ہی کہ باوجود نازل
اس آیت يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ

ضعفین اسطرحسی وسی افشاء راز ہوئی ہو قولہ تعالی يُجَادِلُنَا کتاب کافی میں بیان مجادلہ
حضرت ابو جعفر الباقر علیہ السلام سی اسطرحسی روایت کیا ہی کہ ابراہیم نی فرشتوں سی سوال کیا
کہ تم کس واسطی آئی ہو کہا اونہوں نی کہ واسطی ہلاک کرنی قوم لوط کی بعد اسکی ابراہیم نی کہا کہ اگر
درمیان قوم لوط کی سو مومن ہوں تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہیں بعد اسکی کہا کہ اگر
درمیان انکی پچاس مومن ہوں تم ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہیں بعد اسکی حضرت ابراہیم نی کہا
درمیان انکی تیس مومن ہون تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہیں بعد اسکی کہا کہ اگر بیس مومن ہوں
تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہیں بعد اسکی کہا کہ اگر پانچ ہوں تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل
نی کہا کہ نہیں بعد اسکی کہا کہ اگر ایک مومن ہو جبرئیل نی کہا نہیں بعد اسکی ابراہیم نی کہا کہ لوط درمیان
اوس قوم کی ہین فرشتوں نی کہا کہ ہم دانا تر ہیں ساتہ اون لوگوں کی کہ درمیان اوس قوم کی
ہیں لیجا او اہل اوسکی کو نجات دیں گی ہم مگر زن اوسکی کو اور مجمع البیان میں لکہا ہی ہرگاہ کہ ابراہیم
کا کمال مستغفی تہا اسواسطی سوال کو جدال نام رکہا او مجادلہ ابراہیم کا اس جہت سی تہا کہ
ابراہیم بہت بردبار تہی او تعجیل انتقام بدکار دشمن نہیں کرتی تہی او بہت دعا کرنی والی تہی او
اصول کافی میں ابی جعفر سی منقول ہی کہ معنی اواہ کی دعا کی ہیں ای کثیر الدعا اور محمد ابن
مسعود عیاشی نی بہی حضرت صادق سی معنی اواہ کی دعا کی نقل کئی ہیں اور کتاب معانی الاخبار
میں باسناد خود ابی اسحاق خزاعی سی نقل کیا ہی اور اون نی اپنی باپ سی روایت کی ہی
ہی ایک روز ہمراہ حضرت صادق کی واسطی عیادت ایک ایمان والی دوستان حضرت سی
گیا ایک شخص کو دیکہا میں نی کہ بہت آہ کرتا ہی کہا میں نی کہ ای اور میری پروردگار سی کہ
پناہ ساتہہ تیری اوسکی لیجا کہتی آہ سی کلمہ فاتح نہیں ہی حضرت صادق نی فرمایا ہرسنکہ کلاہ ایک

ہی اسامی الٰہی سی ہر رگ مین اسما اوسکے جو شخص کہ آہ کری نام خدا کو اون نی در استغاثہ
بساتہہ اوسکی کیا بنا برین حدیث شریف کی محتمل ہی کہ مراد آواہ سی اسی آیہ کریمہ مین بہت گذر چکی
ہوں اسم الٰہی کی قولہ تعالیٰ ضاق بہم ذرعا اور تنگی سینہ اونکی کی بجہت مہمانداری نہ تہی بلکہ بسبب
سی تہی کہ یہہ مہمان باہر و ماہی خوش اور صورتہای اول کش آئی تہی اور بدی قوم اپنی سی اندیشناک تہی
اور قوم اونکی نی شرط کی تہی کہ کسی غریب کی مہمانی کیجیو منقول ہی کہ حق تعالیٰ نی ملائکہ سی فرمایا
جبتک کہ لوط چار مرتبہ بدی قوم اپنی کی گواہی نی اونکو ہلاک مکر بعد اسکی لوط نی انکو کہا کہ کو خبر
نہین پہنچی ہی کی افعال اس شہر کی بہت بد مین کہا اونہون نی کہ انکی فعال کیا مین لوط نی از روی
شرم کی تصریح افعال انکی نکی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ قوم بدترین اہل عالم کی ہی جبرئیل نی
میکائیل سی اشارہ کیا کہ اب ایک گواہی ہمکو پہنچی بعد اسکی لوط ہمراہ اونکی متوجہ شہر ہوی سرکالہ
دروازہ شہر پر پہنچی سخن اول کہا اور جسوقت کہ شہر مین داخل ہوی پہر وہی سخن فرمایا اور اسطرحسی
جسوقت کہر مین پہنچی پہر فرمایا کہ چار گواہیان حاصل ہوئین بعضون نی کہ مہمان لوط کو دیکہا خبر
اور ونکو پہنچائی اور بعضی کہتی مین کہ لوط ہمراہ انکو ایسی وقت لائی کہ کسی نی انکو نہ دیکہا سوی
زن لوط کی کہ انکو دیکہا اور بالائی بام آئی اور آگاہ کیا کہ سرای لوط مین مہمان آئی ہین کہ کسی نی انکو مثل
جمال انکی کی نہین دیکہا اور کتاب علل الشرایع مین لکہا ہی کہ ایک شخص نی حضرت صادق
سی سوال کیا کہ قوم لوط آنی مہمانون سی کسطرحسی مطلع ہوی حضرت نی فرمایا کہ زن لوط
اوسوقت باہر آئی اور صفیر بجاتی تہی اور صفیر اوسکی سی قوم لوط آگاہ ہوی اور خانہ لوط
مین آئی اور اسی واسطی بجانا صفیر کا مکروہ ہی اور علی ابن ابراہیم نی لکہا ہی کہ علامت
آنی مہمانونکی خانہ لوط مین یہہ تہی کہ اگر شبکو مہمان آتی تہی تب بام آتش روشن کرتی تہی زن

زن اونکی اور اگر دنکو آتی تہی تو پشت بام پر دہوان کرتی تہی اور ہر گاہ کہ جبرئیل ہمراہ ملائکہ کی
خانہ لوط مین آئی تہی زن اونکی نی پشت بام آتش روشن کی تو قوم اونکی واقف ہوئی اور ہر طرف سی ہجوم کر کی
لوط ہوی اور مہمانکو طلب کیا کہا لوط نی کہ ای قوم یہہ دختران میری مین کہ وہ بہتر مین واسطی
تمہاری کہ نکاح مین لاؤ انکو اور اس حکم تزویج کی دو احتمال مین ایک یہہ ہی کہ حکم تزویج کا کافر
ہو یا یہہ شریعت اونکی مین تزویج ساتہہ کفار کی جائز ہو چنانچہ اول اسلام مین جناب نبی نی
دختر اپنی کو ابو العاص سی کہ کافر تہا نکاح کیا اور بعد اوسکی یہہ حکم منسوخ ہوا اور بعضی کہتی مین
کہ مراد بنات سی دختران امت مین چنانچہ علی ابن ابراہیم نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی اور وجہ کہتی کی
یہہ ہی کہ انبیا بمنزلہ پدران اونکی کی مین شفقت اور حرمت مین کتاب تہذیب الاحکام مین مروی
ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام رضا علیہ السلام سی سوال کیا در وطی زن دبر سی حضرت نی فرمایا
حلال کیا ہی اس وطی کو ایک آیہ نی کتاب اللہ کی کہ وہ قول لوط کا ہی کہ ھٰؤلاء بناتی ھن
اطہر لکم اسواسطی کہ لوط جانتی تہی کہ خواہش انہین کہتی مین بسبب وجود اسکی ترغیب انکو فرمایا
ساتہہ نکاح بنات کی دلالت کرتی ہی کہ وطی در زن حلال ہی فائدہ اس آیہ سی دو امر مستفاد ہوتی
مین ایک یہہ ہی کہ بر تقدیر تسلیم تزویج علی ابن ابیطالب ام کلثوم ساتہہ خلیفہ ثانی کی اس امر
خلیفہ ثانی نہین ہی اور دوسرے یہہ ہی کہ ہم بستر ہوئی سی کچہہ خوبی نہین کہتا ہی باوجود نفاق
کی چنانچہ بیبیون نی زن لوط و نوح سی ہی علی ہذا القیاس حال عایشہ کا او جسطرحسی کہ زن لوط نی
افشای سر مہمانان لوط کیا اسیطرحسی عایشہ نی بہی افشای راز جناب کی کیا قولہ تعالیٰ او آوی الی رکن شدید
کتاب اکمال الدین و اتمام النعمت مین لکہا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہنا لوط
کا لو ان لی بکم قوۃ آرزو کرنا ہی قوت قایم آل محمد کا اور رکن شدید سی کی دلیا ہی اصحاب

اوس حضرت کا اسواسطی کہ قوت ایک کی دشمنوں سی بی ابر قوت چالیس مرد کی ہی اور دل ایک ایسا
سی سخت تر ہی آہن سی اگر کوہوں سی آہن پر گذرے اوسکو پارہ کرے اور شمشیر ہی کو غلاف میں کر لی
مین جب تک کہ رضای الہی ثابت ہو اور رد یہ میں سی ہر شخص میں چنانچہ علی بن ابراہیم نی جناب صادق
سی روایت کی ہی کہ قوت سی قائم مراد ہین اور رکن شدید سی تین سو تیرہ اصحاب ہین اور حاصل
معنی آیہ کریمہ کی یہ ہین کہ کاش کہ میری واسطی قوت قائم آل محمد ہوتی یا یہ کہ پناہ لیجاتا میں ساتہ
اصحاب قوی اوس حضرت کی تا دفع انکو کرتا اور کتاب کافی میں حضرت امام محمد باقر سی روایت ہی کہ آنحضرت
نی فرمایا کہ رحمت کری حق تعالی لوط کو اگر وہ جانتی کہ گہر میں انکی کون ہیں البتہ جانتی کہ انصار انکی
واسطی تہی اور قوم کو قوت داخل گہر کی نہی سواسطی کہ کون سا رکن سخت تر جبرئیل سی ممکن تہا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ جبرئیل نی ہر گاہ کہ لوط سی اس قول کو سنا کہا کاش کہ تیرا رکن شدید ہی کچہہ غم مت کر ویل
ہی کہ لوط نی در خانہ اپنی کو بند کیا تہا اور پیس سی جدال کرتی تہی قوم انکی نی دیوار کو منہدم کرکی
ارادہ کیا کہ گہر میں داخل ہوں لوط اوسوقت نہایت مضطرب ہوئی اور اندرون تاکی ہوئی ملائکہ
نی ہر گاہ کہ اضطراب انکا دیکہا کہا اونہوں نی کہ ای لوط ہم فرستادگان خدا ہین ہرگز نہ پہنچیگا
کچھ ضرر کو طرف تیری یہ لوگ سکی وی قوم گہر میں داخل ہوئی اور قصد فرشتوں کا کیا اونہوں نی
جبرئیل آگی بڑہی اور پر اپنی انکی منہ پر مارے سب کور ہو گئی در خانہ لوط سی باہر دوڑتی اور
کہتی تہی کہ ڈرو مہمان لوط جادوگر ہیں اور ہمکو بیحکم کور کیا بعد اسکی جبرئیل نی کہا کہ اپنی لوط
لیجا اہل اپنی کو تاریکی شب میں اور تفسیر عیاشی میں حضرت صادق سی مروی ہی کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام اس آیہ کو بقطع من اللیل مظلما پڑہا ہی اور جبرئیل نی کہا
کہ نہ متوجہ ہو کوئی تم میں سی طرف پشت اپنی کی مگر زن تیری چنانچہ بد ہوئی وسکی منقول ہی کہ زن لوط

لوط کی طرف پشت اپنی کی دیکہا اور شدت عذاب قوم اپنی کو مشاہدہ کیا اور رونی لگی اور کہا
واقوماہ فی الحال ایک سنگ آسمان سی سر اوسکی لگا اور سر اوسکا پریشان کیا اور اس
تفسیر کی لازم آتا ہی کہ لوط نی زن اپنی کو ہمراہ لیا تہا برابر اسکی بعضی کہتی ہیں کہ لوط نی
اپنی زن کو ہمراہ نہ لیا تہا بنا بر اسکی معنی لا یلتفت کی لا یتخلف کے ہین یعنی چاہیے کہ
تخلف نکری تم میں سی کوئی مگر زن تیری کہ وہ تخلف کریگی اور شہر میں رہجائیگی اور اسواسطی
بعضوں نی کہا ہی کہ الا امراتک استثنا فاسر باہلک سی ہی یعنی کہ لیجا لوگوں اپنی کو
مگر زن کو اوسکو شہر میں چہوڑ جا اور موید اس توجیہ کی قرات عبد اللہ بن مسعود کی ہی یا قرات
ابی کی ہی انہوں نی اس آیہ کو اسطرح سی پڑہا ہی فاسر باہلک بقطع من اللیل الا
امراتک اور صاحب مجمع البیان نی لکہا کہ انکی قرات میں ولا یلتفت منکم احد
نہیں ہی اور دوسری معنی صاحب مجمع البیان نی اور بہی لکہی ہیں ایک یہہ ہی کہ نہ ملتفت ہوگا
تم میں سی طرف مال اپنی کی اور دوسری معنی یہہ ہین کہ نہ ملتفت ہو کوئی تم میں سی جسوقت کہ
سنی اضطراب اور رونی دشمن قوم کو اور گرنی اور مرنی انکی کو تحقیق کہ ان موعدہم
الصبح منقول ہی کہ ہر گاہ لوط نی جبرئیل سی عجلت واسطی عذاب کیا جبرئیل نی انکی جواب میں کہا کہ
وعدہ عذاب انکا صبح کو ہی اور ہمکو تخلف اوسکا ممکن نہیں ہی کیا صبح نزدیک نہیں ہی کتاب
کلینی میں حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ لوط نی فرشتوں کو کہا میری سی کچہہ جلدی کے کہا فرشتوں نی
کہ وہ حاجت کیا ہی لوط نی کہا وہ حاجت میری یہہ ہی کہ اس ساعت میں قوم پر ہمکو عذاب کرو
کیسواسطی کہ ڈرتا ہوں میں کہ جانب پروردگار سی حق انکی میں کوئی امر تازہ واقع ہو البتہ انکی
فرشتوں نی کہا کہ وعدہ عذاب صبح ہے اور طلوع صبح نزدیک ہی آ در فانی صیاد تعالی کہا

ہی کہ کل مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ... فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ ... أَلَيْسَ الصُّبْحُ

بِقَرِيبٍ کو کہا ہی کہ جواب سوال لوط ہی کذا فی بعض التفاسیر جَعَلْنَا عَالِيَهَا

سَافِلَهَا یعنی جس وقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب قوم لوط کی کہا ہمنی جبرئیل کو کہ اپنی پر کو

نیچے شہر کی [illegible] اس شہر کو بلند کر چنانچہ بموجب فرمودہ الٰہی اس قدر اوس شہر کو بلند کیا

کہ اہل آسمان آواز مرغ اور کتوں کی سنتے تہی بعد اسکی حکم کیا ہمنی کہ اوس شہر کو

سرنگون کرو اور برسایا ہمنی اوپر اوسکی ایک سنگ گل تہ بتہ سی

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ

اور بھیجا طرف اہل مدین کے بہائی اونکی شعیب کو کہا شعیب نے کہ اے قوم میرے عبادت کرو تم خدا کی نہیں ہی واسطے تمہارے

إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ

کوئی خدا سوا خدای برحق کی اور نہ کم کرو تم پیمانہ کو اور ترازو کو تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو ساتھ فراخی کے اور تحقیق میں ڈرتا ہوں

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ

اوپر تمہارے عذاب سے اوس دن کا کہ احاطہ کرنیوالا ہوگا اور اے قوم میرے تمام کرو تم پیمانہ کو اور ترازو کو

بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

ساتھ عدل کی اور نہ کم کرو تم لوگوں کی حق اونکی کو اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے

مُفْسِدِينَ ۝ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

در حالیکہ تباہ کرنیوالے ہوویں تم کہ بقیہ خدا کا بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے

وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ

اور نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان کہا اونہوں نے کہ اے شعیب آیا نماز تیری امر کرتی ہی تجکو

تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا

امر کرتی ہی تجکو یہ کہ ترک کریں ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتے تہی پدران ہمارے یا اوسکو یہ کہ ترک کریں بیچ اموال اپنی کی

مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ

اوس چیز کو کہ چاہتی ہیں ہم تحقیق کہ تو البتہ تو بردبار ہی رشید ہی کہا شعیب نے اے قوم میری خبر دو تم

إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا

کہ اگر ہوں میں اوپر حجت کی جانب رب اپنی سی اور روزی دی ہی مجکو [illegible] روزی نیک اور نہیں

أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ

چاہتا میں یہ کہ مخالفت کروں تمہاری اور [illegible] اوس چیز کو کہ منع کرتا ہوں تم [illegible] نہیں چاہتا ہوں میں مگر اصلاح کو

مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ

جس قدر کہ ہو سکی مجسی اور نہیں ہی توفیق میری مگر ساتھ خدا کی توکل کرتا ہوں میں اور طرف اوسکی

أُنِيبُ ۝ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ

باز گشت کرتا ہوں اور اے قوم میرے [illegible] کرے تمکو دشمنی میری کا یہ کہ پہنچی تمکو مثل اوس چیز کی جو پہنچی

قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ۝

قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح کو اور نہیں ہی قوم لوط تم سی دور

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ۝ قَالُوا

اور طلب آمرزش کرو تم رب اپنے سی بعد اسکی رجوع کرو تم طرف اوسکی تحقیق کہ رب میرا مہربان ہی لطف کرنیوالا کہا اونہوں نے

يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا

کہ اے شعیب نہیں سمجھتی ہیں ہم اکثر اوس چیز سے کہ کہتا ہی تو اور تحقیق کہ ہم البتہ دیکھتی ہیں تجکو بیچ اپنی

وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ○ قَالَ يَا قَوْمِ
اور اگر نہ ہوتی قوم تیری تو البتہ سنگسار کرتے ہم تجھکو اور نہیں ہے تو اوپر ہمارے غالب کہا شعیب نے ای قوم میری
أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي
کیا قوم میری [illegible] اور ہمارے اوپر تمہارے اللہ سے اور لیا تم نے اوسکو پس پشت اپنی مثل بھولے ہوئے [illegible] تحقیق پروردگار میرا
بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ
ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتے ہو احاطہ کرنے والا ہے اور ای قوم میری عمل کرو تم اوپر مکان اپنے کی تحقیق میں بھی عمل کرنے والا ہوں
سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ
قریب ہے کہ جانو گے تم جس شخص کو کہ آویگا عذاب ایسا کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے
وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ○ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا
اور انتظار کرو تم تحقیق میں ساتھ تمہارے انتظار کرنے والا ہوں اور جس وقت کہ آیا حکم عذاب ہمارا نجات دی ہم نے شعیب کو
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
اور اون لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے ساتھ بخشائش کے ہم سے اور لیا اون لوگوں کو کہ ظلم کیا اونہوں نے آواز سخت نے
فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا
پس ہوئے وہ بیچ گھروں اپنی کی ہلاک ہونے والے گویا کہ نہ تھے وہ بیچ اوسکے
أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ○
آگاہ ہو کہ دوری ہے واسطے اولاد مدین کے جس طرح کہ دور ہوئی قوم ثمود
قولہ وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا منقول ہے کہ مدین اسم قبیلہ کا ہے باپ اون کا اور شہر کا
کہ جس میں وہ سکونت رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مدین ابن ابراہیم نے بنائی اوس شہر کی بنا اور علما

ابراہیم نے کہا ہے کہ [illegible] بیچ راہ شام کے اور شعیب نے بستی اوس قوم کی تھی قولہ عَذَابَ
يَوْمٍ مُحِيطٍ مراد اوس سے عذاب روز قیامت ہے ہرگاہ کہ وہ روز مشتمل ہے سب عذاب پر کہ کوئی
کفار اوس سے نجات نہیں پاسکتا ہے اوس روز کو احاطہ سے موصوف کیا [illegible] قولہ
بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ اس کے احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ بعد تمام کرنا [illegible] کہ جو کچھ باقی رکھی
حق تعالی نے واسطے تمہارے حلال سے بہتر ہے کم کرنے کیل اور وزن سے یہ معنی ابن عباس سے منقول ہیں
اور ابن جبیر نے کہا ہے بقیہ باقیہ حق تعالی بہتر ہے اوس نفع سے کہ تنقیص کیل سے حاصل ہوتا ہے
حسن اور مجاہد نے کہا ہے کہ مراد باقیہ طاعت خدا بہتر ہے واسطے تمہارے اوس سے کہ ثواب
باقی ہے اور دنیا فانی ہے اور مولانا طبرسی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ موید اسکا قول حق تعالی ہے
الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا اور ثوری نے کہا
ہے بقیۃ اللہ سے مراد رزق اللہ ہے اور کتاب کمال الدین میں حضرت امام محمد باقر سے مروی ہے کہ
کہ قائم آل محمد خروج کریں گے اور پشت مبارک بیچ خانہ کعبہ کے متصل رکن کے اور تین سو تیرہ شخص
رکاب حضرت میں حاضر ہونگے پس حضرت کہیں گے أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ وَحُجَّتُهُ وَخَلِيفَتُهُ
عَلَيْكُمْ اور بعد اسکے کوئی شخص حضرت پر سلام نکریگا مگر یہ کہ کہیگا السلام علیک یا بقیۃ اللہ فی ارضہ
قولہ أَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ اس آیت کی دو معنی ہیں ایک یہ کہ کنایہ ہے کہ ہر آئینہ تو سفیہ جاہل ہے
اور دوسرا [illegible] یہ کہ ہرگاہ وہ قوم جانتی تھی کہ حضرت موصوف ہیں ساتھ صفت حلم اور رشد کے
[illegible] اسطرح کی باتیں زبان پر لاویں اور جواب شرط کا یہ ہے پس آیا ممکن ہے مجھ سے
یا باوجود ان نعمتوں کے خیانت وحی کی کروں اور خلاف فرمودہ الہی کا لاؤں اور
محذوف ہے قولہ ضَعِيفًا جبائی نے کہا ہے کہ مراد ضعیف سے ضعیف البدن ہے اور سفیان نے

کہا ہی کہ ضعیف اپنی مراد ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اعمی مراد ہی چنانچہ بعضی نابینا
ہی معلوم ہوتا ہی کہ بلغت اہل حمیر ضعیف بمعنی اعمی کی ہی اور مراد اس سی یہ ہی کہ تم کو
بایں عیب مبتلا ہی کچہہ ہمارا ضرر نہین کر سکتا ہی اور بنا بر اس اعمی ہونی کی اور ضعیف ہم
ہونیکے قید فینا کا بوجہ ہوتا ہی سو ٹہیک ہی کہ دونو صفت بیان کی اونکی اور عزادکی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ ○ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اور البتہ تحقیق کہ بہیجا ہمنی موسی کو ساتھہ معجزات اپنی کی اور حجت روشن کے طرف قوم فرعون کے

وَمَلَائِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ○ يَقْدُمُ

اور سردارن اوسکی کی پس پیروی کی انہون نی حکم فرعون کی اور نہ تہا حکم فرعون کا نیک آگی ہوگا فرعون

قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ

قوم اپنی کی روز قیامت پس وارد کیا اونکو فرعون نی آتش دوزخ میں اور برا مکان ہی

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ○

اور پیچہی کی گئی وہ لوگ بیچ اس دنیا کی لعنت کو اور بیچ روز قیامت کے برا عطا ہی کہ دی گئی ہین اونکو

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ○

یہ اخبار دیہات کی کہ ہلاک کی گئی ہین کہ بیان کرتے ہین ہم اوپر تیری بعضی ان دیہات سی باقی ہین اور بعضی معدوم

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ

اور نہین ظلم کیا ہمنی اونکو اور لیکن ظلم کیا انہون نی اوپر نفس اپنی کی پس نفع نہ پہنچایا اونکو

اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ

خدایان اونکی نی جنکو پکارتے تہی سوای خدا کی کسی طرح سی جبکہ آیا حکم رب تیرے کا

رَبِّكَ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ○ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ

رب تیری کا اور نہ زیادہ کیا واسطی اونکی سوای ہلاکت کی ○ اور اسیطرح ہی پکڑنا رب تیرے کا جس وقت

اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پکڑا اہل دیہات کو حال اونکا یہ کہ اہل اوسکی ظالم تہی پکڑنا اوسکا دردناک سخت ہی ○ بیشک بیچ اسکی

لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ

ہر آئینہ عبرت ہی واسطی اوس شخص کے کہ ڈرا عذاب آخرت سے یہ روز قیامت وہ دن ہی کہ جمع کیئی جاوینگی واسطی اوسکی لوگ

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ○ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ○

اور یہہ روز قیامت دن ہی کہ حاضر کیئی جاوینگی بیچ اوسکی اہل آسمان و زمین اور نہین دیر کرتی ہم اوسکو مگر واسطی مدت گنی ہوئی کی

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ○

جسدن کہ آویگا نہ کلام کریگا کوئی شخص مگر ساتھہ حکم اوسکی کی پس بعضی اونمین بدبخت ہین اور بعضے نیک بخت

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ○

پس لیکن وہ لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ کی ہین واسطی اونکی بیچ آتش کے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ

کہ ہمیشہ رہینگی بیچ اوسکی جب تک کہ رہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے رب تیرا

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ○ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ

بیشک رب تیرا کرنیوالا ہی جس چیز کو کہ چاہتا ہی ○ اور لیکن وہ لوگ کہ نیک بخت ہوئے پس بیچ جنت کی ہین

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ

کہ ہمیشہ رہینگی بیچ اوسکی جب تک کہ رہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے رب تیرا

عطاءً غیر مجذوذ ○ فلا تک فی مریة مما یعبد هؤلاء

بخشش بغیر منقطع — پس نہ ہو تو بیچ شک کی اوس چیز سی کہ عبادت کرتی ہین یہ مشرک

ما یعبدون الا کما یعبد آباؤهم من قبل وانا لموفوهم نصیبهم

نہین عبادت کرتی ہین مگر جس طرح سی کہ عبادت کی پدران اونکی نی آگی سی اور بیشک ہم پورا دینی والی ہین انکو حصہ انکا [illegible]

غیر منقوص ○

بدون کمی کی

قوله لا تکلم نفس تقدیر اسکی لا تتکلم ہی بظاہر اس آیہ مین اور آیہ هذا یوم لا ینطقون ولا
یؤذن لهم فیعتذرون اور اس آیہ مین کہ فیومئذ لا یسئل عن ذنبه انس
ولا جان باوجودیکہ حق تعالی کی وقفوهم انهم مسئولون تناقض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا
یہہ ہی کہ بعضی مقام روز قیامت مین ایسی ہونگی کہ جن مین اجازت کلام کی ہوگی اور بعضی مین
اون [illegible] مین واسطی گفتگو کی حصر کی ور منع کی گئی ہین عذر ہای باطلہ سی اور بعضون نے یہہ کہا ہی کہ
نطق اور گویائی نہین ہوتی واسطی دلیل کی اور تکلم ہوگی واردہ ہونی آگی کی اور جواب فیومئذ لا یسئل
کا یہہ ہی کہ نہ سوال کیا جاویگا کوئی گناہو نسی واسطی پہچاننی کی اسواسطی کہ حق تعالی سب کی گناہون کا جاننے والا
اور معنی وقفوهم الآیہ کی یہہ ہین کہ وہ سوال کئی جاوین کی بسوال توبیخ اور تخویف خبر
وارد ہی روز قیامت مین ہر گاہ کہ خلائق واسطی حساب کی ٹہرائی جاوی گی اور جمیع انبیا اور صدیق اور
شہدا حاضر ہونگی اور ملائکہ صف باندہی ہوئی جانب بالعرش کی ندا ہووینگی کی کون ہی کہ دیری جاتی
ہر ایک جس طرح سی چاہی کی ہو کوئی جواب دیگا پھر ندا ہوویگی کی اور بیشک خاص وہ ملائکہ کہ جنہون کی تمام عمر
ابتدای خلق عالم سی انتہائک یکساعت بھی غافل نہین ہوئی ہین زبان عجز عرض کرین کے سبحانك

سبحانك ما عبدناك حق عبادتك اور یہہ ملائکہ وہ ملائکہ ہی کہ تمام عمر
رکوع مین ہین یا سجود مین یا تسبیح مین ہی ہین اور تحقیق نقل کی گئی ہی منقول ہی کی علامات سعادت کی پانچ ہین
نرمی دل اور بسیار ہی گریہ اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل در حیا اور نشانی شقاوت پانچ چیز ہی
سختی دل و خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل و بیحیائی قوله ما دامت السموات والارض
اس آسمان و زمین برزخ ہی کہ قبر ہی قبل از قیام قیامت کبرا کی اہل شرک و نفاق اوس آتش مین جلین گے
اور معنی اس کی یہہ ہین جب تک آسمان و زمین برزخ باقی ہین اوس آتش مین ہین کی مگر جس وقت
کہ حق تعالی چاہیگا کہ انکو عذاب برزخ سی معذب کری اوس وقت مین انکو قبر سی نکال کر دوزخ مین لیجائیگا اور
علما نی اختلاف کیا ہی تاویل اس آیہ کی بسبب ساکتہ ہی در اشکال اسمین وجہ یہہ ہی کہ ایک ربط تجدید خلود کی
ساتھ مدت دوام آسمان و زمین کی اور دوسرا ربط استثنا کی الا ما شاء ربك سی مفہوم
ہوتا ہی سو واسطی کہ استثنا ظاہر مین خلود سی منافات رکھتا ہی اور تاویل جداول سی بطرح سی علمانی کی ہی
کہ مراد اس سی آسمان و زمین جنت و نار ہی کہ لا و نکی واسطی فنا نہین ہی اور بعضون نی کہا ہی
کہ تقدیر اسکی یون تہی ما دامت السموات والارض مبدلتین اور [illegible] ہوتی کہا ہی
کہ بنا بر اسکی خلود دلیل ہی بعضی عبارات عرب مین جیسا کہ کہتی ہین لا افعل ذلك ما اختلف الليل
والنهار وما دامت السماء والارض اور تاویل ثانی اشکال کی یہہ ہی کہ یہہ استثنا واسطی
زیادتی عذاب اہل نار کی اور زیادتی ہی واسطی نعمت اہل جنت کی اور تقدیر اس آیہ کی بطرح سی ہی
الا ما شاء ربك من الزيادة على هذا المقدار اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ استثنا ہی وہ موقفین کی
محشر مین واسطی حساب کی کہڑی کی جاوین کی اسواسطی کہ وہ موقفین وہ بیچ جنت کی و نار کی اور بعضون نی
کہا ہی کہ یہہ استثنا ہی فیها زفیر و شهیق سی اور بنا بر اسکی تقدیر اس آیہ مین یہہ ہی الا ما

شاء ربك من اجناس العذاب الخارجة عن هذا التصريح اور ازين قبيل
اور اقوال نقل کئی ہیں کہ خالی از تکلف نہیں ہیں اور علی بن ابراہیم کی تفسیر میں آیہ میں یطرح کیا
کہا ہی کہ یہہ دنیا و برزخ میں عذاب قبر کی اور ثواب و عقاب ہیں کی اور اگر حمل نار بنار قیامت کریں
تو کا بکا اخراج ذکر یہی کہ مفاد استثنا کا ہی غیر متصور لہذا علمائی توجیہ اسکی میں کلمات چند
بیان کئی ہیں کہ خالی تکلف سی نہیں ہی اور بعضی معاصرین اہل حدیث کثرہم اللہ تعالی نے کہا ہی کہ
مراد اس سی نار رجعت دنیا ہی کہ برزخ قبر میں قبل از قیام قیامت کا ومعذب ہونگی اور متنعم ہونگی
اسواسطی کہ قیامت میں آسمان و زمین نہیں اور اسکی شاہد حسی حق تعالی نی فرمایا ہی النار یعرضون
علیها غدوا وعشیا اور حدیث میں وارد ہوا ہی کہ مراد اس نار سی نار برزخ ہی اسواسطی کہ جنات
میں غدو اور عشی نا معقول اور تفسیر عیاشی میں حضرت صادق علیہ السلام سی وہی یعنی مراد
نار سی اس آیہ میں وہ سی شیاطین ہیں جو عدوی آل محمد سی اور مراد جنت سے اتصاف بولایت آل
محمد ہی پس اسکی معنی اس آیہ کی یہہ ہیں کہ اہل شقاوت دوستی عدوی آل محمد میں ہیں اور ہمیشہ وہ لوگ
ہمیشہ متصف رہیں گی مگر یہہ کہ حق تعالی اولی فرقہ سی چاہی بسعادت ولایت اہل بیت متصف ہوں
اور ثانیہ سی چاہی بشقاوت عداوت آل محمد متصف ہوں نعوذ باللہ من هذا انتہی کلامہ اور بہرکیف
یہہ آیہ جملہ متشابہات سی ہی لہذا معنی اسکی مطابق اخبار کی کہنا مناسب ہے قوله

فلا تك في مرية

بعضون نی کہا ہی خطاب فلا تک کا اگرچہ بحسب ظاہر طرف پیغمبر کی ہی لیکن مراد امت آنحضرت کی ہی
ولقد آتينا موسى الكتاب فاختلف فيه ولولا كلمة سبقت
اور تحقیق ہم نی دی موسی کو کتاب پس اختلاف کیا گیا بیچ اوسکے اور اگر نہوتا قول مہلت دینی کا کہ آگے ہوا

سبقت من ربك لقضي بينهم وانهم لفي شك منه مريب
کہ آگی ہوا جانب رب تیری سی ہر آئینہ حکم کیا جاتا درمیان اونکی اور ہر آئینہ وہ البتہ بیچ شک کے ہیں اوسی قرآن کی
وان كلا لما ليوفينهم ربك اعمالهم انه بما يعملون خبير
اور ہر آئینہ سب مومنین و کافرین آیند تمام دیگا پروردگار تیرا جزای اعمال اونکی تحقیق وہ اسکو جو وہ کرتی ہیں خبردار ہی
فاستقم كما امرت ومن تاب معك ولا تطغوا انه بما
پس مستقیم ہو جیسا کہ حکم کیا گیا تو اور جو شخص توبہ کری ساتھ تیری اور نہ حد سی تجاوز کرو تم ہر آئینہ خدا ساتھ اوس چیز کے
تعملون بصير ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار وما لكم
کرتی ہو تم بینا ہے اور نہ میل کرو تم طرف اون لوگوں کی کہ ظلم کیا پس مس کرے تمکو آتش دوزخ اور نہیں ہی واسطی تمہاری
من دون الله من اولياء ثم لا تنصرون واقم الصلوة طرفي
سوا خدا کی کوئی دوست بعد اوسکی نہ مدد دی جاوگی تم اور برپا رکھ تو نماز کو دو طرف
النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات
دن کی اور ساعت شب سی ہر آئینہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو
ذلك ذكرى للذاكرين واصبر فان الله لا يضيع اجر
یہہ پند دینا ہی واسطی پند لینی والونکی اور صبر کر تو پرہیزگاری پر پس ہر آئینہ خدا نہیں ضایع کرتا اجر
المحسنين فلولا كان من القرون من قبلكم اولوا بقية ينهون
نیکوکاروں کا پس کیوں نہ تھی اہل قرنوں سے اگلی صاحبان عقل . کہ منع کرتی
عن الفساد في الارض الا قليلا ممن انجينا منهم واتبع
فساد سی بیچ زمین کی مگر تھوڑی اون میں کہ نجات دی ہم نی اونکو اور پیروی کی

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

اون لوگوں نے کہ ظلم کیا اونہوں نے اوس چیز کی کہ متنعم ہوئے تھے بیچ اوسکی اور تھے وہ کافر اور نہ تھا رب تیرا

لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

تاکہ ہلاک کرے بستیوں کو ساتھ ظلم کے حال یہ کہ اہل اونکے مصلح ہوں اور اگر چاہتا رب تیرا البتہ کرتا

النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۝ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ

لوگوں کو ایک گروہ اور ہمیشہ رہیں وہ اختلاف کرنیوالے مگر اوس شخص پر کہ رحم کرے رب تیرا

وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ

اور واسطے اوسکے پیدا کیا اونکو اور تمام ہوا سخن رب تیرا کا البتہ بھر دونگا میں جہنم کو

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ

جن سے اور انسان سے سب کو اور کل چیز کہ بیان کرتے ہیں اوپر تیرے اخبار

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

پیغمبروں کے وہ جو ثابت کرتے ہیں ہم ساتھ اوسکے دل تیرے کو اور آیا تجکو بیچ اس سورہ کے حق اور پند

وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ

اور یاد دہی واسطے مومنوں کے اور کہہ واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لائے عمل کرو تم اوپر

مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ وَلِلَّهِ

جاے اپنی کی بدرستیکہ ہم عمل کرنیوالے ہیں اور منتظر رہو تم بدرستیکہ ہم بھی منتظر ہیں اور واسطے خدا کے

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَ

غیب آسمانوں اور زمین کا اور طرف اوسکی رجوع کرتے ہیں سب امر پس عبادت کر تو اوسکی اور

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور توکل کر اوپر اوسکے اور نہیں ہے رب تیرا غافل اوس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم

قوله فاستقم کما امرت ومن تاب تفسیر مجمع البیان میں ابن عباس سے مروی ہے کہ کوئی آیہ
نازل نہیں ہوئی تھی جناب پیغمبر پر کہ شدید تر اس آیہ سے ہو اور جناب پیغمبر کا کلمہ اصحاب و حضرت کی عرض کرنے
کہ جلدی اور سرعت سے پیری آپکو عارض ہوئی یا رسول اللہ حضرت نے جواب میں فرمایا تھا شیبتنی
سورة هود والواقعة یعنی موجب پیری کی ہوئی سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور جناب والد
ماجد علیین مکان نے کتاب موعظ حسنیہ میں لکھا ہے کہ وجہ پیر کرنے سورہ واقعہ کی مشتمل ہونا اوسکا
اوپر احوال قیامت پر واللہ اعلم مخفی نہ ہی کہ اس آیہ ... سے مستفاد ہوتا ہے کہ کسی کو جائز نہیں
کہ باستحسان خود اختراع عبادت کرے کیفیت اور کمیت اوسکی میں کمی اور زیادتی کرے اور یہ
اختراع موجب دوری حق تعالی سے ہے اسواسطے کہ قرب وسوقت متصور ہوتا ہے کہ عبادت مطابق رضاے
الہی ہو اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اختراع عبادت موافق رضای حق سبحانہ تعالی نہیں ہے اور
دال ہے اوپر وجوہ عقلیہ اور نقلیہ سے لیکن جو عقلی ہیں ... کہ ظاہر ہوتا ہے کہ ادراک حسن و قبح
جمیع افعال عباد فوق طاقت بشر ہے اسواسطے کہ عقل انسان دون سمع کے دریافت کرنا وجہ
ہونی نماز صبح کی دو اور چار رکعت ہونی نماز ظہر کی اور تین ہونی نماز مغرب کے قاصر ہے اور علی ہذا القیاس
وجہ اسکی کہ ہر رکعت میں ایک رکوع ہو اور دو سجدے اور نماز صبح میں جہر و ظہر میں
اخفات اور صوم روز عید حرام ہو اور روزہ آخر روز ماہ مبارک کا واجب الی غیر ذلک من الامور الکثیرۃ
کیونکر ہو کہ اگر عقل انسانی دریافت احکام شرع ممکن ہو پس جانا کہ بعثت انبیا عبث ہو پس معلوم ہوا
کہ فوق طاقت بشر کے کہ انسان دریافت کرے کہ کون سا فعل موجب قرب حق تعالی ہے اور کون سا فعل

موجب بعد حق تعالیٰ سے ہوا اور انکے سکانا دونوں توسط جناب سید المرسلین اور حضرت ائمہ معصومین
صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جملہ متعدد راستوں سے ہی اور خبر نقلی اس میں بہت ہیں از انجملہ وہ حدیث ہے
کہ کلینی نے بسند صحیح ابان بن تغلب سے مروی ہی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ سنت رسول
بقیاس اور ظن اور تخمین یافت نہیں کی جا سکتی آیا نہیں دیکھا تو نے زن حائض کہ نماز کی قضا نہیں
کرتی ہی اور قضا روزہ کی کرتی ہی اے ابان سنت جس وقت کہ ساتھ قیاس کے ملی تو دین اسلام باقی نہیں
رہتا ہی اور یہی وہ کتاب میں عثمان بن عیسی سے مروی ہی کہ سوال کیا میں نے امام موسیٰ کاظم سے حال قیاس کا
پس حضرت نے فرمایا کہ کیا کریگا تو قیاس کو حق سبحانہ تعالیٰ سے سوال نہیں کیا جاتا کہ کس جہت سے کسی چیز کو حلال
کیا اور کسی چیز کو حرام کیا تو اس قبیل احادیث بہت ہیں پس ظاہر ہوا کہ بعض وہ دین سے کم
ریاضات شاقہ کرتے ہیں مثل اسکی کہ کابہی روزہ رکہتے ہیں اور کبھی نماز معکوس کرتے ہیں اور گوشت
وغیرہ کو ماکولات لذیذہ سے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطی بندگان اپنی کی پیدا کی ہیں ترک کرتے ہیں اور
الا رہبانیہ اور ترک معاشرت نساء کہ سنت انبیاء ہے اختیار کرتے ہیں اور اس امر کو موجب قربت حق تعالیٰ معلوم کرتے
ہیں اور یہہ سب اغراض دنیا اور اغوای شیطانی سے ہی اور احادیث کثیرہ مذمت اسکی میں
میں وارد ہیں اگر یہہ ریاضت بخشا اور تعب میں ڈالنا باعث قرب حق تعالیٰ ہو جاتی تو چاہئے کہ ائمہ اور انبیاء
رسول تیشا کرتے ہیں جملہ مقربان درگاہ حق سے ہوں اور کبھی جملہ اولیاء اللہ سے ہوں اور کتاب
کافی میں بریدہ عجلی سے منقول ہی کہا کہ سوال کیا میں نے حضرت امام محمد باقر سے کمتر وہ چیز کی جس سے آدمی
مشرک ہو جاتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ادنیٰ شرک وہ ہی کہ آدمی کہتی خرما کو کہ سنگ ریزہ ہی یا سنگریزہ کو
کہی کہ خرما ہی اور ساتھ اسکی اعتقاد رکہے ہیں کاو کہ حقیقت حال اسطرح ہی کسطرح جا
ہو کہ آدمی اپنی جانب سے اختراع احکام اعتقادیہ در عملیہ کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ریاضات شاقہ

هو

شاقہ موجب کشف بعضی چیزوں کا ہوتا ہی لیکن کشف مخصوص اہل اسلام ہی نہیں ہی بلکہ باتفاق کشف
کوائف بعضی برہمنان اور جوگیوں کو بوجہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہی پس دلیل قرب حق تعالیٰ نہیں اور یہی امر کا موجب
بعضی انواع ریاضات کے اور اعمال کی تسخیر بعضی شیاطین کا میسر ہوتا ہی اور بتوسط انکی کبھی کبھی بعضے
اخبار مسافت بعید کو دریافت کر سکتے ہیں بہ ہر وسیلہ دنیا اور تسخیر مردمان کا ہی لیکن باعث وبال دنیا اور
دین برباد ہو کتاب کلینی میں معاویہ وہب سے منقول ہی کہ سنا میں نے کہ حضرت امام جعفر صادق فرماتے تھے
کہ قصہ گو لوگ دروغ سے بھرے ہیں کہ وہ خبر دیتی آسمان اور مشرق و مغرب کا مجھ کتی ہی اور ہر کا ایک مسئلہ
حلال اور حرام خدا سے جو چیز مطلق نہیں جانتا الخ یہہ کلام دلیل ہی اس بات پر کہ فی الواقع یہہ کلام معصوم کا
اس وقت کہ نہایت عجیب ہی کہ حال انکا کہ دعوا کرتی ہیں کہ ہر روز ملاقات خدا کی کرتی ہیں ملائکہ سے
اور ملکوں سے دعوا کرتی ہیں کہ عرش عظیم اوپر ہی ہیں اور احوال ہفت آسمان منکشف ہو گیا ہی اور باوجود اسکی اگر
کوئی شخص ایک مسئلہ اصول اور ایک فروع دین کی پوچھی جواب باصواب نہیں دی سکتی انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ
الجنان قولہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا الآیہ تفسیر ملا عبد اللہ منہج میں لکہا ہی معاونت ظلمہ کرنا اور راضی
شریک ظلم اونکی میں ہونا چنانچہ خبر میں آیا ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو شخص ظالم کو دعا کرے اور بقای عمر
اسکی کو دوست رکہتا ہو وہ عاصی ہی اور تعظیم کرنا ظلمہ کی اور اختلاط ساتھ انکی اور اظہار محبت کا
ساتھ انکی اور طمع کرنا ہدایت کی میں جملہ میل سے ہی ساتھ انکی سفیان ثوری نے کہا ہی جو شخص کہ قلم واسطی
ظلمہ کی تراشے یا انکی دوات میں سیاہی ڈالی یا کاغذ انکی ہاتہ میں دے یا انکے خرچ کی کہ موجب ظلم کا ہو اور
وہ شخص ساتھ انکی شریک ہی مروی ہی کہ جہنم میں ایک صحرا ہی کہ اوس میں کوئی ساکن نہیں مگر وہ قاضی کہ
ملازم سر سلطان رہتی ہیں قولہ تعالیٰ ولا تنقصوا المکیال خبر میں آیا ہی ہر کابکہ روز قیامت ہو گا منادی
جانب رب العزت سی پکاریگا کہ ظلمہ اور اعوان ظلمہ کہاں ہیں پس ان سبکو جمع کریگا اور ایک تابوت آتش میں

رکہین کی اور قعر دوزخ مین پہنچاوین کی اور مروی ہی کہ کوئی تر و ہمکت خدا کی اس سی دشمن تر
نہین کہ کوئی عالم زیارت عمل دار کو جاوی اور منقول ہی کہ بیٹہنا سرور ار بر بہتر ہی بیٹہنی سرای
ظلمہ سی سفیان سی لوکون نی پوچہا کہ اگر کوئی ظالم صحرا مین تشنہ ہو اور مشرف بہلاکت
ہو پانی اوسکو دی سکتی ہین کہا اوسنی کہ نہین بعد اسکی لوکون نی کہا اگر وہ مرجائی کہا اوسنی کہ مرنی دو
مرقوم ہی کہ موفق زیر عراق عقب امام نماز پڑہتا تہا ہر کاہ کہ امام نی اس آیہ کو پڑہا و لا ترکنوا
آہ موفق نی نعرہ مارا اور کر پڑا ہر کاہ کہ وہ ہوش مین آیا لوکون نی اس حال سی سوال کیا کہا
اوسنی کہ یہ آیہ حق اوس شخص مین ہی کہ تہوڑا سا بہی میل ظالم کی طرف رکہتا ہو پس حال
ظالم کا کیا ہوکا انتہی کلام صاحب خلاصة المنہج کتاب کافی مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جناب سید المرسلین نی
فرمایا مین جو شخص کہ واسطی رضای مخلوق کی نا فرمانی خالق کی کری حق تعالی ستائش کنندہ اوسکی کو مذمت
کنندہ اوسکا کرتا ہی اور یہی اوسی کتاب مین جناب صادق سی مروی ہی کہ ایک شخص نی عریضہ لکہا حضرت
امام زین العابدین کو اس مضمون کا کہ جناب معصوم واسطی اوسکی کلمہ قلمی فرماوین حضرت نی جواب مین لکہا کہ
جو شخص کہ رضای مخلوق معصیت حق تعالی کی کری فوت ہوتی ہی اوس سی وہ چیز کہ توقع حصول اوسکی
اختیار معصیت کیا ہی اور جس چیز سی کہ بہاکتا ہی جلدی پہنچتی ہی اوسکو مرقوم ہی کہ غیاث بن ابراہیم
مجلس مہدی عباسی مین داخل ہوا ہر کاہ کہ مہدی کو دیکہا کہ رغبت بسیار ساتہہ کبوتر بازی کی رکہتا
ہی واسطی خوشامد اوسکی کی کہا اوسنی لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ أَوْ
جَنَاحٍ چونکہ لفظ جناح داخل حدیث نہین ہی مہدی کو بلا اس لفظ کا خوش آیا اور حکم کیا
کہ دس ہزار درہم اوسکو دو جسوقت مجلس سی مرخص ہو کر باہر کیا بفراست مہدی نی
دریافت کیا کہ حال وضع حدیث کا ہی اور کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ پشت اسکی ویسی ہی کہ جیسی کہ

کوئی شخص بغیر خدا پر جہوٹ باندہی ہرکز بخشا نہین فرمایا ہی اور حجاج کو نہایت یہہ کہ جانتے
کرتا تہا ہماری پیغمبر شاہد نہ کوئی ہم پہنچاوی اوسوقت حکم دیا کہ کبوتر کو ذبح کرو اور کہا اوسنی
کہ کویا مین باعث ہوا کہ اوسنی بغیر پر جہوٹ باندہا اور مقصود تہدید ان حادیث سی یہہ ہی کہ دنیا مین بیجی
جندان منفعت اعوان ظلم کی واسطی نہین ہی کر بالغرض استماع ہی ہو جناب رسد الخ و ہلاکی
قوله تعالى وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ الآیه تہذیب الاحکام مین حضرت جعفر نی
فرمایا ہی کہ مراد طَرَفَيِ النَّهَارِ سی صبح و مغرب ہی اور مراد زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ عشا ہی جو فی
اور ابن عباس سی مروی ہی اسی طرح سی اور ابو البشیر انصاری سی مروی ہی کہ ایک روز مین خرما بیچتا ہوا تہا
ایک زن صاحب جمال کو دیکہا کہ خرما مول لینی کو آئی ہی کہا اوسنی کہ خرما اچہی بہ میری کہر مین ہین ہمراہ
میری چل ہر کاہ وہ زن اوسکی کہر مین آئی ابو البشیر اوس سی لپٹ کیا اور بوسہ لیا کہا اوس عورت نی
کہ خدا سی ڈر تو فی الحال وہ شخص پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ
کیا فرماتی ہو حق اوس شخص مین کہ زن بیکانہ کو اپنی کہر مین لاوی اور سب کاری کری اور جماع نکری حضرت نی
کچہ جواب نہ دیا اور منتظر وحی الہی تہی تا ایکہ وقت نماز دیکر داخل ہوا اور حضرت نماز عصر مین مشغول ہوئی جبرئیل آیا یہ آیہ
لیکر نازل ہوئی إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ بعد اسکی حضرت نی ابو البشیر سی پوچہا کہ نماز عصر تو نی
ہماری ساتہہ ادا کی اوسنی کہا کہ آری یا رسول اللہ بعد ورود حال خصوص صحیح ہی نہی فرمایا کہ نہین سبب توبہ کی کہ
داخل ہین اور یہی بہت صحیح مین واقع ہوا ہی کہ ایک نماز سی دوسری نماز تک کفارہ گناہان کا درمیان
ان دونو نمازونکی واقع ہوئی ہی اگر شرک کیا ہو اور ابو حمزہ ثمالی نی نقل کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نی فرمایا کہ جناب نبی نی ارشاد کیا ہی کہ یہہ آیہ وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ الخ امیدوار ترین آیات قرآنی کی
ہی قسم اوس خدا کی کہ مجکو بشیر و نذیر مبعوث کیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سی واسطی وضو کی قیام کری

معاصی اعضا اوسکی سی جھڑتی ہیں اور جس وقت کہ منہ اپنا اور دل اپنا متوجہ کرتا ہی طرف حق تعالیٰ کے
کی بیچ نماز کی گناہ اوسکی نکلتی جاتی ہیں حال اوسکا مثل حال اوسکی ہی کہ شکم مادر سی پیدا ہوا ہو وہی نور دعلیہ
اونکی فرمایا کہ ای علی مثل نماز پنجگانہ واسطی امت میری کی مانند وس نہر کی ہی کہ در سرای تمہاری کے جاری ہو
پس جو شخص کہ اوسمیں پانچ مرتبہ غسل کری کثافت اوسکی نہ رہیگی اسطرح سی جو شخص کہ پانچ وقت نماز پڑھی
کثافت معاصی ان اوسکی سی دور ہوتی ہی قولہ تعالیٰ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ حضرت صادق علیہ السلام نے
تفسیر اس آیہ میں فرمایا ہی خلقہم لیفعلوا ما یستوجبون رحمتہ فیرحمہم یعنی پیدا کیا
اونکو تاکہ بجا لاویں وہ اوس چیز کو کہ سبب لائق رحمت اوسکی کی ہوویں پس رحم کری خدا اونکو کتاب
کافی میں مرقوم ہی کہ ابو بصیر نے اونسی کہا کہ حضرت صادق سی تفسیر اس آیہ کی وَلَا يَزَالُونَ
مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ سوال کیا میں نے حضرت نے فرمایا کہ ای ابو محمد
لوگ اختلاف کرتی ہیں بیچ قول حق کی اور وہ سب ہلاک ہیں مگر اوس شخص کو کہ رحم کری تیرے
اور گروہ شیعہ میں اور واسطی رحمت اپنے کی خلق کیا ہی اونکو اور یہی معنی ہیں قول حق تعالیٰ کی وَلِذٰلِكَ
خَلَقَهُمْ اور فرمایا واسطی طاعت امام کی یعنی حضرت نے فرمایا کہ لذلک اشارت ساتھ رحمت
کی ہی اور مراد رحمت سی طاعت امام ہی یعنی کہ واسطی طاعت امام کی اونکو پیدا کیا قولہ تعالیٰ
تمت کلمہ دہم سیپارہ سیزدہم قولہ تعالیٰ مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ گیارہ حرف ہیں مناسب اسکا
یہ ہی کہ جو آیتیں نکلی وسی ہی یہ عبارت ہؤلاء لموالی آل المصطفی الہادی
١٥ ٢٩١ ١١٤ ٤٣

سورۃ یوسف مکیۃ حروفہا ... کلماتہا ... آیاتہا ... رکوعہا ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا
میں خدا دیکھنے والا یہ آیات ہیں قرآن ظاہر ہیں بدرستیکہ نازل کیا ہمنی اس سورہ کو قرآن
عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ
عربی تا کہ تم سمجھو ہم بیان کرتی ہیں اوپر تیری بہتر بیان
الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ
قصص کا ساتھ وحی کرنی ہماری کی طرف تیری اس قرآن کو بدرستیکہ تھا تو
مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ۝ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ
قبل اسکے البتہ غافلوں سے وقتیکہ کہا یوسف نے واسطی باپ اپنے کے
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ
ای باپ میری بدرستیکہ دیکھا میں نے گیارہ ستارے اونکو اور آفتاب اور ماہتاب کو دیکھا میں نے اونکو
لِي سَاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ
واسطی میری سجدہ کرنی والی ہیں کہا یعقوب نے ای فرزند میری نہ بیان کر تو خواب اپنی کو اوپر بھائیوں اپنی کی
فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝
پس مکر کریں وہ واسطی تیری کسی مکر کو بدرستیکہ شیطان واسطی انسان کی دشمن ہی ظاہر
وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
اور اسیطرح سی برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا اور تعلیم کریگا تجھکو تعبیر خواب سے
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ
اور تمام کریگا نعمت نبوت اپنی کو اوپر تیری اور اوپر فرزندان یعقوب کی جسطرح سی کہ تمام کیا نعمت کو اوپر دو باپ تیرے کے

ع مِن قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
اگلے اس سے کہ دادا ابراہیم اور اسحاق ہیں مقرر پروردگار تیرا دانا ہے محکم کار ہے
ابی بن کعب نے جناب رسالت پناہ سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا کہ سکھاؤ تم لوگ اپنے غلاموں کو سورہ یوسف کو
مقرر ایسا کہ جو مسلمان کہ تلاوت کرے اوسکو اور اہل اپنے کو تعلیم کرے حق تعالی سکرات مرگ اوسپر آسان کر دیتا ہے اور
اوسکو قوت عطا کرتا ہے کہ ہرگز کسی مسلمان پر حسد نہیں کرتا ہے اور ابو بصیر نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت
کی ہے جو شخص کہ سورہ یوسف کو قرات کرے ہر روز یا ہر شب مبعوث کرتا ہے حق تعالی روز قیامت
میں حالانکہ جمال یوسف ع کا اور نہ پہونچیگا اوسکو خوف روز قیامت اور ہوگا بندگان صالح سے محشور
ہوگا اور روایت کی ہے اسمعیل بن زیاد نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے اور اونہوں نے پدران اپنے سے کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مت رہنے دو عورتوں کو مکان غرفہ دار میں اور نہ سکھلاؤ تم اونکو
کتابت اور نہ تعلیم کرو تم اونکو سورہ یوسف اور سکھلاؤ تم اونکو کاتنا اور سورہ نور اور روایت ہے
تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ سورہ توریت میں مکتوب ہے قولہ تعالی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
ابن عباس نے جناب سے روایت کی ہے کہ فرمایا اونحضرت نے کہ حق تعالی عز وجل سورہ کو چاہی میں ... بیچ
یہہ کہنے میں لائے اور دو مرتبہ قرآن میں ... قولہ تعالی لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ یعنی ...
میں کور ہے کہ نزول اس سورہ کا واسطے تسلی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بعد اطلاع واقعہ
حسنین علیہم السلام کے ہے اور صورت اسکی اسطرح سے تھی کہ ایک روز سیدہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ
بیٹھی تھیں اور حسنین علیہم السلام گود میں تھے کبھی لب ہاے امام حسن کی رکھتی تھیں اور کبھی منہ حسین کے
منہ پر رکھتی تھیں کہ ناگاہ جبرئیل امین آئے اور خطاب رب العالمین یوں پہنچایا کہ یا رسول اللہ جو حسین کو
بہت دوست رکھتی ہو کہا کہ آری اَوْلَادُنَا اَكْبَادُنَا یعنی اسطرح سے دوست رکھتی ہوں کہ گویا پارہ جگر ہیں

ہیں اور دو نور روبرو میری ہیں جبرئیل نے عرض کی کہ اے سید کونین یا دو دو شکایتی ہو تم جناب
نبی نے فرمایا کہ اے اخی دریتیم ہوتی ایک صدف کے میں ہیں ایک آسمان شرف کا اور دریتیم لولو ایک برج
کے ہیں ستارہ ایک جگہ میں ہیں جگر گوشہ بتول ہیں اور نسل اسد اللہ اور سبط رسول اللہ
سے ہیں اے اخی جبرئیل انکو میں ثنا دوست کہتا ہوں جبرئیل نے کہا اے سید فلک جلیل کہتا ہے کہ
حبیب سے آگاہ ہو کہ ایک انمیں سے زہر سے شہید ہوگا اور دوسرا تیغ بیدریغ سے قتل ہوگا ہر ایک کا قصہ جبرئیل
سے قصہ امام حسن اور قصہ قتل حسین سنا رونے لگے اور فرمایا کہ کون شخص اسطرح کی بیرحمی کریگا
جبرئیل نے کہا کہ ایک جماعت امت تیری سے ہیں کہ باوجود دعاے محبان اور امید شفاعت کے
اس کام بد کو عمل میں لاوینگے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل امت میری کس ظلم اور کینہ سے حسن کو
زہر پلاوینگے اور کس گناہ سے حسین کو قتل کرینگے پس سید عالم رنجیدہ ہوے ہیں اسی سبب سے جبرئیل امین
خورسند دل اونحضرت کے پیغام پہونچایا کہ نَحْنُ نَقُصُّ اَحْسَنَ الْقَصَصِ اور فرمایا ہے کہ
معاملہ عاصیان امت سے عجب نکر اور واقعہ برادران یوسف سے فکر کر کہ یہ امت تجہ سے ... سلیم
سے ہی اگر یہ امت تیری بھی تمہ و برادر اونکی میں پس حقیقت یہ سورہ واسطے تسلی دل مصطفے
کی اور بلا کشان کربلا کی نازل کی ہے اور روشن تر ہے کہ یہ مصیبت جناب سید الشہدا کی عظیم ترین
مصیبتوں سے ہے کہ ابتداے آفرینش آدم سے تا این زمان کوئی مصیبت نہیں گذرا کہ مصیبت اسکی مثل مصیبت
جناب سید الشہدا کی ہو اور حق سبحانہ تعالی نے جمیع انبیا اور اوصیا کو قبل از وقوع حادثہ جانکاہ
کربلا کے حال سے خبر دی ہے پس بنا بر اسکی نزول سورہ یوسف کا واسطے تسلی جناب نبی کی محل
تامل ہے بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ استماع مصیبت اونکے قبل از وقوع کی باعث
تسلی غمزدگان کربلا رسیدگان ہوتی ہے چنانچہ کتاب احتجاج میں لکھا ہے کہ حجت خدا

صلوات اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہر کا بندہ زکریا نام نامی جناب سید الشہدا کا زبان پر لاتے تھے ان اور
گریہ اونپر غلبہ کرتا تھا حق سبحانہ تعالیٰ سے سبب اسکا پوچھا حق تعالیٰ نے وحی کی کہ کلمہ کھیعص
کے اسی سے جو گریہ کی معلوم کی سو کہ کاف کنایہ ہے اسم کربلا کا اور ہا سے ہلاکت عترت مراد ہے اور یا سے یزید
علیہ اللعن والعذاب کہ قاتل حسین ہے اور عین سے مراد تشنگی ہے اونکی اور صاد سے صبر اونکا مراد ہے زکریا
بہت سا روئے اور بعد اسکے وہب العطایا سے فرزند کی درخواست کی اور استدعا کی کہ ویسی ہی مصیبت
میں مجھے مبتلا کر جیسا حسین کی بہترین خلق نبی علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو ساتھ مصیبت حسین کی مبتلا
کیا تو نے حق تعالیٰ نے یحییٰ کو پیدا کیا اور مصیبت شہادت اونکی کا زکریا کو چکھایا اور مدت
حمل یحییٰ اور امام حسین چھ مہینے کی تھی اور یہ بھی تحقیق ہے کہ علامہ مرحوم [illegible] سے کہ ہر انسان ستی بات کی مصیبت
کو قبل از وقوع اوسکی کی اور آزردگی کرے اسیطرح کی مصیبت میں ہم بھی غمخوار ہوں چنانچہ اسی وارد ہے
ظاہر ہے اور ازین قبیل اور روایتیں ہیں کہ ذکر کرنا اونکا باعث طول کا ہے اور وہ روایتیں کہ مضمون
انبیاء سلف کا معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہیں چنانچہ مروی ہے ہر کا بندہ آدم علیہ السلام زمین پر آئے طلب
میں حوا کی زمین پھرتے تھے تا آنکہ صحرای کربلا میں عبور کیا اور جسوقت کہ داخل اوس صحرا میں ہوئے
حزن اور اندوہ متوجہ طرف اونکی ہوئے اور ہر گاہ جائے قتل حسین پر پہنچے پاؤں اونکی ٹھوکر ایک سنگ کے
لگی کہ خون اوس سے جاری ہوا پس آدم نے منہ طرف آسمان کی بلند کیا اور عرض کی کہ پروردگارا تمام زمین
میں کیا مجھسے کوئی گناہ ہوا کہ اس زمین میں مجھے یہ [illegible] ہوا کسی زمین میں نہیں پہنچا حق تعالیٰ نے وحی کی
اس زمین میں فرزند تیرا حسین شہید ہوگا جانا میں کہ تمھی اندوہ ہوا اور اذیت اوسکی میں شریک ہو اور
خون تیرا ساتھ خون اوسکی کی شریک ہوا آدم نے عرض کی کہ خداوندا کشندہ اوسکا کون ہے حکم ہوا
کہ کشندہ اوسکا یزید ملعون ہے کہ اہل زمین اور آسمان اوسپر لعنت کرتے ہیں پس آدم نے یزید پر

لعنت کی اور روانہ ہوئے اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام ہر گاہ کہ کشتی پر سوار
ہوئے اور کشتی کربلا میں پہنچی کشتی تلاطم امواج سے مشرف بغرق ہوئی اور نہایت خوفناک ہوئے اور جناب
احدیت میں عرض کی کہ کسی زمین میں اسطرح کا الم مجھے نہیں پہنچا ہے جو اس زمین میں پہنچا جبرئیل
نازل ہوئے اور کہا کہ اے نوح یہہ وہ جگہ ہے کہ فرزند خاتم المرسلین اور فرزند بہترین اوصیا شہید
ہوگا نوح نے عرض کی کہ پروردگارا کشندہ اوسکا کون ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یزید لعین ہے کہ اہل آسمان
اور زمین اوسپر لعنت کرتے ہیں پس نوح نے اوسپر لعنت کی تا آنکہ کشتی غرق ہونے سے بچی اور کوہ جودی
ٹھہری اور حضرت ابراہیم نے ٹھوکر کھائی اور حضرت ابراہیم گرے اور سر مبارک اونکا بسبب صدمہ کے زخمی ہوا
اور خون جاری ہوا اور وہ حضرت استغفار کرنے لگے اور جناب احدیت میں عرض کی کہ مجھسے کیا گناہ سرزد
ہوا ہے کہ لائق اس عقاب اور تاوان کے ہوا ہوں پس جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے ابراہیم کوئی گناہ تجھسے صادر
نہیں ہوا ہے لیکن یہہ ایک وہ جگہ ہے کہ نور دیدہ محمد مصطفیٰ اور فرزند دلبند علی مرتضیٰ علیہم السلام
اس زمین میں شہید ہوگا خدا نے چاہا کہ تو بھی اس الم میں موافقت اوسکی کرے اور خون تیرا بھی اس زمین
میں گرے اتنے میں ابراہیم نے کہا کہ اے جبرئیل کون شخص قاتل اوسکا ہے جبرئیل نے کہا کہ وہ یزید ملعون ہے کہ اہل آسمان
اور زمین اوسپر لعنت کرتے ہیں پس ابراہیم نے ہاتھ اوٹھایا اور اوس ملعون پر لعن کی اور بقدرت
حق تعالیٰ اسپ اور خضر نے بھی لعن میں ساتھ اونکے موافقت کی تا تھا اور آمین کہا تھا ابراہیم کو اس سے حظ حاصل ہوا
کہ تو کیوں آمین کہتا ہے عرض کی اوس نے کہ اس جہت سے کہ بسبب اوسکی کی تجھے زمین پر گرایا اور تجھی صدمہ
پہنچے ہیں اور ازین قبیل اور انبیا کی بھی روایات کتابوں میں منقول ہیں مخفی نہیں کہ عظمت اور
اس مصیبت کے ایسی ہے کہ کسی پر مخفی نہیں ہے چنانچہ علامہ تفتازانی کہ از مشاہیر علمای اہل سنت
سے ہے شرح مقاصد میں لکھتا ہے لیکن وہ خبر کہ جاری ہوئی ہے بعد اونکی اور اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ

چنانچہ حضرت یعقوب کو اسی جہت سی تہی یعنی بعض ضامندی ضلال مبین اور عمل مرتبہ
اسکا انحراف مقتضای عقل و دین ہی اور بسبب ہونا محبت کا بنا بر مفاسد و مضرت کی کہیں
والا حکمۃ جدال کرنا جہاد مین اور شہید ہونا شہید کا عبرائی بنی آدم کی واسطی محبت اور ترغیب کا
باعث ہوتا ہی اور یہی ممکن ہی جو اب اسکا اسطرح سی ممکن ہی کہ اون پیغمبرون کو بوجہ غیر معلوم
ہوا ہو کچھ محبت کرنا ممنوع نہین ہی اور یہی کہان سی معلوم ہوا الکرہ محبت یوسف سی
یہہ مفاسد ہونی چنانچہ قبل اس مفاسد کی کا ہی اونکو جانب بالغرض [illegible] ہی تہی کہ بنا بر وسائل کی
مبتلا ہی بلا ہو کا پس درحقیقت باعث اس مفاسد کا [illegible] وسائل ہوئی کہ محبت اونکی واسطی [illegible]
اور دوسری اشکال یہہ ہی باوجود فرمانی پدر شفیق نبی کی لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ کسطرح
فرمانی یوسف کی اور یہہ آیہ دال ہی مسلک اہل سنت وجماعت پر کہ انبیا سی خطا ہو
ہی جواب اسکا یہہ ہی ہر گاہ بادلہ قطعیہ عقلیہ ونقلیہ عصمت انبیا ثابت ہی لہذا معنی اس آیت کی
تاویل مین اور تاویل انکی بعد ذکر دلیل و تین دلیہ عصمت کی مرقوم ہوتی ہی فاما اسکا تمام ہوا
نفع اسکا عام دلیل اول یہہ ہی بدرستیکہ واجب ہی کہ نبی منصوص علیہ جانب خدا سی ہو
جو کہ معصوم ہی علیہ اوسکی طرف سی ہو واجب ہی کہ معصوم ہو اسواسطی کہ اگر بالفرض کوئی شخص [illegible]
کہ ایک شخص معصوم سی [illegible] اختیار امام کیا جاتا ہو پس بالضرورت شخص اوسیکو واسطی
امامت کی اختیار کریگا اور ہر گاہ کہ عصمت امور باطنی سی ہو اور علم اوسکا انسان کو متعذر بلکہ
متعذر ہی لہذا بنا بر حکمت حکیم علی الاطلاق کی بطریق اولی واجب ہو کا نبی معصوم کو [illegible]
اور دلیل دوسری یہہ ہی کہ وجوب بعثت نبی اسواسطی ہی ہر گاہ کہ انسان سی خطا جایز ہی لہذا
واجب ہی کہ ایک رئیس ایسا ہو کہ جسکی ہونی سی خطائی ورہون نسبت ہونی وسکی کی اونکا [illegible]

وہ بھی معصوم نہو پس لازم ہی کہ اوسکی واسطی ایک دوسرا رئیس ہو اور اسیطرح سی الی غیر النہایۃ تسلسل لازم آتا ہے
اور یہہ باطل ہو ایسی ہی مقام مین اور یہی بہت دلیل ہی دلی تغیر عصمت ائمہ پر بہی دلالت کرتی ہین
کما لا یخفی علی اللبیب اور بعضون کا شبہہ اسطرح سی کیا ہی کہ در صورت اعتبار عدالت تسلسل لازم نہ آوی
اما جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ عادل سی جواز خطا اور صدور گناہ ممکن ہی بلکہ ہو سکتا ہی کہ عادل
کبہی فاسق ہو جاوی اور فاسق کبہی عادل ہو جاوی اور ایک شبہہ اور یہی کہ کون لیا ہی اور وہ [illegible]
ہر گاہ کہ نبی کا بہیجنا واسطی دور ہونی خطا کی ہی پس ضرور ہی کہ ہر شہر اور دیار مین ایک نبی [illegible]
دوری خطا سی ہو کی نسبت ایک نبی ہونی کی اور جواب اسکا یہ ہی کہ اس صورت مین تو انبیا کی [illegible]
ہی اور متعدد ہونی ہر نبی کی اطاعت وہ کہ دوسری سی انکار کریگی اور معاملات وغیرہ [illegible]
ہوگی اور اسمین فساد ہو گا اور یہی بہیجنا ہر نبی کا شہرون مخصوص کو باوجود مساوی ہونی سب [illegible]
ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور یہی اگر اسی وقت عقل کی جاوی پس کسواسطی یہہ شبہہ کیا جاوی کہ
جمیع [illegible] معصوم ہون اور اگر بالفرض کسی وقت مین ضرورت تعدد انبیا ہوا ہی کہان سی معلوم
کہ احد ہما محکوم فرمان دیگر نہ تہا فافہم اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ یعنی قرین کرنا اطاعت رسول کو اطاعت اپنی سی معلوم ہوتا ہی کہ جمیع امور مین
اطاعت رسول کی مثل اطاعت خدا واجب ہی اور یہہ محال ہی کہ حق تعالی حکم کری کہ تم معاصی اور
خطا مین بہی اطاعت رسول کرو خصوصا اوس صورت مین کہ ارسال نبی معصوم اوسکی حیطہ قدرت مین
ہو اور بعد اترجیح بلا مرجح ارسال نبی غیر معصوم مین لازم آتی ہی اور سوای اسکی اور
ادلہ قاطعہ مین کہ جن سی عصمت انبیا اور ائمہ معلوم ہوتی ہی خوف طول کی مرقوم نہ ہوئین اب آیات
بیان کی جاتی ہی پس جانا چاہی کہ وہ جو ہی کہ لَا تَقْصُصْ سی معلوم ہوتی ہی نہی تنزیہی ہی کہ وہ [illegible]

اور خلاف نہی تنزیہی حرام نہیں ہی اور قرینہ نہی تنزیہی کا یہہ ہی کہ علت اُسکی کید اوران کی
ور اگر تاویل اسکے گنجی این شاقات اسکی ساتھہ آیہ اسی سورہ مین لازم آتی ہی اور وہ آیہ یہہ ہی کہ
وَاِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ اور دوسرا یہہ ہی کہ وَكَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور بھی اخذ و تواتر سی عصمت حضرت یوسف کی ثابت
ہوتی ہی قولہ تعالیٰ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ نعمت سے مراد یا نعمت نبا ہی اور یا نعمت نبوت ہی خیانہ نقایہ
و دونو فرقی مین مرقوم مین لیکن بنا بر خطا برادران یوسف کی انبیا ہونا آل یعقوب کا مشکل ہی اور تاویل
اسکی یہہ ہی کہ مراد آل یعقوب سے وہ فرزندہای یعقوب ہون کہ جنسی خطا سرزد نہوی ہو اور اکثر
مفسرین کا اعتقاد یہہ ہی کہ برادران یوسف انبیا تہی لیکن یہہ اعتقاد قریب بصواب نہیں ہی اور سید مرتضی
رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ کوئی دلیل قائم اسپر نہیں ہوئی ہی کہ برادران یوسف جانتی تہی کہ انبیا ہون باوجود
ارتکاب اس عمل قبیح کی اور ابن بابویہ رضی اللہ عنہ کی کتاب معتمد ابن سدیر سی روایت کی گئی ہی
کہا کہ مینی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی استفسار کیا کہ اولاد یعقوب انبیا تہی یا نہ حضرت نی فرمایا
انبیا نہ تہی بلکہ اولاد نبی تہی اور جملہ سعدا سی تہی اور عمل قبیح انہی سی تہ یہ کیا تہا اور تفسیر عیاشی مین
صالح کل سی منقول ہی کہ عرض کی مینی خدمت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین کہ آیا انبیا تہی اولاد یعقوب
فرمایا کہ نہیں اور فرمایا اتقیا اور ابرار بہی محسوب تہی اور کیونکر محسوب ہو حال انکہ کہا انہون نی واسطی
کہ تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ اور سلیمان بن عبد اللہ طلحی سی روایت کی گئی ہی کہ مینی عرض کی
خدمت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین کیا حال تہا فرزندان یعقوب کا آیا خارج ہوی تہی ایمان سی کہا کہ آری کہ تو
کہتا ہی کہ مینی عرض کی خدمت حضرت مین بس کیا کہتی ہین آپ بیچ حق آدم کی فرمایا حضرت نی کہ ترک کر اُنکو
کو ہکذا فی مجمع البیان وغیرہ اور ظاہر نزدیک مترجم کی یہہ ہی کہ قول بہتر ہوئی برادران یوسف کا نہایت

نہایت بعید ہی خصوصا بنا بر مسلک امامیہ کی کہ وہ عصمت انبیا و ائمہ کی قائل ہین ہر چند کہ ترک اولی کو
انکی انبیا سی متصور ہی لیکن ترک اولی امور مباح مین ممکن ہی نہ کہ معاصی مین اور اسکی دلیلین قبل مین گذرچکی
وجوہ بعد قائل ہونی نبوت برادران یوسف سی کہ مرقوم ہوتی مین ظاہر ہوتا ہی اور وہ چند وجوہ ہین
اول یہہ ہی کہ عدم الطغیان حد الانبیا آخر تک لازم آتا ہی اور یہہ مشکل ہی خصوصا جس وقت کہ وہ دونون
پدر اور فرزند ہون اسواسطی کہ وہ دونو ہر حال ایک دوسری سی نزدیک آگاہ ہوتی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ فرمایا
یعقوب کا یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰٓی اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا دال ہی اسپر کہ
پدر کو سوء ظن اپنی اولاد سی حق یوسف مین تہا پس یہہ قرینہ ہی کہ اولاد نبی کو سواء یوسف کے
انبیا نہ جانتی تہی اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ کہنا اس کلمہ کا کہ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
ایسی پدر بزرگوار کی حق مین کہ وہ یقینا محسوب ازجملہ انبیا تہی ساتہہ قول محبت برادران یوسف کی جمیع
ہوتا بلکہ منافی ابرار ہونی کا بہی ہی اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ حسد برادران یوسف معلوم ہوتا ہی اور انبیا حسد
سے مبرا ہوتی ہین اور وجہ چوتہی یہہ ہی کہ کہنا برادران یوسف کا اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ باوجود جمیع نبیوں کی
کہ بہی محال ہی کیونکہ بی سابقہ جرم کی کہ موجب قتل ہو حکم اسکی قتل کا کرنی خصوصا اور صرف کہ وہ معصوم
ازجملہ انبیا ہو اور وجہ پانچوین یہہ ہی کہ کہنی لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ سی
اور کید معلوم ہوتا ہی اور انبیا کذب اور کید سی مبرا ہوتی ہین اور وجہ چہٹی یہہ ہی کہ کہنی اَرْسِلْهُ مَعَنَا
غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ سی خلف وعدہ ثابت ہوتا ہی کہ انہون نی خلف وعدہ
کیا بلکہ ایذا اوسکو پہنچائی اور وجہ ساتوین یہہ ہی کہ خبر دینی حق تعالی وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ
انبیا کو لازم آتی ہی اور وجہ آٹہوین یہہ ہی کہ شروہ بثمن بخس سی معلوم ہوتا ہی کہ یوسف کو عوض بیع
مین لائی اور بیع آزاد کی درست نہیں ہی خصوصا جس وقت مین کہ اولاد نبی سی ہو اور وجہ نوین یہہ

وراں حق تعالی سی کذلک لنصرف عنه السوء والفحشاء معلوم ہوتا ہی کہ حق تعالی نی
حضرت یوسف سی تصریف بدی اور فحشا کی پس اگر ارادہ ان یوسف بھی ایسا ہوتی کہ اونسی تصرف
اور فحشا کرنا والا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور وجہ دسوین یہہ ہی کہ فرمایا حق تعالی کا انه من
عبادنا المخلصین حق یوسف میں ورنہ کہنا حق اوراں بکر میں اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ارادہ بد یوسف نی نہ کیا

لقد کان فی یوسف واخوته آیات للسائلین ○
البتہ تھا بیچ یوسف کے اور بھائیوں اونکی کی نشانیاں واسطی سائلین کے

اذ قالوا لیوسف واخوه احب الی ابینا منا ونحن عصبة
جبکہ کہا اونہوں نے البتہ یوسف اور بھائی اوسکا دوست تر ہی طرف باپ ہمارے کی ہمسی حال آنکہ ہم قوت دار ہیں

ان ابانا لفی ضلال مبین ○ اقتلوا یوسف او اطرحوه ارضا
تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ خطا ظاہر کی ہی قتل کرو یوسف کو یا ڈالو اوسکو بیچ زمین کے

یخل لکم وجه ابیکم وتکونوا من بعده قوما صالحین ○
خالی رہی واسطی تمہارے روی پدر تمہارے کا اور ہو تم بعد یوسف کی گروہ شائستگان

قال قائل منهم لا تقتلوا یوسف والقوه فی غیابت الجب
کہا بولنے والی اونمیں سے نہ قتل کرو تم یوسف کو اور ڈالو تم اوسکو بیچ قعر چاہ کے

یلتقطه بعض السیارة ان کنتم فاعلین ○ قالوا
اٹھا لیوے اوسکو بعضے گذرنی والی راہ کی اگر ہو تم کرنے والے کہا اونہوں نے

یا ابانا ما لک لا تامنا علی یوسف وانا له لناصحون ○ ارسله
اے باپ ہمارے کیا ہی واسطی تیری کہ نہیں اعتبار کرتا ہمارا اوپر یوسف کی حالانکہ ہم واسطی اوسکی البتہ خیرخواہ ہیں بھیج تو اوسکو

معنا غدا یرتع ویلعب وانا له لحافظون ○ قال انی لیحزننی ان
ساتھ ہمارے کل کی چرے اور کھیلے اور ہم واسطی اوسکی البتہ نگہبان ہیں کہا یعقوب نے تحقیق مجھکو غمگین کرتا ہی یہہ کہ

تذهبوا به واخاف ان یاکله الذئب وانتم عنه
لیجاؤ تم اوسکو واسطی مفارقت کی اور ڈرتا ہوں میں اس بات سے کہ کہا جاوی اوسکو بھیڑیا اور تم اوس سے

غافلون ○ قالوا لئن اکله الذئب ونحن عصبة انا اذا
بیخبر ہو کہا اونہوں نے کہ اگر کہا جاوی اوسکو بھیڑیا اور حال آنکہ ہم قوت دار ہیں تحقیق ہم اوسوقت

لخاسرون ○ فلما ذهبوا به واجمعوا ان یجعلوه فی غیابت
زیان کار ہونگی پس جبکہ لی گئی یوسف کو اور متفق ہوی وہ یہہ کہ ڈالیں اوسکو بیچ قعر

الجب واوحینا الیه لتنبئنهم بامرهم هذا وهم لا یشعرون ○
کوئیں کی اور وحی کی ہمنی طرف یوسف کی البتہ آگاہ کریگا تو اونکو اس کام اونکی سی حال آنکہ وہ نہیں جانتی

وجاءوا اباهم عشاء یبکون ○ قالوا یا ابانا انا ذهبنا
اور آئی نزدیک باپ اپنی کی وقت عشا کی روتی تھی کہا اونہوں نے اے باپ ہمارے تحقیق ہم گئی تھی

نستبق وترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب وما
آگی پیچھی دوڑتی تھی اور چھوڑ گئی ہم یوسف کو نزدیک متاع اپنی کی پس کہا لیا اوسکو بھیڑیے نے اور نہیں ہی

انت بمؤمن لنا ولو کنا صادقین ○ وجاءوا علی قمیصه بدم
تو باور کرنیوالا واسطی ہمارے اگرچہ ہیں ہم راست گو اور لائی اوپر کرتی اوسکی کی لہو

کذب قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل والله
جھوٹا کہا یعقوب نے بلکہ آراستہ کیا واسطی تمہارے نفسوں تمہاری نی ایک کام بزرگ کو پس صبر نیک ہی اور اللہ

ثلثه

الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوْا

مدد چاہی جاتی ہی اوپر اوس چیز کی کہ بیان کرتی ہو تم اور آیا ایک کاروان پس بھیجا اونہوں نے

وَارِدَهُمْ فَأَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً

پانی لانی والا اپنی کو پس ڈالا اوسنی ڈول اپنی کہا اوس شخص نی یہہ بشارت ہی کہ یہہ ہی ایک لڑکا اور چھپایا اوسکو واسطی تجارت کے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ

اور خدا دانا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی تہی اور بیچا برادران اوسکی نی ساتھ قیمت کم کی کہ درم چند تہین

وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ۝ ع

اور تہی وہ برادران حق یوسف مین عدم رغبت کرنے والون سے

قولہ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ الخ منقول ہی کہ برادران یوسف گیارہ تہی بن یامین تہی

وہ برادر عینی یوسف کی تہی اور باقی علاتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ حق تعالی نی چہار حصہ حسن یوسف کو

عطا کیا تہا اور دو حصہ مین سب خلائق شریک تہی ابو سعید خدری نی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ حضرت

فرماتی تہی کہ شب معراج آسمان پر دیکہا مینی یوسف کو کہ نہایت حسن و لطافت رکہتی ہین متعجب ہوکر

اوپوچہا مینی کہ یہہ کون ہین کہا مینی کہ یوسف ہین اصحاب و نی حضرت سی سوال کیا کہ یوسف کو

کس طرح سی دیکہا آپ نی فرمایا کہ مثل شب چاردہ کی درمیان ستارونکی اور کہا احبار روایت کی ہی کہ حق تعالی

نی صورت سب پیغمبرونکی آدم کو دکہلائی ہرگاہ کہ طبقہ ششم آسمان مین حضرت کو دیکہا کہ تاج وقار سر پر رکہی تہی

اور لباس بادشاہی پہنی ہوی اور ردای کرامت دوش پر رکہی تہی اور دست راست اونکی سر پر از فرشتہ استادہ

اور علی ہذا القیاس سب جب کو ہی اور سب آواز تسبیح و تہلیل مین مشغول تہی اور آگی اونکی ایک درخت سرا تہا

کہ اوسکو درخت سعادت کہتی تہی اور جس وقت کہ وہ چلتی تہی وہ درخت اونکی ساتہہ حرکت کرتا تہا آدم نی

آدم نی عرض کی کہ بار خدایا یہہ کون ہی نداہوئی کہ ایک شخص ہی فرزندان تیری کی جمیع مردم حسد

اوسکا کرینگی بجہت حسن کی کہ مین اوسکو عطا کرونگا آدم نی پوچہا کہ بار خدایا کیا چیز دیکہاتو فرمایا کہ حسن بسیار

وہ نکالین آدم نی معانقہ کیا اونسی اور بوسہ اونکی چشم پر دیا اور فرمایا حضرت آدم نی کہ لا تأسف

يَا بُنَيَّ وَأَنْتَ يُوْسُفُ یعنی اور وہ مکر توای فرزند میری کہ تو یوسف ہی پس اول جس شخص کی

یوسف نام رکہا آدم تہی اور خبر مین ہی کہ آدم علیہ السلام اول خلقت مین مثل جمال صورت یوسف کے

تہی ہرگاہ کہ گندم کو تناول کیا حسن و نور اونسی زائل ہوا اور حق تعالی نی وہ یوسف کو دیا اور منقول

ہی کہ شب تار روشنی اونکی سی مثل روز روشن کی ہوتی تہی اور کہونگروالی بال تہی اور فراخ چشم تہی اور ابرو

کہ تہی اور باریک بینی تہی اور دانت چہوٹی تہی اور داہنی رخساری پر ایک خال سیاہ تہا اور درمیان

دو چشم کی ایک علامت نورانی تہی مثل ماہ تاباں کی ہر کاملہ ہنستی تہی نور اونکی دندان سی چمکتا تہا کہ در و دیوار

کو روشن کر دیتا تہا اور لطافت اندام اسطرح پر تہا ہر گاہ کہ میوی کہاتی تہی جلد سی معلوم ہوتی تہی القصہ ہرگاہ کہ

یوسف نی خواب کو اپنی باپ سی بیان کیا اور وہ ہوئی بہائیونکی حکم کیا اور اتمام نعمت کی خبری اور ہرگاہ کہ آب انکو

اظہار کیا اور کہ جسقدر اونکی حرکت مین آئی اور تدبیر اونکی مین کی اور سعی کی اسطرح کی حق تعالی نی فرمایا وَإِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ

وَأَخُوْهُ قولہ قَالُوْا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا مروی ہی کہ ہر روز یعقوب کچہہ کہانا پکایا تہا اور ہمسایہ

مین اونکی ایک درویش تہا کہ بوی طعام اوس تک پہنچی اور اوسکو اوس طعام سی باحصہ نہ کیا اسی سبب

ہرگاہ اوس درویش کو طعام سی محروم کیا تو نی اس ساتہہ بلا میری کی اسی اوسی انکو یوسف نی خواب دیکہا

دیکہا القصہ برادران یوسف ویک روز رکو اپنی کی آئی اور عرض کی کہ فصل بہار ہی اور زمین

سبز کیا قباحت ہی کہ اگر یوسف کو ہماری ساتہہ صحرا کو بہیجو تم یعقوب نی فرمایا کہ مین نی بہار

رخسار یوسف مثل بلبل خزان دیدہ ہون کار وار کہو کہ تم سیر گلعذار مین ہو اور مین خار ہجر یوسف مین گرفتار

جون فرزندان یعقوب اوس اونکی سی محروم ہوئی اور نزدیک یوسف کے آئی اور اونکو با فراخ حال غریب کی
اور بدحال پایا لیکن جبکہ موسم گل و سنبل وزہ ہی غنیمت جانا چاہی بعد اسکی ایام خزان پونہچی
ہرگاہکہ نام تماشا سنا خاطر مبارک اونکی متوجہ تماشا ہوئی اور ہمراہ برادران اپنی رخصت کی خدمت
پدر بزرگوار مین آئی اور اجازت چاہی اوسوقت یعقوب متفکر ہوا اور کہا برادران یوسف نی یا ابانا ما لک
بکذا فی بعض التفاسیر لیکن بر روایت صحیح معتبر کی اسطرحسی مسطور ہی ابو حمزہ روایت کرتا ہی کہ روز
جمعہ مسجد مدینہ مین نماز صبح ہمراہ امام زین العابدین کی بجا لایا مین ہرگاہ نماز اور تعقیبات سے فارغ ہوئی
دولتخانہ اپنی کو تشریف لی گئی اور مین ہمراہ اونحضرت کی تہا بعد اسکی اونحضرت نے طلب کیا ایک
کنیزک اپنی کو کہ نام اوسکا سکینہ تہا فرمایا کہ جو سائل دروازہ میری سی گذری اوسکو کہانا دینا کہ آجکا دن روز جمعہ
کا ہی مین عرض کی کہ اسطرحسی نہین ہی کہ ہر سوال کنندہ مستحق ہو فرمایا ایسا نہ ہو [illegible] کرتا ہون کہ بعض
سوال کنندہ مستحق ہی [illegible] اوسکو کہانا نہ دون [illegible] نازل ہووی جیسا کہ نازل ہوئی یعقوب اور آل یعقوب پر
بالعام یا جانا ہی [illegible] یعقوب ہر روز ایک گوسفند ذبح کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی بعضو کو
مصرف سائلین مین لاتی تہی اور بعض مصرف عیال مین پس ایک شب جمعہ کو ہنگام افطار ایک سائل
روزہ دار مسافر غریب کہ نزدیک خدا کی منزلت عظیم رکہتا تہا در یعقوب پر آیا اور ندا کی کہ طعام دو اور
یہ سنتی تہی اور چند بار ندا کی [illegible] ناامید ہو کر گروہ پہرا اور کہا اوسنی کہ انا
للہ وانا الیہ راجعون رویا اور گرسنہ سو رہا روز دیگر روزہ رکہا اور گرسنگی پر صبر کیا اور حمد
خدا بجا لایا تہا یعقوب اور اونکی آل سب شکم سیر سو رہی ہرگاہکہ صبح طالع ہوئی دیکہ اونکی پاس وہی
طعام شب کی باقی رہ گئی تہی بعد اسکی وحی کی حق تعالی نی طرف یعقوب کی اوسوقت کہ ای یعقوب میری بندہ کو
ذلیل کیا تو نی بندہ میریکو ساتہ ایسی ذلت کی کہ سبب اوسکی مستحق تادیب و غضب میرے کا ہوا تو یعقوب و آل

ابتلا میری کی تجہ اور فرزندان تیری پر نازل ہوگی ای یعقوب [illegible] پیشتر محبوب تر بین پیغمبران اور گرامی
تر بین پیغمبرانکا نزدیک میری وہ شخص ہی کہ رحم کری مساکین و بیچارگان پر اور کان میر کہلاوی اونکو نزدیک
کری اور کہانا دی ای یعقوب تو رحم نہ کیا تو نی بندہ میری کو کہ عابد تہا اور قانع با ذرک طعام حلال دنیا
تہا تو ای یعقوب اور فرزندان تمہی سیر ہو کر سو رہی حال آنکہ زیادتی طعام کی نزدیک تمہی تہی ای یعقوب
ابتلا ساتہہ دوستون میری کی نزدیکتر ہی دشمنون سی بعزت خود قسم کہاتا ہون مین کہ نازل کرونگا مین طرف
تیری بلا اپنی کو پس مہیا ساتہہ بلا پر کی رہ ابو حمزہ ناقل ہی کہا کہ فدا ہون مین آپ پر کس وقت مین
یوسف نی خواب دیکہا تہا فرمایا کہ اوسی شب کو کہ یعقوب اور آل یعقوب سیر ہو کر سو رہی تہی قولہ تعالی
قالوا لئن اکلہ الذئب ونحن عصبۃ الخ ہرگاہ یعقوب نی مبالغہ فرزندان کا جانا اور ہم خوش
یوسف و اوسطی سیر کی باغ [illegible] یوسف کہا و بقضای قضای الہی راضی ہو کر فرمایا کہ یوسف کو غسل و
اور بالون مین شانہ کرکی خوشبو لگائی تہی اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم کا تہا کہ جبرئیل بہشت سی لائی تہی
اور بوقت ڈالنی اونکی آگ مین پہنایا تہا اور بمیراث یعقوب کو پہنچا تہا پہنایا اور اونکو بازو کی ساتہ
کردیا اور فرمایا کہ لیجاؤ اوسی شجرۃ الوداع کی شہر سی تک کہ مین تمہاری ساتہ آؤن اور شجرۃ الوداع ایک
درخت تہا جو کوئی کہ سفر کو جاتا تہا ہمراہیان و متعلقہ اوسکو وداع کرتی تہی فرزندان جب اپنی ساتہ کے
بجالائی پس یعقوب نی عمامہ شتعیہ سر پر رکہا اور کمر باندہی اور عصا ہاتہ مین لیکر روانہ ہوئی اور کنعان
یعقوب کا خلاف معمول تہا المختصر کہ دیکہتا تہا تعجب کرتا تہا ہرگاہکہ یعقوب نزدیک فرزندان اونکی و اوسطی تعظیم
کی اوٹہی اور قدم بوسی کی پر یعقوب نی یوسف کو گلی لگایا اور فرزندان پر کہا کہ اس پسر کی بوے
[illegible] کی سونگہتا ہون [illegible] اونکی مطلق [illegible] بعد اسکی کہا کہ [illegible] حسد و بے
[illegible] دستار [illegible] تمکو [illegible] سوار کرتا اور لیجاتا اور پہر الانا مین لیکن بیجا

ضعیف و نحیف ہی اور منتظر دیدار فرزند ہی یکایک نہار شب تک جنگل مین رہو اور دل مرا حزن
فراق خراش مجھو بس کر آجکی شب صحرا مین رہیگا تو خوف جلادینی آتش فراق کا ہی یوسف جھکی
واسطی چومنی قدم باپ کی کی یعقوب نی سر مبارک اونکا اوٹھایا اور پیشانی نورانی پر بوسہ دیا اور
کہا کہ ای قرۃ العین کی ایک ساعت میری گود مین بیٹھ تو کون جانی کہ کل تقدیر ہماری کیا ہی کچھ
تجھی چار وصیت کرتا ہون کہ ان چارونکو خاطر اپنی سی فراموش کرنا اول یہہ ہی کہ خدا کو کبھی
فراموش کرنا آتو دوسری ہر بلا مین توکل بفضل خدا کرنا اور تیسری حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْل
بہت سا پڑہنا کہ اس کلمہ نی جد تیری ابراہیم خلیل کو آتش سی نجات دی ہی اور وصیت آخر یہہ ہی کہ مجکو فراموش
نکرنا کہ مین تجکو فراموش نکرونگا مخفی نہ ہی کہ یوسف کی ایک بہن تہین کہ نام اونکا دنیا تہا وقت انکی
کی سونی نہین کا وہ خواب مین دیکھا کہ دس بہیڑیی یوسف کو کنارہ پر سی لیجاتی مین نہ جواب وحشت اوٹھکر
اوٹھین اور پوچھا کہ یوسف کہان ہی تب کون نی کہا کہ ساتھ بہائیون کی صحرا کو گئی کہا کہ باپ نی اجازت دی
کہا لوگون نی کہ ہان اجازت دی کہا وا مصیبتا کہ زمانہ بیوفا اور روزگار پر جفا نی ہماری تئین
مفارقت وی یوسف مین گرفتار کیا اور وہ حیران ہوئی کا دل مین بیتی لایا پس تعجیل تمام سنہ طرف روانہ کیا
بہی وقت تجہیز و الوداع کی پہنچین کہا کہ یعقوب یوسف سی گفتگو کرتی مین دیکہ آئین اور پای یوسف پر گرکر
اور تعنہ دیا کہ ان یوسف ہمین چہوڑ الا اور کہا ای اور بہائی ایسا معلوم کرا اور کنیز ان اپنی سی جان تو مجھی بہی
ساتھ لیجا جہان کہین تو قدم رکہی تو گرد خاک اوس جگہہ کی مژگان سی جہاڑو کی مین اور جس وقت کہ پانی ہوگی
لہری ہوکر دو نو ہاتھ پہ کاسہ کی رکہونگی اور اگر احتیاج کہانا کہانی کی ہوگی تو لکڑیان چن کر کہانا پکاونگی
مین ای خورشید فلک خوبی اور گوہر صدف یعقوبی اگر ہمراہ مجہی لیجاتی ہرگز دل اس طرح کو درد فراق سی
مبتلا کری تو اور جگر اس ضعیفہ کو ساتھ آگ کی نہ جلادی تو اور زیادہ ایک شب سی ہو وہ فراق جلتا

کر یہ و فغان تا بتوسی ونی لگی پس یعقوب نی یوسف کو گود مین لیا روتی ہوئی آواز الفراق کی یوسف
بالکہ روتی دیکہا قطرات اشک کی رسانی گلی اوسکی بہاتی ہیں پدر بزرگوار بیٹے ونی تمہاری کا کیا ہی اور یہ
اضطراب و بیقراری اور بیتابی کس واسطی ہی کہا ای ثمرہ دیدہ میری تمہاری جانکی ہی کی مجکی میری غمگین
پہنچتی ہی نہین جانتا مین کہ انجام کار کیا ہوگا مجکو فراموش کرنا کہ مین ہمیشہ تیری خیال مین ہونگا بعد
یوسف نی اپنی باپ کی ہاتھ کو بوسہ دیا اور اپنی بہن کو رخصت کیا پس باپ فرزند و نکو یعقوب علیہ السلام
نی واسطی محافظت یوسف کی تاکید بہت فرمائی بہائیون نی یوسف کو کندہی پر چڑہا لی شہر طرف
کیا یعقوب نی آواز دی کہ مین اسجگہہ سی شہر کو نہ جاونگا جب تک تم لوگ پہر وکی پہر کہا کہ آہستہ جاو اور
نظر میری سی غائب نہو مطابق کہنی کی آہستہ جاتی تہی اور یعقوب دیکہتی تہی مرکا یکہ وقت کہ نظر یعقوب سی غائب
ہون یعقوب نی ایک آہ ماری اور کہا کہ ای فرزندان میری یوسف کو پہیر لاو تا ایکبار و یکر دیکہون یوسف
وہانکی یوسف کو پہیر لائی یعقوب نی انکو گلی لگایا اور فرمایا کہ میری جی مین فراق کی ہی جو ہوتی جاتی
یوسف نی پدر بزرگوار کو تسلی دیکر وداع کیا اور متوجہ راہ ہوئی اور یعقوب نی باسوز تمام محبت کی مرکا
رخصت وداع بہی ہر شاخ سی آواز الفراق الفراق کی سنی معلوم کیا کہ زیر پردہ غیب عجب تک ہی اور ان
ایام اور اسی انتہای وحانی مقام حسرت افسوس ہی کہ حضرت یعقوب باوجود علم کی کہ یوسف ہمراہ برادران
واسطی کہ جاتی تہی اور نبا بر کینہ برادران کی بقدر مضطرب تہی کہ بیان لائق اوسکا نہیں جب ہو حال
سید الشہدا علیہ السلام کا بہ نظر تامل دیکہا جاتا ہی کہ جسوقت کہ جناب علی اکبر نی رخصت کارزار طلب کی
دین کی جناب سید الشہدا نی نظر نا امیدی ہی اور حسرت کی دیکہی تہی اور مانند ابراہیم کی وقت ذبح فرزند اپنی کی
سید کی تمین اسی طرح سی امام حسین نی وقت وداع علی اکبر کی کمین اپنی سید کی اور روئی اور فرمایا اللہم
اشْهَدْ فَقَدْ بَرَزَ اِلَيْهِمْ غُلَامٌ اَشْبَهُ النَّاسِ خَلْقًا وَخُلُقًا وَمَنْطِقًا بِرَسُوْلِكَ ہی اولا

کواہ رہو تو بس وہ سینہ کہ جاتا ہی طرف ان اعدا کی شمشیرین لوگونکا خلقت و خلق مین اور کوئی
مین ساتہہ رسول کی نہیں بعد اسکی جناب علی اکبر متوجہ کارزار ہوی اور جماعت کثیر کو داخل جہنم کیا بعد
اسکی خدمت پدر بزرگوار مین آئی اور عرض کی کہ ای پدر بزرگوار تشنگی نی ہلاک کیا اور بار زرہ
وغیرہ تعب مین لایا مجہی پس اگر کوئی سبیل پانی ملنی کی ہی تب جناب امام حسین رونی لگی اور فرمایا کہ واغوثاہ
ای فرزند میری کہان سی پانی لاؤن مین تہوڑیسی جنگ اور کر تو جب کہ جد نبی محمد مصطفی سی ملاقات
کری پس ایسا کاسہ پلاوینگی کہ بعد اوسکی پیاسا نرہیگا تو بعد اسکی علی اکبر متوجہ کارزار ہوی اور
خوب لڑی پس منقذ بن مرہ نی ایک تیر مارا کہ گہوڑیسی نیچی آئی اور آواز دی کہ ای پدر بزرگوار سلام
وداع کرتا ہون اور یہ جد میری کہڑی ہین کہ تمہین سلام کہتی ہین اور کہتی ہین کہ جلد آؤ تم پس ایک آواز
کی اور انتقال کیا بعد اسکی جناب سید الشہدا آئی اور نعش مبارک پر کہڑی ہوی اور فرمائی انکی قتل اللہ
قوما قتلوک ما اجرأهم علی اللہ وعلی انتہاک حرمة رسول اللہ یعنی قتل کری خدا ان
قوم کو کہ قتل کیا تجکو کیا بیباکی اور جرات ہی خلاف خدا اور رسول پر اور ہتک حرمت رسول بعد
علی الدنیا بعدک العفا بعد تیری خاک ہی دنیا کی زندگانی پر راوی کہتا ہی وخرجت زینب بنت
علی تنادی یا حبیباہ یا ابن اخاہ وجاءت فانکبت علیہ اور باہر نکلی زینب
علی کی اور پکارتی تہی کہ ای حبیب میری اور ای بہتیجی میری اور آئین پس گر پڑین اوپر نعش کی بعد اسکی
جناب سید الشہدا اونکو لیکر داخل خیمہ ہوی کذا قیل فی الملہوف ہرگاہ کہ یوسف کو کنکنی اور نظر یعقوب
غائب ہوئی کہین پر اوسکو مار دیا اور کہا کہ اگی ہماری چل تو یوسف رونی لگی اور کہا ای برادران میں کیا قصور
کیا ہی کہ ساتہ میری یہ خواری عمل مین لاتی ہو اور مجکو پیادہ دوڑاتی ہو بہائیون نی ازروی حمق کے
کہا وہ ستاری اور ماہتاب اور آفتاب ہی کہ تجکو سجدہ کیا بلاکہ تا فریاد تیری کو پہنچین یوسف نی کہا کہ تمکو

تمکو کیا ہوا ہی آیا حال پیر کنعان سی نہ دیکہیہ نہین کرتی ہو کودکی اور ضعیفی میری پر رحم نہین کرتی ملعنت
سخان ونکی کی نہ ہوی اور ایک طمانچہ مارا اور دوڑائی ہرگاہ اس حالسی تہوڑیسی راہ قطع کی تند تعلین اونکا
بس پا برہنہ اوپر کانٹونکی دوڑانی لگی یہان تک کہ پانوان ونکی مجروح ہوی اور ماندی ہوی ہر اونکو
بیچ کانٹونکی در حالت گرسنگی اور تشنگی پہنچی تہی اور حضرت یوسف ہر چند کہ جزع کرتی تہی کوئی انکا سنتا
او جس بہائی کی پاس جاتی تہی واسطی شفاعت کی وہ طمانچہ مارتا تہا اسی طرح سی اونکو صحرا مین دوڑاتی
تہی یا اینکہ آفتاب بلند ہوا اور تشنگی یوسف پر غالب ہی متوجہ طرف روبیل کی ہوی اور کہا کہ تو سب سے
بڑا ہی اور پسر خالہ میرکا ہی اور بہائی میرا ہی اور باوجود کہ باپ نی میری تجہی تیری سپرد کیا ہی تا ترس
نو رحم کر اور پیچ کی روبیل نی ایسکر طمانچہ مارا تو ویک شمعون کی گئی اور واسطی مینی کی طرف آب طلب کیا
اور اوس طرف کہ یعقوب تہے واسطی یوسف کی پانی ورد وہ بہرا تہا اور فرمایا تہا کہ ابہی لیتے جانا
ہوی سخت کبر آئی ہی جس وقت کہ پیاسی ہوی طلایو شمعون نی پانی اوس طرف کا پہینک یا یوسف نی چپ کہا کہ
ای شمعون اس پانی کو کیون تمنی پہینک دیا شمعون نی کہا کہ مین گوارا رکہتا ہون کہ خون تیری حلق سی
گراؤن یہ جرد سنی کی بدن یوسف پر لرزہ ہوا اور خوف جان سی آنسو آنکہ سی گرنی لگی اور دیکہا کہ
کہ قصد برادران معلوم ہوا رو بقبلہ ہو کر دعا کرنی لگی ای خداوند ہی تو کہ ابراہیم کو آتش نمرود
سی نجات دی تمنی پدر ضعیف میری پر رحمت کر اور مجکو قتل سی نجات دی بہودا نی کہ اس مناجات کو
سنا رک برادری حرکت مین آئی اور پیشانی پر عرق آیا اور یوسف سے کہا کہ ای برادر دل خوش رکہ
جب تک جان میری تن مین ہی کوئی شخص تجکو ہلاک نہین کر سکتا پس یوسف کو اپنی حمایت مین لیا
اور بہائیون سی کہا کہ دست تعدی از مکر و آتش مخی جیسی عہد کیا تہا کہ قصد قتل یوسف کرین کی اس کی
سی غصہ اوران نی تسکین پایا اور متفق ہوی اسباب پر کہ یوسف کو قعر چاہ مین ڈالا جاہی ادریہا

یہ احوال تہا اور شورش میں لاتا ہی حزن و غمکو اور شعلہ ور کرتا ہی آتش غمکو کانون سینہ میں بیان
مصائب کہ جناب سید الساجدین ہمراہی حرم محترم جناب سید الشہدا مین گذری مین چنانچہ روایت
سی معلوم ہوتا ہی ہر گاہ کہ زینب خاتون کی نظر سر اوپر بزرگوار پر پڑی اور وہ سر نہایت حسن اور ضیا
اور نور ضیا مین تہا اور شبیہ ترین خلق کا رسول خدا سی اور خضاب محاسن مبارک سی لالہ تر تہا اور
ہوا محاسن شریف کو کبھی جانب راست اور کبھی جانب چپ کے ہتی تہی سر اپنے کو چوب محمل سی مارا
کہ خون برقع سی زمین پر گرا اور فریاد کی کہ اے شقی فلک نامت بسبب ظلم ان شریرون کی جیب کر تو
اور فرماتی تہین کہ یا اخی قلبك الشفيق علينا ماله قد قسا وصار صلبا
اے بہائی یہ دل تیرا شفیق تہا اوپر ہمارے کیا ہوا سخت ہوا مانند سنگ سخت اور کرخت ہو گیا اخی
لو ترى عليا لدى الاسير مع اليتم لا يطيق جوابا اے برادر بزرگوار کاش دیکھے
تم علی بن الحسین کو وقت اسیر ہونے کی کہ باوجود یتیمی کی اور ضعف اور رنجوری کی نہیں طاقت کہنا سے
رکہتی ہی بی بی کلما اوجعوه بالضرب ناداك بذل تغيض دمعا منسكبا اور ہر گاہ
درد میں لاتی ہین اوسکو بسبب زد و کوب کی پکارتا ہی تمکو بسبب خواری کی اشک جاری کرتا ہی
يا اخي ضمه اليك وقربه وسكن فؤاده المرعوبا اے اور اسکو سینہ سی اپنی لگا لو اور
تسکین دو دل خوف رسیدہ کو ما اذل اليتيم حين ينادي بابيه ولا يراه مجيبا
کس قدر ذلیل کیا ہی یتیم تیرا کو جس وقت کہ پکارتا ہی باپ اپنی کو اور نہیں دیکھتا اسکو جواب دیتے
اور وہ کنوان کہ جسمین یوسف کو ڈالا چاہتے تہے تین فرسخ کنعان سی تہا اور منہ اسکا تنگ تہا
اور پانی مین کشادہ اور راہ سی دور تہا اور ہر گاہ کہ یوسف کو اوس کنوئین پر لائے ہر چند یوسف نی
ایک ایک کا پکڑتی تہی دامن نگرتا تہا اور از دیدہ سی آب حسرت برساتی تہی مین عجب درد نسی کیا

کیا وو فائدہ نہی تہی یوسف نی ہر گاہ دیکھا کہ بنظر رحمت مجکو نہیں دیکھتی ہین فرمایا
کہ مجہی مہلت دو تا دو رکعت نماز پڑہو تمین کہا کہ تم نماز پڑہنا کیا جانتی ہو کہا کہ آخر
پیغمبر زادہ ہو نہیں اور ہمراہ والد بزرگوار کی محراب طاعت مین کہڑا ہوا ہو نہیں بہائیوں نے
بہائیونی کہا کہ یوسف کو نماز پڑہ لینی دو پس حضرت یوسف نی نماز ادا کی اور بعد الفراغ
نماز کی سر برہنہ خاک پر رکہا اور عرض کی خداوندا اے نگہبان تو ہی مین بندہ تیرا ہون
راضی برضا تیری ہون پا دے تو بخش اور چاہے تو ہلاک کر ہر گاہ مناجات سے فارغ
ہوئی بہائیون نی کہا کہ پیراہن اوتار و یوسف نی کہا یہہات یہہات زندہ کو عورت
پوشی چاہیے اور مردہ کو کفن پیراہن چہوڑ دو اگر مر جاؤن تو بی کفن رہون اور اگر جیتا رہون
تو ستر عورت کرون بہائیون نی کہا ہر گاہ کہ برہنہ ہو گا تو کیا رہ شتاری اور رہا
تمکو برہنہ کرکیین کی آخر الامر بزور پیراہن انہون نی اوتار لیا اور رسی اوسکی کمر مین
باندہی اور ڈال دیا کہا یوسف نی کہ اے برادران جو کچھ چاہتے ہو جور و جفا میرے
حق مین کیا ایک نصیحت کرتا ہون کہ اوسکو سنو اور اوپر عمل کرو بہائیون نے کہا کہ
کیا نصیحت کرتا ہی تو یوسف نی کہا کہ باپ کو اچھی طرح سے رکہیو اور خدمت کریو کہ
وہ نہیں جانتی ہین کہ تمنی مجہی کیا سلوک کیا ہی کہ اگر وہ جانیں پانی کی تیر بد دعا کرین گے
اور خوف کرو عقوبت پدر سی روئیل نی اسکو سنکر پیچہ لیا اور کچہ ریسی رسی کو کاٹ
دیا اور یوسف نیمہ چاہ مین تہی کہ رسی کٹی یوسف نی کہا کہ دریغ کہ دیدار پدر نادیدہ
رشتہ زندگانی منقطع ہوا اپنی زندگی سی دست بردار ہو کر کام اپنا حوالہ بخدا کیا اور
ندا ہوئی جبریل کو کہ بندہ میرا کو لی جبریل یہ سنکر سدرۃ المنتہی سی تہہ چاہ مین پہنچے

اور یوسف کو ہوا مین لیا اور یوسف کو غش آگیا اور آہستہ آہستہ جبرئیل نی اونکو تہ
چاہ مین پہونچایا اور اوپر ایک پتہر کی تہا یا خطاب پہونچا ای جبرئیل جا جہاں بہشت
بستانہ او رسراکی کو اپنی کو وہین رکہو اور بر ہای اپنی کو اونکی زخمیر رکہو کہ تا القیام
یاد دین اور جب ہوش مین آوین تو ہمارا سلام کہیو اور کہیو کہ غم نکہا تو کہ ہمنی تجکو واسطی تخت
اور جاہ کی پیدا کیا ہی نہ واسطی تحت چاہ کی جبرئیل نی عرض کی کہ الہی مجہی طاقت دے
نہ مین اپنی تئین بصورت یعقوب دکہلاؤن تو ایک زمانہ سات اوسکی تسلی ہو حکم پہونچا
کہ اسیطرحسی کر جبرئیل بصورت یعقوب آئی اور سر یوسف کو اپنی کنار مین لیا جو حضرت
حضرت یوسف ہوش مین آئی وہ نوحہ کردن روح الامین مین فرمایا دی اور فریاد کی کہ
ای پدر بزرگوار کہان تہی تم اور بہائیون نی مجہی کیا سلوک کیا اور مجہی خدمت سی تمہاری
محروم کیا او تمکو میری فراق مین مبتلا کیا اور سر و پا برہنہ کر کی بیابان ہلاکت
مین ڈالا جو کچہہ کہ ستم اور جفا دلینی ہو سکی مجکو پہونچائی آپ و ہان مجہی بازرکہا اور
رخسارے میری کو ساتہ ضرب طمانچہ کی گلرنگ کیا گیسون میری کو ساتہ خاک و رو کے
ملایا اور پیراہن کہ تم نی اپنی ہات سی پہنایا تہا مجہی لی لیا اور رسی سخت میری کمر مین باندہ کی
اور [illegible] میری پشت پر ماری اور سر نگون چاہ مین لٹکا دیا ای پدر بزرگوار میری
کو دیکہہ تو کہ طمانچہ میری موہنہ پر مارا کہ زخم ہو گیا ہی اور پیشانی اور پہلو میری مین نگاہ کرو کہ اثر
جراحت موجود ہی یوسف یہہ باتین کرتی تہی اور دیوار چاہ سی آواز آہ و نالہ آتی
اور جبرئیل بہی خروش کرتی تہی اور ملائکہ بہی روتی تہی آخر جبرئیل نی بلطافت
کہا کہ مین یعقوب نہین ہون بلکہ روح الامین فرستادہ رب العالمین ہون بعد اسکی سلام

ترجمہ

تہی یوسف کو پہونچایا اور طعام اور شراب بہشت کا اونکو کہلایا بعد اسکی
خوشخبری نجات پانی کی دی اور پہونچی جاہ کو دیجیا چنانچہ قول حق تعالی کا
مشعر اسکی طرف ہی کہ اوحینا الیہ لتنبئنہم آہ بکاہ کہ جبرئیل نی چاہا کہ اپنی مقام
کو جاوین علم الہی ہوا کہ وہ مین وزکہ ہین مین رہ اور سر یوسف کو کنار مین لیے
کہ خوبیا ور تنہا ورپارا اور دیارا اپنی سی دور پڑا ہی جہای افسوس اور حسرت جہ بکا
مین خویش اور اقربا ہی جناب سید الشہدا کی شہید ہوئی اور نوبت بجناب امام حسن
ہو تجی بطرا ول جانب راست اور جب دیکہا اور فرمایا کہ ہَل مِن مُغِیث
یُغیثنا ہَل مِن مُوحّد یَخافُ اللّٰہ فینا کہان تہی برادران اونکی کہ مثل
یوسف اونسی امید اعانت کی رکہتی تہی بلکہ کوئی زاہل اسلام تہا چنانچہ بعد [illegible]
حضرت کی ہَل مِن مُوحّد یخاف اللہ فینا اونسینا جواب کوئی [illegible]
سید الشہدا متوجہ طرف خیمہ حرم محترم ہوئی اور فرمایا اپنی پیرہن سی کہ ملبوس [illegible]
تا بعد ہلاکت کفن میرا ہو اور کوئی دست غارت دراز کری اسی لیجیا [illegible] اون
اشقیای جسم مبارک کو برہنہ کیا تا بحدیکہ ساربان علیہ اللعنۃ والعذاب نی چاہا کہ ازار [illegible]
سے لی لی اور دست مبارک بار بار تہامیتی ازار بند کی قطع کی [illegible]
شہ کا بعد قتل کی یہ تہا مُرمّلۃً بالدِّماء یابسۃً افواہُہم مِن الظَّما عاریۃً متون
الالبسۃ سائلات الدِّماء مقطّعات الاعضاء مجدّلین فی الفلوات عاریۃ ہم
الاوطان [illegible] بلا کفن [illegible] الرؤس [illegible] الایمان [illegible]
[illegible] فیہ اہل القرآن تو وہ تہی [illegible] خوشی خشک ہوئی موہنہ [illegible] کیا بشری

تسلی دینی والاہنین ہی لہذا ابلسی وطنی ونکی کلمات تسلی آمیز فرمائی اور حالت
سکینہ کا یہہ تہا کہ بعد شہید ہونی جناب سید الشہدا کی ہر گاہ کہ نعش مبارک پر گوندا
ہوا جسم مبارک حسین سی لپٹ گئین تا اینکہ چند عورتون نے بزور نعش مبارک سی جدا کیا
بالجملہ افراد مصائب جناب سید الشہدا کی کہ اون اشقیائی سی ہو پہونچائی کمال افراد
انواع مصائب تہی چنانچہ ملاحظہ کیا جائی کہ ایک فرد مصیبت رسن باندہنی کا
وہ تہا کہ برادران یوسف نی رسن کو باندہ کر چاہ مین لٹکایا تہا اور جب تہ کو
پہونچی تو رسن کو قطع کیا اور ایک فرد مصیبت رسن باندہنی کا یہہ کہ چند اہلبیت کو
ایک رسن مین ونیز ایک نزدیک باندہ کر سامنی یزید پلید کے لی گئی اور کہنا علی بن الحسین کا
اوسوقت مین کہ ستم دیتا ہرن ساتہہ خدا کے ای یزید کہ اگر اس حالسی ہمکو جناب نبی
دیکھتی تو کیا حال ہوتا اونکا اور ایک فرد مصیبت کا یہہ تہا کہ برادران یوسف نی
دست کاروان حضرت یوسف کو بیچ کیا تہا اور کاروانیان نی اوسکی غلام گری کی
سوال لیا تہا اور ایک فرد ظلم کا یہہ تہا کہ فاطمہ دختر جناب سید الشہدا کو ایک شقی
نی واسطی کنیزی کی یزید سی طلب کیا اور ایک فرد مصیبت کا یہہ تہا کہ حضرت یوسف جبرئیل کو
پدر بزرگوار اپنا سمجہہ کر اظہار مصیبت کری گی آور ایک فرد مصیبت یہہ ہے کہ جسوقت
ساربان نی دست ہای مبارک جناب سید الشہدا کی قطع کی اور روز کیا اوس شقی
نی واسطی لینی ازار بند کی اوسوقت ایک غلغلہ اور شور گریہ و زاری کا بلند ہوا کہ گویی
اوریجین کہتا تہا وا ابتاہ وا مقتولاہ وا ہجیاہ واحسیناہ وا غریباہ و یابنی قتلوک
وما رووک من شربة الماء منعوک وای فرزند میری وای مقتول میری وای بیچ میری

جاری ہی تہا جسم اونکی سی خون اعضا اونکی پارہ ہوئی تہی پڑی ہوی تہی صحرا مین
روز اقتادہ تہی وطن سی دفن کئی گئی بدون کفن کی جدا کئی گئی ہین سر اونکی بدن سی
غسل دئی گئی ہین ساتہہ خون زخمونکی پلائی گئی تہی کاسہائی برچہون سی مقتول ہوئی
تہی دفن اونکی کی مردمان دہ پس اس مصیبت کو دیکہا چاہی کہان کہنا یوسف کا
کہ زندہ کو عورت پوشش چاہئی اور مردہ کو کفن اور کہان فرمانا جناب سید الشہدا
کا ای بہن لباس کہنہ لاؤ کہ بعد شہادت کی بدن میرا عریان نرہی اور اوسوقت
گلی لگانا سکینہ کا اور وہ حضرت جناب سکینہ سی بنہایت محبت رکہتی تہی اور شہزادا
ومحضر تہا اوسوقت ان اشعار کو چہاتی لگانا اونکو اور آنسو پونچہنا اونکا انہین سی
شعر سَیَطُولُ بَعْدِی یَا سُکَیْنَةُ فَاعْلَمِی مِنْکِ الْبُکَاءُ اِذَا الْحِمَامُ دَهَانِی
قریب ہی کہ مفارقت درازہ واقع ہوا چاہتی ہی پس جانتو ای سکینہ کہ تجکو رونا لازم ہی
ہر گاہ مجہی موت گہیرے لَا تُحْرِقِی قَلْبِی بِدَمْعِکِ حَسْرَةً مَا دَامَ مِنِّی الرُّوحُ فِی جُثْمَانِی
نہ جلا تو دل میرا کو ساتہہ جاری کرنی اسکہائی کی از روی حسرت کی جب تک روح
میری بیچ جسم میرا کی ہی فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَوْلٰی بِالَّذِی تَاْتِینَهٗ یَا خِیرَةَ النِّسْوَانِی
پس جسوقت کہ قتل کیا جاؤں مین پس تو سزاوار تری تو روئی وا لوسنی و دہتر زنان
کی ان کلمات سی کمال محبت اور رور دفراق سکینہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حالت اضطراب
یہہ مضمون فراق اظہار ہوا والاصبیہ صغیرہ معصومہ سی اظہار اپنی شہادت کا مناسب
نہین ہی چنانچہ اخفای شہادت مسلم دختر مسلم سی بعضی منازل مین کیا تہا اور یہہ
محتمل ہی کہ ہرگاہ جناب سید الشہدا علیہ السلام جانتی تہی کہ بعد میری کوی

وای حسین میری ای غریب الوطن میری ای فرزند میری شہید کیا تجہی اور تشنہ
پہچانا تیری تئین اور منع کیا پانی پینی سی پس ہر گاہ کہ دیکھا ساربان نی اس حالکو
درمیان مقتولونکی جیب ہر ما اور دیکھا مینی تمین شخصونکو اور ایک عورت کو گرد
اونکی بہت سی خلایق کہ تہی سی کہ زمین وہاکی بہر گئی اور پرہای ملائکہ کے آواز
آتی تہی دیکھا مینی ایک ان مین سی کہتا تہا کہ ای فرزند میری ای حسین فدا ہون
تجہپر میری ماں اور باپ اور عیال تیری اور دیکھا مینی کہ جناب امام حسین تن بی
سر پیاسہ بیٹہی اور فرمانی لگی لبیک یا جداہ یا رسول اللہ یا ابتاہ یا امیر المومنین
و یا اماہ یا فاطمۃ الزہرا و یا اخاہ المقتول بالسم علیکم منی السلام بعد اسکی جناب سید الشہداء رو
تی اور فرمایا کہ ای جد میری قتلوا واللہ رجالنا یا جداہ سلبوا واللہ نساءنا یا جداہ
ذبحوا واللہ رجالنا یا جداہ ذبحوا واللہ اطفالنا یا جداہ بغیر الجرم علیہم من عطشانا
بیٹا اور سب یہ حال سنکر حضرت امام حسین کی رو رہی تہی بعد اسکی جناب سی
نی کہا کہ کسنی تیری ہاتہہ کو قطع کیا کہ پہلی دست راست بعد اسکی دست چپ کو
جناب امام حسین نی عرض کی کہ ای جد میری مدینہ سی ہمراہ میری ایک ساربان چلا
تہا اور ہر گاہ کہ مین وضو کرتا تہا تو ازار کو اوتار کر رکہہ دیتا تہا پس وہ آرزو کرتا
تہا کہ یہ ازار بند میری واسطی ہو پس نہ دیا میرا اسواسطی تہا کہ مین جانتا تہا کہ وہ
اس فعل کو کرنی والا ہی پس جب مین مقتول ہوا تو وہ بہی درمیان لاشونکے
ڈہونڈہنی لگا پس پایا اوسنی مجہی تن بی سر بعد اسکی تفحص کیا ازار بند کا اور دیکہا
پس دیکہا اوسنی ازار بند کو کہ مینی اوسمین بہت گرہین دی تہین پس اوس نی ایک گرہ کو

کہولی پس مینی دست راست دراز کی کے ازار بند پکڑ لیا اور جسقدر اوس نی زور
کیا ہاتہہ نہ چہوٹا پس ساربان نی ڈہونڈہ کر ایک ٹکڑا تلوار کا لایا اور دست راست کو
قطع کیا بعد اسکی ایک گرہ اور کہولی بعد اسکی پہر مینی دوسری ہاتہہ سی تہاما
اوسنی دوسرا ہاتہہ قطع کیا بعد اوسکی اوسنی آمد آپ کی دیکہی لاشونمین چہپا پس
ہر گاہ کہ پیغمبر خدا نی سنا بہت روئی اور متوجہ طرف ساربان کی ہوئی اور فرمایا
کہ وای تجہکو ای جمال قطع کیا تو نی دستہای حسین کو از روی ظلم کی کہ وہ ایسی دونو
ہاتہہ تہی کہ جبرئیل بوسہ دیتی تہی اور اہل سماوات اور زمین اسکو مبارک جانتی تہی
جو ذلیل اور ظلم کہ ان اشقیا نی کیا آیا کافی نہ تہا کہ اوسبر مظلوم کی دست قطع کی بیشک کیا
حق تعالی تیری مونہہ کو دنیا اور آخرت مین محشور کری جبکہ اوس گروہ مین کہ جنہونی
نی خون ہماری گرائی ہنوز دعا تمام نہوئی تہی کہ ہاتہہ اوسکی شل ہوئی اور مونہہ
سیاہ ہو گیا انتہی منقول ہی کہ فرزندان یعقوب اوس شب کنعان کو گئی کہ یعقوب
تمام روز انتظار یوسف مین نیچی شجرۃ الوداع کی بیٹہی رہی اور خواہر یوسف کی
ہمکلام تہی آیا کسواسطی اب تک یوسف نہین آئی اور نہایت اضطراب مین تہی
دینا اپنی باپ کو تسلی دیتی تہی اور اقسام کی سب عذر بیان کرتی تہین القصہ
یعقوب نی شب اوداس بسر کی اور [illegible] صبح ایک ٹیلی پر کہ مشرف اوس صحرا
[illegible] آئی اور ہمراہ دختر کی بیٹہی اور راہ فرزندونکی دیکہتی تہی اور فرزندان
[illegible] نی اوس شب صحرا مین سوری مگر یہودا بیدار رہا ہر گاہ دیکہا اوسنی کہ
[illegible] اسکو کچہ فرصت نہ پائی اور سر چاہ پر گیا اور آواز دیکر ای [illegible]

تو زندہ ہی یا مردہ ہی یوسف نی کہا کہ تو کون ہی کہ حال بیچارہ کا تجھی پرسش کرتا ہی
کہا اون نی کہ بھائی تیرا یہودا ہی یوسف رونی لگی اور کہا کہ ای بھائی کیا حال
اوس شخص کا کہ کنار پدر اپنی سی جدا ہو کر کنوئیں مین پڑا ہوا ور نہ کوئی غمگسار
اور نہ مددگار ہو نہ روی زمین پر ہو کہ زندون مین محسوب ہوا اور نہ اندرون زمین
کہ اموات مین محسوب ہو یہودا اوس درد دل یوسف سی خروش مین آیا اور گریہ و زاری
اور پیچہی یوسف کی بہت سا رویا یوسف نے قعر چاہ سی آواز دی کہ ای برادر وصیت کا وقت
سی نہ ہنگام تعزیت یہودا نے کہا کیا وصیت کرتا ہی یوسف نے آواز دی کہ وصیت یہی
ہی ہر گاہ کہ وقت نماز شام ہمراہ برادران گہر مین پہونچو مجھی میری یاد کرنا اور وقت
کہانا کہانی کی گرسنگی میری یاد کرنا اور جس وقت کپڑی پہنا برہنگی میری یاد کرنا اور
وقت شادیگی غمگینی میری تنہائی اور پریشانی میری یاد کرنا یہودا نے سوزش اسکی سی ایک
خروش کیا اور یہودا مرد بلند آواز تہا آواز رونیکی گوش برادران مین پہونچی
اونھی اوس سمت آواز کی چلی ہر گاہ کہ پہونچی دیکہا کہ یہودا چاہ پر بیٹہا روتا ہی کہا اونہون نی
کہ ای یہودا کیون روتا ہی تو کہا اوسنی کہ حال اس غریب بیچاری پر روتا ہون [illegible] اونہون
نی یہودا کو ملامت کی اور چاہا اونہون نی کہ ایک پتہر کنوئیں مین پہینکین یہودا نے منع کیا او
آخر الامر ایک پتہر بسر چاہ پر رکہکر کنعان کو روانہ ہوئی اور پیراہن یوسف کو خون گوسفند سی
آلودہ کیا اور نزدیک غروب آفتاب حوالی اوس پشتہ کی پہونچی کہ یعقوب اوس پر تہی
کہ تمام روز انتظار مین گذرانا ہر گاہ ایک گرد اوس صحرا مین ظاہر ہوئی یعقوب نی اپنی
بیٹی سی کہا کہ یہہ کیا گرد ہی اور لڑکی نی کہا کہ کیا عجب ہی کہ بہائی میری آئی ہون

یعقوب نی کہا کہ خوب طرح سی دیکہہ تو کہ ہی مین بیجر اونکی کہتی کی بینائی خوب طرح سی
دیکہا کہ نا گاہ وہ کانپنی لگی یعقوب نی کہا اپنی دختر کو کس واسطی تجہی لرزہ ہوا کہا کہ ای
پدر بزرگوار بہائی میری آئی ہین لیکن یوسف ہمراہ اونکی نہین ہی یعقوب نی بیخودی سی
بیخبری کی آہ سوزان دل پر درد سی کہینچی اور کہا کہ انکو آواز دی کہ اوس پشتہ پر آوین بینائی
نعرہ مارا کہ ای فرزندان یعقوب پشتہ پر آؤ کہ پدر بزرگوار تمہاری انتظار کرتی ہین
ہر گاہ وہ اونہون نی جانا کہ پدر اس حلہ پر ہی پیشتر اوسی پیشتر کی یعقوب سر برہنہ ہوی اور
اپنی بیٹی سی کہا کہ ای بیٹی یہہ کیا آواز آتی ہی بینائی مضمون اوس آواز کا آگاہ کیا
ہوی بینائی آواز دی کہ ای برادران دوڑو اور اپنی باپ کو دیکہو کہ حال دگرگون
دگرگون ہی بعد اسکی بینائی بیہوش ہوئین اولاد یعقوب دوڑی اور روبل نی پدر
اپنی کو کنار اپنی مین لیا اور ہاتہہ سینہ پر رکہا اور کچہہ اثر نفس معلوم کیا خروش کیا اور
بہو والی کہا کہ ای برادران یہہ کیا حرکت تہی کہ تمنی کی کہ باپ اپنی کو اپنی ہاتہہ
سی ہلاک کیا بعد اسکی روتی ہوی باپ کو گہر مین لائی اور یعقوب تمام شب
بیہوش رہی وقت صبح ہوش مین آئی اور کہا کہ نور چشم میرا کہان ہی سب بہائی اون کی
باتفاق کہا یا ابانا انا ذہبنا نستبق یعنی ای پدر ہماری دوڑنی گئی ہم صحرا کو کہ نا گاہ ہم
سبقت کرتی تہی دوسری برابر اور چہوڑ گئی یوسف کو نزدیک متاع اپنی کی
پس کہایا اوسکو گرگ نی اور نہین ہی تو باور کرنی والا واسطی ہماری اگرچہ ہم
راست گو ہوتی اور لائی وہ پیراہن یوسف کا لی گئی تہی خون گوسفند سی آلودہ کر کی یعقوب نی
ہر گاہ کہ گفتار اونکی سنی اور پیراہن یوسف دیکہا بیہوش ہوی فلما جاؤا علی

قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ یعنی پیرہن یوسف کو خون گوسفند آلودہ کرکے نزدیک
پدر کے لائے ہر گاہ یعقوب نے پیرہن یوسف کو خون آلودہ دیکھا بیہوش ہوئے اور
دنیا میں آنکھوں کی سر بالین آئیں اور رونے لگیں اور اپنے ہاتھ کو اونکے سر پر رکھا اور
ہر کا قطرہ اشک رخسار یعقوب پر آنکھ کھولی اور فرمایا کہ میں کہاں ہوں اونکی
بیٹی نے کہا اپنے گھر میں میان فرزندان اپنی کے حضرت یعقوب نے پوچھا کہ یوسف کہاں ہیں
کہا وہ نہیں لیکن فرزند دیگر میں جو اینجا ہیں فرمایا کہ کیا حاصل جبتک کہ یوسف نہوں اور
بعد اسکے پیرہن یوسف کو طلب کیا اور سونگھا اور آہ کھینچی اور پھر بیہوش ہوگئے ہر گاہ
کہ پھر ہوش میں آئے اوس پیرہن کو اپنے اوپر ڈال لیا اور رونے لگے تا اینکہ مونہہ اونکا
خون پیرہن سے سرخ ہوا اور ہر گاہ کہ بخوبی اوسکو دیکھا کہیں سے دریدہ نپایا
فرمایا کہ عجب گرگ تھا کہ یوسف کو کہا لیا اور پیرہن چاک نکیا اور فرمایا بلکہ
تمہارے نفسوں نے یہ حرکت کی ہے پس میرے واسطے صبر ہے اور خدا سے مدد
چاہتا ہوں میں بنابر اوس چیز کے کہ تم ہلاکت یوسف کو اظہار کرتے ہو مروی ہے
ہر گاہ برادران نے اس سخن کو پدر سے سنا منفعل ہوئے اور روز دیگر چراگاہ
کو گئے اور بایکدیگر کہنے لگے کہ تدبیر کیا چاہیے کہ یہہ اندیشہ دل پدر سے باہر جاے
بعضوں نے کہا صلاح کار کے وہ ہے کہ چلیں ہم سب اور یوسف کو چاہ سے
باہر لاکے اور پارہ پارہ کرکے استخوان لیجاویں تا یہہ تہمت ہم سے دفع ہو وے یہودا
نے کہا کہ تمنے مجسے عہد کیا تھا کہ ہم یوسف کو قتل نکرینگے اور قتل کرنے سے
مانع ہوا اور وقت نماز شام برادران یوسف گھر میں آئے یعقوب نے اونسے کہا

راست کوئی تمہارے وقت معلوم ہو کہ اوس بیچ بکولی اوس نے کہ کوئی
کو کہا پاے روز دیگر فرزند یعقوب کے صحرا کو گئے اور ایک گرگ کو گرفتار کرلیا
لائے اور کہا کہ یہہ گرگ کہ جسنے یوسف کو کہایا یعقوب نے کہا ہاتہہ اور پاؤں
اوسکی کہولدو موجب کہنے کے ہاتہہ اور پاؤں اوسکے کہولے یعقوب نے کہا کہ اے
گرگ نزدیک آ وہ گرگ نزدیک آیا اور کہڑا ہوا یعقوب نے کہا کہ اے گرگ شرم
نکی تونے کہ جگر گوشہ اور نور دیدہ میرے کو کہا لیا تو نے گرگ نے آواز دی کہ قسم ہے
موے سفید تمہارے کی کہ تمہارے فرزند کو نہیں کہایا مدرسے کہ خون اور گوشت تمہارا کہ پیغمبر ہو حرام ہے
ہم پر چرا ہی اور مجکو از راہ ظلم کے اور تہمت کے باندہ لائے ہیں اور میں مسافر ہوں
یعقوب نے کہا کس واسطے اس زمین میں آیا ہے اوسنے عرض کی کہ اے نبی میری بہن یہہ جگہہ
گم ہوئی واسطے زیارت تمہارے کی آیا تہا میں فرزندان تمہارے نے مجکو پکڑا اور
باندہا اور نزدیک آپ کے لائے اور یہہ دروغ اوپر میرے باندہا یعقوب نے
اس جانور سے یہہ کلام گرگ سے کہا بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ
أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ القصہ یعقوب فراق یوسف میں اسقدر روئے کہ فرشتے فریاد
میں آئے اور جناب قدس الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی یوسف کو پھر یعقوب سے ملا
یا یعقوب کو خاموش کر یا ہمکو اجازت دے کہ ہم دنیا کو جاویں ہمراہ یعقوب کے
آہ و نالہ کیں ہوں مروی ہے کہ ہر روز صحرا کو جاتے تھے اور اطراف کنعان کے
پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے فرزند دلبند میرے اور اے ثمرہ دل میرے
اور اے جگر گوشہ میرے تجکو کس کنوئیں میں ڈالا ہے اور کس تیغ سے ہلاک

کیا ہی تجھکو اور کس دریا میں ڈبو دیا تجھکو اور کس زمین میں دفن کیا تجھکو بس اسیطرح
سرگشتہ و حیران اوس واویلا میں پھرتی تھی اور آب حسرت آنکھوں سے برساتی تھی اور آہ
سوزناک بیدردی تھی کہ آسمان میں آگ لگ جاتی کہ اس حال میں جبرئیل پہونچے
اور کہنے لگے کہ ای یعقوب فرشتونکو گریہ میں لائے تم ای یعقوب مقدسان ملاء
اعلا کو یہ تمہاری نالہ میں آئی میں جواب دیا کہ بسبب فراق جگر گوشہ کی دلمیں حسرت
درد اور رنجہا بیحد ہی منقول ہی کہ جبرئیل چاہ میں تین دن رفیق یوسف رہے اور انکو
تسلی دیتی تھی ہر گاہ جبرئیل نے چاہا کہ مفارقت کریں یوسف نے کہا کہ اس بیکسی اور
چھوڑے جاتے ہو جبرئیل نے کہا کہ اس دعا کو پڑھ کہ زندانسے خلاصی پائے تو وہ کلمات
یہہ ہیں یَا صَرِیخَ الْمُسْتَصْرِخِینَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیثِینَ یَا مُفَرِّجَ
کَرْبِ الْمَکْرُوبِینَ قَدْ تَرٰی مَکَانِی وَتَعْرِفُ حَالِی
وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِی حق تعالی سبب ان کلمات شریف کی یوسف کو
پستی چاہ سے سامنے بلندی چاہ کی پہونچایا اور حضرت صادق سے مروی ہی کہ
جسوقت یوسف کو چاہ میں ڈالا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا ای پسر کسنے تیری تئیں
چاہ میں ڈالا کہا بھائیون نے واسطے حسد کے کہا جبرئیل نے اگر خلاصی چاہتی ہو اس
بلا سی ان کلمات کو پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ بَدِیعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِی مِنْ اَمْرِی فَرَجًا وَمَخْرَجًا
وَاَنْ تَرْزُقَنِی مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ

حق سبحانہ تعالی نی برکت ان کلمات کی اونکو بند چاہ سے خلاص کیا اور باد شاہ
مصر کیا القصہ روز چہارم نسیم بوئے نجات چلی اور کاروان نزدیک اوس چاہ کی
مدین سے وارد ہوئی کہ ارادہ مصر رکھتی تھی پس بھیجا اونہونے پانی لانی والی
اپنی کو پس ڈالا اوسنے ڈول اپنی کو کنوئین میں اوسوقت یوسف کو وحی پہونچی کہ تم
ڈول میں بیٹھو تو یوسف ڈول میں بیٹھے وہ شخص بسبب ثقل ڈول کی حیران ہوا اور کاہ
کنوئین میں دیکھا اوسنے حضرت یوسف کو ملاحظہ کیا کہ مثل شب چہار دہ کی تھی وہ شخص
دیکھکر بہت خوش ہوا اور چھپایا اونکو واسطے خوف اس بات کے کہ کوئی شریک ہو
پس کہا اونہین لوگون نے کہ یہہ بضاعت ہی واسطے پانی لانے والے کی اس عرصہ میں
برادران یوسف کہ جو مشغول ہی گلہ کے چرانے میں اونکو عادت تھی کہ ہر روز ایک بار سر چاہ پر
آتا تھا اور یوسف کو پکارتا تھا اور کھانا دیتا تھا اور اوس روز بہی بنابر معمول کے آئے
اور یوسف کو آواز دی اور کچھہ جواب نپایا واسطے تلاش یوسف کے کاروان میں آیا
اور نزدیک مالک کے پایا اور اپنے بھائیونکو خبر دی وے سب آئے اور مالک سے کہا
کہ یہہ غلام ہمارا ہی بہاگ کی آیا ہی مالک نے کہا کہ [illegible] تمکو بیچ او پہر لیجیو میں کہا
اونہون نے کہ ہم بیع کرتی ہیں کہا مالک نے کہ باوجود اس عیب کی قیمت اسکی کیا چاہتی
ہو تم کہا اونہون نے جس قیمت سی کہ ہو تجھے پسند ہم لیکن اس شرط سی کہ اسکو
اس ولایت سی باہر لیجاو اور غل اور زنجیر کر کے رکھنا اور تشنہ رکھیو تا یہہ غلام [illegible]
برادران یوسف مونہہ بھائیونکا دیکھتی تھی اور سخن غضب آلود سنتی تھی اور زیادہ
[illegible] کرتی تھی بعد اسکی کہ عزیمت یوسف سی بھائیون نے کہا اگر خلاف ہمارے

تو اظہار کریگا تو شمشیر سی سر تیرا جدا کرینگی یوسف خاموش رہی القصہ اونکو
معرض بیع میں لائی مالک نی کہا جو درم میری پاس تہی بضاعت اوسکی
خریدکی میں اور عادت اوس وقت کی یہ تہی کہ کمتر چہل سی کمتی تہی اور زیادہ
جو اوس سی ہوا وسی وزن کرلی تہی ہر گاہ مالک نی اون درہم کو شمار کیا تو
تہی اور بعضی کہتی ہیں کہ بیس تہی کہ سربہائی نی ودلی ئی حضرت ابو جعفر
باقر سی مروی ہی کہ اٹہارہ درہم تہی سابر تفسیر وسیطکی مرقوم ہی کہ یہودانی
کچھہ نہ لیا القصہ مالک نے یوسف کو مول لیا اور برادران یعنی درہم سی لی رغبتی
اور کاروانیان بجہت بہا کمی اوسکی بی رغبت تہی خبر میں آیا ہی کہ ایک روز یوسف
نی آئینہ میں نگاہ کی جمال اپنا دیکہا اور متعجب ہوی اور خیال کیا اگر میں بندہ ہوتا
تو قیمت میری حد سی بہتی اور رکہتی لہذا حق تعالی نی ذکو قیمت ناقص کیا ابو حمزہ ثمالی
سی روایت ہی ہر گاہ کہ مالک نی یوسف کو مول لیا انقطاع کیا اوسکو راہ میں
ہم ہوچی تا اینکہ اونکو مصر میں بیچا اور وہ خیر و برکت اوسی مفقود ہوی جاتا اور
کہ یہ برکت بسبب یوسف کی تہی بعد اسکی نزدیک یوسف کی آیا اور کہا کہ تم
کون شخص ہو کہا اونہون نی کہ میں پسر یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہون
مالک نی گلی سی لگایا اور بہت سا رویا اور مالک کا بیٹا نہ ہوتا تہا یوسف سی کہا
کہ دعا کرین کہ حق تعالی اوسکو فرزند عطا کری چنانچہ مطابق دعای حضرت یوسف
کی حق تعالی نی بارہ بیٹا اوسکو دی ہر بطن میں دو لڑکی القصہ اول حالیں کہ مالک
نی یوسف کو مول لیا تہا مطابق کہنی برادران یوسف کے ڈالا کہ غل و زنجیر حاضر کرو

سے

وسو

ہ گاہ کہ چشم یوسف غل و زنجیر پر پڑی گریان ہوی مالک نی کہا کہ ای غلام ترا
نگر کہ غلام گریزپا کو سوای غل و زنجیر کی چارہ نہیں ہی یوسف نی کہا کہ میں غل
او زنجیر تہا رسی فغان میں نہیں آیا ہون بلکہ وہ وقت مجہکو یاد آیا ہی کہ جس وقت
پادشاہ قہار عادل زمانہ و زنجیر کو فرمایو کیا کرلی اس بندہ عاصی کو اور غل
اسکی گردن میں پہنا و اور زنجیر پاؤں اسکی میں ڈالو کہ فرمان عزیز سی باہر ہوا ہی مالک اس
گفتار سی متحیر ہوا اور آہستہ یوسف سی کہا کہ ای غلام میں تجہی اعلی کہا اپنے
خواجگان تیری کی تقید کرتا ہون لوکش یکہ کہ جب اس منزل سی آگی بڑہیں کی غل
و زنجیر سی تجہی خلاصی دینگی بعد اسکی مالک نی سامنی خواجگان کی پلاس کہنہ پہنایا اور
کلیچہ یوسف کو سنائی بعد اسکی فرزندان یعقوب خاطر جمع کرکی متوجہ کنعان ہوی
یوسف ہر رتبہ دیگر رونی لگی مالک نی کہا کہ ای غلام تو کیون روتا ہی اور صبر
کیون نہیں اختیار کرتا کہا ای مالک تحمل فراق نہیں رکہتا ہون اجازت دی کہ تا جاؤ
اور اپنی بیچنی والونکو دیکہہ لوئین اور اونکو وداع کروئین مالک نی کہا ای غلام
میں دشمنی اثر مہر و محبت طرف تیری نہیں دیکہتا ہوئین اور سوای تفرقہ اور وحشت
کی اور کچہہ نہیں دیکہتا میں یوسف نی کہا کہ اگر یہ مجہسی نفرت رکہتی ہیں نا بہی اونسی ارادہ
اگر وہ دوست نہیں رکہتی ہیں میں اونہیں دوست رکہتا ہون تو اونکو وداع کرتا ہون
اون مالک نے آواز دی کہ اپنی نوکری رہو کہ یہ غلام مجہسی کچہہ کہا چاہتا ہی یوسف
نزدیک بیچنی والون اپنی کی آئی درحالتیکہ غل و زنجیر پہنی تہی اور کہا یوسف نی
ای عزیزان جو کچہہ کہ تمنی کیا صبر کیا میں نی لیکن امید وار اسکا ہون میں کہ آپ میری

سیری تسلی دیتا تھی لا امکان رعایت اوس پیر مبتلا بہجران کے کرتا یہودا روتی لگا اور
یوسف کو گلے لگایا اور کہا کہ ای جان برادر مردانہ رہ اور کار اپنا خدا پر
رکھہ بعد اسکی ایک شتر لائی اور یوسف کو سوار کیا اور ایک غلام زشت رو
اور بدخو کو اوپر اوسکی موکل کیا اور کاروان جانب مصر کی روانہ ہوا
یوسف مولی طرف عقب دیکھا اور کہا ای پدر بزرگوار میری مصیبت کو تمین
دیکھتی ہو کہ مین غریبی اور ذلت بندگی مین گرفتار ہون لیکن ہر خاطر اپنی سی
مجھی فراموش نکرو کہ مین شفقت اور دلسوزی تیری کو یاد رکھتا ہون اور کاروان
تمام شب راہ جاتا تہا ایک صحرا کو منعابر آل اسحاق پر گذر ہوا یوسف نے دیکھا
قبر مادر کی اور بالائی شتر سی سر قبر مادر پر گرا دیا اپنی تئین اور تربیت عہد کودکی
کو یاد مین لائی اور مہر او شفقت یاد آئی رونی لگی اور آواز دی کہ ای مادر
مہربان سر اپنا اوٹہاو اور حال بعد فرزند اپنی کی نگاہ کر مین بیٹا تیرا ہون
کہ غل میری گردن مین پہنایا ہی اور رثاث بدن مین پہنایا ہی اور زنجیر پاؤن مین ڈالی ہی اور
بہ تہمت بندگی مجھی بیچا ہی اور دل پدر میر کو آتش ہجر اوسکی جلایا ہی قبر جلیل
سی آواز آئی کہ ای فرزند پسندیدہ اور ای نور دیدہ برگزیدہ غم میرا تجھہ پر زیادہ
کیا تو نی اور الم میری کو دو چند کیا پس صبر کر تو بدرستی خدا ساتہہ صبر کرنی والون کی
ہی جس وقت کہ روز روشن ہوا وہ غلام کہ یوسف پر موکل تہا دیکہا اوسنی کہ
یوسف اونٹ پہ نہین ہین بعد اوسکی دیکہا کہ سر قبر پر بیٹہی ہین اور زار زار روتی ہین
اوس بی رحم نابکار نی قہر سی طمانچہ اوپر روی یوسف کی مارا کہ روی نازک کو نگار

صدمہ اوس طمانچی سی شگافتہ ہوا اور روی مبارک کا رنگ خونسی آلودہ ہوا اور کہا کہ
ای غلام خواجگان تیری ایسا ہست کہتی تہی کہ تو غلام گریز پا ہی کہ یہہ یوسف بولی لیکن اس
درد سی روئی کہ ملایکہ ملکوت مین پردہ پوشیدہ نہ رہی کہ جامی سرت اور افسوس کا
کہ حضرت یوسف باوجود امیدواری رکہنی زیارت کی بار دیگر اسقدر اضطراب و اعلی مفارقت
قبر مادری کرتی تہی لیکن احوال وداع ہوئی جناب سید الشہدا علیہ السلام کا قبر جد بزرگوار
اور قبر مادر عالیمقدار سی ملاحظہ کیا چاہی کہ باوجود رجائی مراجعت کی کہ پہر زیارت
نصیب ہوگی کس ناامیدی اور حسرتی جدا ہوئی ہونگی چنانچہ منقول ہی کہ جس شب ولید نی بنا بر
حکم یزید پلید اوس اعلی بیعت کی طلب کیا چاہتا تہا جناب سید الشہدا علیہ السلام و اعلی زیارت
قبر جد بزرگوار کی آئی اور فرمایا السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللهِ اَنَا الْحُسَیْنُ
ابْنُ فَاطِمَةَ فَرْخُكَ وَابْنُ فَرْخَتِكَ سلام خدا تجہپر ہوا ای جد
مین حسین بیٹا فاطمہ کا ہون فرزند تیرا اور فرزند بیٹی تیری کا ہون وَسِبْطُكَ الَّذِی
خَلَّفْتَنِی فِی اُمَّتِكَ اور مین فرزند زادہ تیرا ہون کہ مجہکو بامانت ساتہہ امت کی چہوڑ گئی
تہی تم فَاشْهَدْ عَلَیْهِمْ یَا نَبِیَّ اللهِ اَنَّهُمْ قَدْ خَذَلُونِی وَضَیَّعُونِی وَلَمْ
یَحْفَظُونِی گواہ رہو اوپر اعدا میرا کی کہ مجہی ترک کیا اونہون نی اور رعایت میری
کیا اونہون نی حفاظت میری کی اونہون نی وَهٰذِهِ شَکْوَایَ اِلَیْكَ حَتّٰی اَلْقَاكَ
اور یہہ شکایت اپنی طرف تیری تا وقت ملاقات تمہاری لی پس مشغول نماز اور عبادات
ہوئی تا اینکہ صبح ہوئی جبکہ شب دوسری ہوئی پہر حضرت روضہ جد بزرگوار مین آئی
اور بعد فراغ چند رکعت کی کہا اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ وَاَنَا ابْنُ بِنْتِ

نبيك خداوندا يه قبر پيغمبر تيري كي هي اور مين فرزند پيغمبر تيري كا هون قد حضرني
من الامر ما قد علمت تحقيق ميري تئين امر ايک وارد هوا هي كه جانتا هي
تو اللهم اني احب المعروف وانكر المنكر خداوندا مين نيكيون كي
تئين دوست ركهتا هون اور برائيون كي تئين دشمن ركهتا هون اور برائيون سي لوگون كو
منع كرتا هون وانا اسئلك يا ذا الجلال والاكرام بحق
القبر ومن فيه الا اخترت لي الا ما هو لك رضا ولرسولك
رضا يعني تجهسي سوال كرتا هون اي صاحب جلال اور بزرگي بحق اس
قبر كي اختيار كر واسطي ميري اوس چيز كو كه جسمين تيري اور رسول تيري كي خوشنودي هو
بعد اسكي حضرت نزديک صبح تک تضرع و زاري مين رهي هر گاه طلوع صبح نزديک
هوئي سر مبارک اپنا ضريح مقدس پر ركهه كر سو گئي پس خواب ديكها كه حضرت رسالت
پناه مع ساتهه گروه ملائكه مقربان كي نزديک جناب سيد الشهدا كي آئي اور اونكو اپني
سينه سي لگايا اور پيشاني پر بوسه ديا اور فرمايا يا حبيبي يا حسين
كاني اراك عنقريب مرملا بدمائك ومذبوحا
بارض كربلا من عصابة من امتي اي حبيب ميري حسين گويا كه مين
ديكهه رها هون كه عنقريب صحرائي كربلا مين هاتهه ورباول حجن اپني مين مارتا هي تو اور
سر تن سي جدا كيا گيا هي ميان ايک گروه امت ميري وانت مع ذلك
عطشان لا تسقى وظمآن لا تروى يعني اس حالت مين تو تشنه هو گا
اور تجهكو كوئي پاني نديگا وهم مع ذلك يرجون شفاعتي يوم القيمة لا

انالهم الله شفاعتي يوم القيمة اور وه باوجود اس امر كي اميد شفاعت كي مجهسي ركهين گي
روز قيامت مين اور خدا اونكو شفاعت ميري سي محروم ركهي گا يا حبيبي
يا حسين ان اباك وامك واخاك قدموا علي وهم مشتاقون
اليك اي نور ديده ميري حسين تحقيق باپ اور مان اور بهائي تيري آئي هين پاس ميري مشتاق ملاقات
تيري كي هين وان لك في الجنان اور تيري واسطي رياض جنت مين درجي هين
كه بغير از شهادت تو نهين پهونچتا هي پس حضرت امام حسين ني عرض كي يا جداه لا حاجة
لي في الرجوع الى الدنيا فخذني اليك وادخلني معك في
قبرك اي جد بزرگوار نهين حاجت واسطي ميري بيچ بازگشت كي طرف دنيا كي پس لي
لي تو مجهكو طرف اپني اور داخل كر مجهكو ساتهه اپني بيچ قبر اپني كي جناب نبوي ني
فرمايا كه اي نور ديده ميري سوائي شهيد هوني كي كچهه چاره نهين هي تا وقتيكه شهادت
سي فائز هو گا تو درجه بلند شهادت كي پر پهونچي گا پس جناب سيد الشهدا بكمال ترس و
خوف خواب سي بيدار هوئي اور گهر كو مراجعت فرمائي اور اسطرح سي قرار اپني روايت كي حسب
هوئي انتهي بعد اسكي ايک مرد اپني قوم الهي آئي اور رضا عقبي لي اور هوا من بيدا هوا اهل كاذ
ني كها كه اس چند روز مين كوئي گناه تازه مجهسي نهين هوا كه لائق اس غضب الهي هون هم روز
غلام سنگدل آيا اور كها كه يه شومي عمل ميري كي هي كه اس ساعت ميني ايک طمانچه
غلام حبشي كو مارا تها اور اوسني پر درد دل سي نعره مارا اور ناگهه بصورت
واقع سو گئي هي مالک ني كها اپني عقل سب طمانچه مارني كا كيا تها كها اوسني كه اپني
اپني تئين اوس سگ كي زاد ديا تها اور اراده بهاگني كا ركها تها مالک ني كها كه اپني عقل

کسطرحسے کوئی شخص ساتھ غل و زنجیر کے بہاگ سکے کا مالک نزدیک یوسف کے آیا
اور کہا اوجسنے کہ ایجوان مقصد بہاگنے کا رکہتا ہے کہا اے مالک اسوقت قہر مادری
پہونچا میں صبر و تحمل نکرسکا اور خیال یہ درپیش تہا کہ بیچ غل و زنجیر میں کرآونگا
ہرگاہ قہر اوسکے کو دیکہا مینے اپنی اختیار سے تعین مشتری کر دیا مینے اور قصد ہرگز
اپنا اوسنے کہتا تہا میں اور مینے نفرین نہیں کی فقط ایک قول یہ وردے کا جو کہتے ہیں اہل
کاروان رونے لگے شکر اور عرض کی اونہوں نے کہ ایجوان عالیشان و خاکرو کہ یہ بلا
دفع ہو جسے یہ سبب نے ہواکی طرف دیکہا اور کچھ ہونٹ ہلائے اوسوقت ہوا صاف
ہوئی اور رعد و صاعقہ برطرف ہوا ہرگاہ و مالک نے اس حالکو مشاہدہ کیا بمجرد اوسکے
حکم کیا کہ غل و زنجیر اونسے دور کرو اور ملبوس نیک پہناؤ اور راحلہ تیز رو پر سوار کرو
الغرض مالک اونکو مصر میں لایا اور پادشاہ مصر اوسوقت میں ریان ابن ولید ابن عملیق
تہا اولاد عملاق ابن لاود ابن سام ابن نوح تہا اور بعضونے کہا ہے کہ یہہ پادشاہ
قبل از موت اپنی کے ایمان لایا اوپر دین یوسف کے اور بعد ایک زمانہ کے اونے
انتقال کیا اور بعد اوسکے پادشاہت قابوس ابن مصعب کو پہونچی اور یوسف نے
اوسکو طرف دین کی دعوت کی اور اوسنے قبول نکیا اور زیادہ اختیار امور مملکت
اپنی دست قطفیر کے دیا تہا اور بہت زیادہ مرتبہ اور شان اوسکے کی نزدیک پادشاہ
مصر کے اوسکو عزیز لوگ کہتے تہے ہرگاہ کاروان مصر میں آیا کماشتہ ہاے عزیز سراہ
کاروان کے کہڑے ہوئے تہے حسن یوسف کو دیکہکر عزیز کو خبر کی مالک کو پیغام دیا کہ غلام
کو تخاص میں لاؤ روز دیگر مالک نے حکم کیا کہ یوسف کو حمام میں لیجاؤ اور [illegible]

اوسکا دہو کر جامہ قیمتی پہناؤ اور بآراستگی تمام اوسکو بازار میں لاے اہل مصر
خریداری اونکی میں زیادہ قیمت کرتے جاتے تہے تا نوبت بیان تک پہونچی کہ برابر
اونکی سونا اور چاندی اور مشک وغیرہ دیتے تہے عزیز نے قیمت دیا اور یوسف کو اپنے
گہر میں لایا اور بسبب ہیبت اوسکے کے کوئی جرات نکرسکا اور کہا عزیز مصر نے واسطے
زن اپنی زلیخا کے کہ توقیر کر اسکی اور نیک عہد اوپر ویرے واخت کر شاید یہہ فایدہ دے
ہمکو مثل اسکے کہ سر انجام کار ہمارا کرے یا و ارشیر اور ہمین [illegible] ہوا سو اسطے کہ علامات رشد
سیما اوسکے سے ظاہر ہے یا ہم فرزند میں اوسکو لینگا اور کہتے ہیں کہ عزیز مصر عقیم تہا اور
نزدیک بعضونکے یہ ہے کہ وہ نامرد تہا اور قول حق تعالی کا وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ
فِي الْأَرْضِ یعنی اسکے یہ ہے جسطرحسے کہ بادشاہ کو اوپر یوسف کے مہربان کیا ہمنے بعد
بند چاہ اور تعب راہ سے نجات دی تہی ہمنے اسیطرحسے پادشاہ کیا ہمنے یوسف کو
بیچ زمین مصر کے قوله تعالی آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا بعضونے اسکے معنی اسطرحسے
کہے ہیں کہ مراد حکمت سے حکمت عملی ہے اور علم سے حکمت نظری ہے اور وجہ تقدیم حکم عملی کی
نظری سے یہ ہے کہ اصحاب ریاضات بسبب عمل کے علم کو پہونچتے ہیں چنانچہ صبر کرنا اوپر
کا بلا اور محن پر باعث اسکا ہوا کہ حق تعالی نے ابواب مکاشفات اوپر کہولے

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

اور کہا اوس شخص نے کہ مول لیا تہا اوسکو اہل مصر سے یعنی عزیز واسطے زلیخا کے کہ بزرگ کر تو منزلت اسکی کو

عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي

شاید کہ نفع دیوے ہمکو یا لیوین کیا ہم اوسکو فرزند اپنا اور اسیطرحسے جگہ دیتے یوسف کو بیچ

الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى

زمین کی اور تاکہ سکھلاویں ہم اوسکو تعبیر خوابوں کی اور خدا غالب ہی اوپر

اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ اٰتَيْنَاهُ

کام اپنے کے اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہیں اور جب کہ پہونچے یوسف جوانی کو دی ہمنے اوسکو

حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَرَاوَدَتْهُ

حکم اور علم اور اسطرح جزا دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو اور طلب مراد کی یوسف سے

الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ

زلیخا نے کہ وہ تہا اوسکی گھر بیچ نفس یوسف سے اور بند کیا دروازوں کو اور کہا زلیخا نے

هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ

آؤ میرے پاس کہا یوسف نے پناہ مانگتا ہوں ساتھ خدا کے تحقیق پروردگار میرے نے نیک کیا منزل میرے کو تحقیق کہ

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ

نہیں بہتری پاتے ستمگار اور تحقیق قصد کیا زلیخا نے یوسف کا اور یوسف نے اوسکا اگر نہ دیکھتا

بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ

برہان رب اپنی کو اسطرح ہوا تا پہیرا ہمنے اوسکو بدی اور عمل زشت کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

تحقیق کہ وہ بندوں مخلص ہمارے سے ہے اور دوڑے دونوں طرف دروازے کی اور پہاڑا

قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۝ قَالَتْ مَا

کرتے اوسکی کو پیچھے سے اور پایا دونو نے سردار زلیخا کے نزدیک دروازے کے کہا زلیخا نے

جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ

کیا بدلا ہے اوس شخص کا کہ ارادہ کرے ساتھ اہل تیرے کی برائی مگر یہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب دیا جاوے

اَلِيْمٌ ۝ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ

دردناک کہا یوسف نے زلیخا نے خواہش کی مجھ سے نفس میرے سے اور گواہی دی ایک شاہد نے

اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ

اہل زلیخا سے کہ اگر ہے کرتا اوسکا چاک کیا آگے سے پس سچی ہی زلیخا اور یوسف

الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

کاذبوں میں سے ہے اور اگر ہے کرتا اوسکا چاک کیا پیچھے کو پس زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ

راست گویوں میں سے ہے پس جب کہ دیکھا کرتہ اوسکا چاک کیا پیچھے سے کہا عزیز مصر نے تحقیق

كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

یہ کام مکر تمہارا ہے تحقیق مکر تمہارا بڑا ہے اے یوسف منہ پہیر اس سے کہ یہ بات پوشیدہ رکھ

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝

اور اے زلیخا طلب مغفرت کر واسطے گناہ اپنے کی تحقیق تھی تو خطا کرنے والوں سے

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ

اور کہا ایک گروہ عورتوں نے بیچ شہر مصر کے کہ زن عزیز مصر کے خواہش کی غلام اپنے کی

نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَلَمَّا

نفس سے درستی کہ شیفتہ کیا یوسف نے زلیخا کو از روے دوستی کی ہم تحقیق دیکھتے ہیں اوسکو بیچ گمراہی ظاہر کے

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَّاٰتَتْ

سنا زلیخانی غیبت زنانکو بہیجا طرف اونکی یعنی بلا یا اونکو اور آمادہ کیا واسطی اونکی مسند اور دیئے

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ

ہر ایک کو اونمین سی ایک چہری اور کہا زلیخانی یوسف کو نکل تو اوپر اونکی پس ہرگاہ دیکہا اونہوں نی

اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ

بزرگ پایا اسکو جمال مین اور کاٹا اونہوں نی ہاتہوں اپنی کو اور کہا پاکی یاد کرتی ہیں ہم خدا کو نہیں یہہ انسان سی نہین

هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ○ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ وَلَقَدْ

یہہ مگر فرشتہ بزرگ کہا زلیخانی پس یہہ وہ شخص ہی کہ ملامت کرتی تہین تم مجہکو بیچ اوسکی اور تحقیق

رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ

طلب خواہش کی زلیخانی نفس یوسف سی پس نگہ رکہا اپنی تئین اور اگر نکریگا جو کچہ حکم کرتی ہون میں ہر آئینہ قید کیا جائیگا وہ

وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ

اور ہووے گا وہ ذلیلوں سی کہا یوسف نی ای پروردگار میری زندان دوست تر طرف میری اوس چیز سی کہ بلاتی ہین مجہکو

اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ

طرف اوسکی اور اگر نہ پہیریگا تو مجہسی مکر اونکی کو خواہش کرونگا میں طرف اونکی اور ہوونگا مین نادانوں سی

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

پس قبول کیا واسطی اوسکی رب اوسکی نی پس پہیرا خدانی اوسی مکر اونکی تحقیق کہ سننہاری دانا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ○

پس ظاہر ہوا واسطی اونکی بعد اوسکی کہ دیکہا اونہوں نی آیات کو قید کرینگی اوسکو ایک وقت تک

اور عطف والنعلمہ کا اوپر مقدر کی ہی اور تقدیر کلام کی اسطرحسی ہی وکذلک مکنا لیوسف

فی الارض لیتصرف فیہا بالعدل ولنعلمہ تعبیر المنامات ومعنا نسب الله تعالی فعلہ و

راودتہ التی ہو فی بیتہا ابن عباس سی نقل کی ہی کہ جملۂ فعل زلیخاسی یہہ تہا کہ جب وقت

طلب خواہش اپنی کی تہی یوسف کہتی کہ ای یوسف کیا اچہی بال ہین تیری جواب مین کہا اونہون نی

اول وہ چیز ہونگی کہ خاک مین پراگندہ ہونگی بال بہین بعد اسکی کہا زلیخانی کہ ای یوسف کیا روئی

نیک رکہتا ہی تو کہا یوسف نی کہ حسن الخالقین نی رحم مادر مین تصویر کیا ہی کہا زلیخانی کہ ای

یوسف خوب صورت تیری لاغر کیا مجہی تو آب دیا کہ شیطان نی تجہی اس امر پر برانگیختہ کیا ہی

کہا زلیخانی کہ ای یوسف عشق تیری نی آتش دل میرے مین مشتعل کی ہی آب لطف سی بجہا دی حضرت یوسف

نی کہا کہ اگر ایسا کیا اور آگ تیری ڈالون میں آتش دوزخ کی سوختہ ہونگا میں اور جب کہا زلیخانی

مداوشہ تو اور اندرون خانہ سی پانی لا کہ بہایت تشنگی سی بیقرار ہوں اور غرض اوسکی یہہ تہی

ہر گاہ کہ یوسف داخل خانہ ہون مجہی سی ایک جائی در مراد اپنی دلستی حاصل کری یوسف نی

جواب میں کہا کہ کہیں وہ شخص جاتا ہی کہ صاحب خانہ اور میں مملوک ہوں وہ مالک کسی چیز کا نہیں

ہون کہا زلیخانی کہ اس کہر مین فرش حریر اور دیبا بچہا ہی اس کہر مین داخل ہو اور مراد میری

بر لا یوسف نی کہا کہ کیونکر اپنی تئین لائق دوزخ کرون اور مرتبہ بہشت اپنی کو ہاتہ سی دیکر مین

کہا زلیخانی کہ ای یوسف بہانہ مکر اور مہر او میری پاس کہر مین آگ کسیکو اوس کہر مین راہ نہین ہی

کہا یوسف نی کہ خدا میرا جمیع خفیات سی مطلع ہی کسطرح اوسی پوشیدہ کرون کہا زلیخانی کہ ہاتہ

میری دلبر رکہہ تا اطمینان مجہی حاصل ہو کہا حضرت یوسف نی کہ عزیز سی شرم کرتا ہون کہ

اور لی ترسی کہا زلیخانی کہ عزیز کو شربت زہر پلا دونگی میں کہ مر جاوے اور تو

ہون کہا یوسف نے کسطرح سے عذاب الٰہی سے رہائی پاوینگے تو سدی سے مروی ہے کہ مراد
اوسکی یوسف سے ملاجہ تھی کہ اپنی تئین آراستہ کرتی تھی اور یوسف کو دکھلا کر اپنی طرف
مائل کرتی تھی اور کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اے یوسف حسن و
جمال میرا نہین دیکھتا تو کہا حضرت یوسف نے کیونکر دیکھون اوس چیز کو کہ عنقریب خاک مین نا
پوشیدہ ہوگی بعد اسکے کہا زلیخا نے کہ کیونکر بالی بال میری نہین دیکھتا ہے کہا یوسف نے کہ کیا
فائدہ کہ خاک مین آمیختہ ہونگے ہر گاہ نزدیک حضرت یوسف کی بیٹھتی تھی کہا حضرت یوسف منہ پھیر
لیتی تھی اور ہر گاہ تدبیرات مراد وہ سے عاجز ہوئی اور حیلہ کیا اسوجہ سے کہ ایک گھر بنایا کہ
بیچ اوسکے دیوار اور دیوار مین آئینہ بندی کی تھی کہ صورت اپنی اور صورت یوسف کی اوسمین نقش کیا
تہا کہ دونو یکدیگر تنگ بغل مین لیے ہین اور ہر گاہ کہ وہ مکان تیار ہوا یوسف سے کہا کہ اندر
آؤ اور دیکھو تو شکل اس گھر کی کبھی نہ دیکھا ہوگا یوسف بالتماس اوسکے گھر مین داخل ہوئی اور
زلیخا عقب اوسکی سے آئی اور دروازہ بند کرتی جاتی تھی اور لکھا ہے کہ وہ سات گھر تھے اور ہر گھر مین
ایک دروازہ تھا زلیخا نے سب کو بند کیا اور کہا کہ هَيْتَ لَكَ اور کہا کہ آؤ کہ
مین واسطے تیرے مہیا ہون توضیح اہل مدینہ و ابن عامر نے بکسر ہا اور فتح تا ہے مثنات فوقانی
پڑھا ہے اور ابن کثیر نے بفتح ہا اور ضم تا پڑھا ہے اور باقیون نے بفتح ہا اور تا پڑھے ہے
اور جناب امیر المومنین سے مروی ہے کہ حضرت نے ساتھ ہمزہ کی اور ضم تا پڑھا ہے معنی تہیأت کے اور
اسیطرح سے ابی رجا نے اور ابی وائل اور یحیی بن وثاب سے مروی ہے اور معنی بدون
ہمزہ کے بفتح تا کی یہی ہے اور ہیت اسم ہی واسطے تعال کی اور معنی تعال کے اقبل کے ہین اور لام
واسطے بیان کی ہے گویا کہ کہا گیا ہے لَكَ اَقُولُ هٰذَا اور تحقیق مراد وقتل یہ ہے کہ

یہہ باب مفاعلت سے ہے اور مشتق راود یرود سے ہے اور یہہ اوسوقت بولتے ہین جبکہ
کوئی آوے یا جاوے بمعنی جا را اور ذہب کو یا کہ معنی یہہ ہین کہ مخادعہ کیا زلیخا نے
یوسف سے تا اوسکے کام اور خود سے باہر نکالدے اور مراودت طالب کو کہتے ہین ساتھ نرمی کے اور
ملاطفت کی انتہی بعد اسکے یوسف نے اوسکے جواب مین کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا سے
بدرستیکہ وہ جو در کار میرا ہے کہ نیک کیا ہے منزلت میری کو نزدیک صاحب میرے کی اور
اوسنے مجھپر رحیم کیا ہے پس خوب نہین کہ مین عصیان کرون اوس تمام پر مراد رب سے مجازا
عام پرورش کرنے والا ہے یوسف کا کہ وہ عزیز مصری ہے کہ یوسف کو مول لیا تہا اور تربیت
بوجہ احسن کی تھی اور محصل معنی یہہ ہے شان یہہ ہے کہ مربی میرے عزیز مصر نے نیک تعہد
کیا ہے پس جزا اوسکی یہہ نہین کہ مین اوسکی عیال مین خیانت کرون بدرستیکہ شان یہہ ہے
کہ نہین رستگار ہوتے ستم کرنے والے قولہ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا الآیۃ معنی ہم کے
لغت مین چند وجہ سے آئے ہین ایک یہہ ہے کہ قصد فعل کو کہتے ہین اور دوسری وجہ یہہ ہے
منظور کرنا ایک شی کا دلمین بدون قصد کرنے کی اور تیسری وجہ یہہ ہے کہ معنی نزدیک ہونے
کے اور چوتھی وجہ یہہ ہے کہ معنی شہوت کی اور میل طبیعت کے ہے ہر گاہ کہ معنی اوسکے لغت مین مختلف
ہین پس لابد ہے کہ نفی کی جاوین وہ معنی کہ سزاوار حضرت یوسف کے نہو اور وہ معنی ہین کہ
شہوت اور میل طبیعت بد کی نہی اور جمیع مفسرین ابرار متفق ہین کہ یوسف نے میل طرف بد کی
نہین کیا وجہ تبری کرنے اہل سنت وجماعت کی یوسف کو اس امر قبیح سے یا یہہ ہے کہ علم
کے قائل نہین ہین واسطے منشاعت ظاہر کی ہے ہر چند کہ بنا بر قائل ہونے کی کہ فاعل
خیر و شر افعال بندگان خدا ہے نہ قول عدالت راست آتا ہے نہ ابرار کی شناعت ظاہر

چنانچہ خاص پر پوشیدہ نہیں ہے اور وجہ بری کرنے اثنا عشریہ کی یہہ ہے کہ عصمت انبیا کے
قائل ہیں اور بندہ کو فاعل مختار اپنے فعل کا جانتے ہیں پس لابد ہے کہ حضرت یوسف کو بری
اس امر قبیح سے کریں پس تاویل اس آیہ کی یہہ ہے کہ قصد کیا زلیخا نے زنا کا ساتھہ یوسف کے اور
قصد کیا یوسف نے ساتھہ دفع کرنے اوسکے اگر نہ دیکھا ہوتا یوسف نے برہان رب اپنے کو
یعنی نور عصمت کو کہ حق تعالی نے ساتھہ اوسکے عطا کیا تھا بنا براسکے لولا شرطیہ کی جزا اسکی
مقدم ہوئی کہ وہ ہم بہا ہے اور اگر کوئی کہے کہ بہ وہم بہا سیاق اسکا مقتضی ہے کہ دونو
ہم متعلق قبیح سے ہوں پس کردانتے ہو تم ہم زلیخا کو ساتھہ قبیح کے اور ہم یوسف کو ساتھہ
دفع اوسی قبیح کے پس جواب اسکا یہہ ہے سلمنا کہ سیاق اور ظاہر اس آیہ کا یہی ہے لیکن
سیاق اور آیات کا خلاف اسکے پر دال ہے مثل اس قول حق تعالی کے هِيَ رَاوَدَتْنِي
عَنْ نَفْسِي یعنی کہا یوسف نے اوسی کہ زلیخا ہی نے مراودت کی تھی نفس میری سے اور یہہ
یوسف نے اوسوقت کہا تھا کہ جسوقت زلیخا نے کہا کہ کیا جزا ہے اوس شخص کی کہ ارادہ کرے
ساتھہ اہل تیرے کے بدی کا مگر یہہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب دیا جاوے عذاب دردناک اور
اگر خود بہی ہوتی نیت مراودت کیا ہوتا تو کیون بری کرتے نفس اپنے کو اور پہی کہنا زنان کا حاشا للہ ما
عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
یعنی کہا اون زنان نے کہ نہیں جانتی ہم کوئی بدی اسے سرزد ہوئی ہو اور کہنا زلیخا کا کہ
اب ظاہر ہوا حق ہے اور کہنا یوسف کا ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ یعنی رہنا میرا
قید خانہ میں اسواسطے تہا تاکہ جانے وہ یعنی عزیز مصر کہ نہیں خیانت کی میں نے اوسکی بیچ حالت
غیبت کے اور کہنا عزیز مصر کا وقتیکہ دیکھا اوس نے کہ پیراہن دریدہ ہوا ہے پشت سے

إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ بیشک یہہ کام مکر تمہارا سے ہے تحقیق کہ مکر تم عورتوں کا
بڑا ہے اور کہنا اوسی عزیز مصر کا يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا اے یوسف موڑ منہ پہیر اس امر
یعنی اس شاہد کو پنہان رکہہ اور کہنا اوسی عزیز مصر کا بعد اسکے کلام کے واسطے زلیخا کے
وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ اور طلب آمرزش کر اے زلیخا واسطے گناہ
اپنے کے بدرستیکہ تو ہے جملہ گناہگاروں سے اور بعد ازین قبیل آیات بہت ہیں کہ ذکر کرنا اونکا باعث
طول کا ہوتا ہے پس ظواہر اور سیاق ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ دامن عصمت حضرت یوسف
نجاست خطا اور گناہ سے بری ہے لیکن مقتضائے عقل یہی ہے کہ واسطے ظواہر اور سیاق آیات قبیح
کی تاویل کرنا ایک آیہ کو کہ جو خلاف اونکے ہو نہایت بجا اور مستحسن ہے نہ اسکے واسطے ایک آیہ
کی آیات کثیرہ تاویل ہوں خصوصًا اوسوقت میں کہ ادلہ قاطعہ سے عصمت انبیا کی ثابت ہوئی ہے
چنانچہ اکثر ادلہ ماسبق میں اپنے مواضع میں مذکور ہوئی ہیں اور بہی تفصیل اسکی تفسیر اسی کی
میں مذکور ہوئی ہے اور چند دلیل دیگر اس مقام میں بہی مذکور ہوتی ہیں تا فائدہ اسکا تمام ہو اور
نفع اسکا عام اور ہر گاہ کہ ادلہ قاطعہ سے عصمت انبیا کی ثابت ہوئی ہے لہذا جو آیہ اور جو
روایت کہ مخالف اسکے ہے سب تاویل پذیر ہیں یا مطروح چنانچہ بعضی روایات کہ
اس مقام میں ذکر کیئے جاتے ہیں کہ متدین مصنف مطابق اور عقل تاویل کریگا یا طرح
اون روایاتکو کہ جو مخالف ہوں الا التسلیم کریگا اور وہ روایات یہہ ہیں کہ روایت کی ہے
حضرت امام ثامن ضامن علیہ السلام سے کہ جواب مامون رشید میں فرمایا تہا کہ اگر حضرت
یوسف معصوم نہ ہوتے تو وہ بہی قصد مجامعت کرتے اور یہی ہے حضرت نے پہر اس آیہ کو فرمایا
فَلَقَدْ هَمَّتْ بِالْمَعْصِيَةِ وَهَمَّ يُوسُفُ بِقَتْلِهَا إِنْ أَجْبَرَتْهُ لِعِظَمِ مَا تَدَاخَلَهُ فَصَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ قَتْلَهَا وَالْفَاحِشَةَ

یہی تحقیق کہ قصد کیا زن عزیز نی معصیت کا اور یوسف نی قصد قتل اوسکی کا کیا اگر
جبر کرتی وہ یوسف کو واسطی زنا کی اور یہہ قتل اسواسطی تہا کہ وہ چاہتی تہی کہ یوسف کو
کار عظیم نظر مین آئی کہ وہ زنا ہی اور یہی روایت کی ہی اوسکو حضرت نی باپ اپنی سی اور
اونہون نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی کہ اونہون نی تفسیر وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهِ بِأَنْ تَفْعَلَ وَهَمَّ بِهَا بِأَنْ لَا يَفْعَلَ، و بعضی اسکی یہہ مین کہ زلیخا نی قصد زنا کیا اور جب
نی قصد ترک کیا تفسیر عیاشی مین حضرت صادق سی مروی ہی ہر گاہ زلیخا نی قصد مجامعت کا
یوسف سی کیا یوسف نی بہی قصد مجامعت کا کیا بعد اسکی زلیخا نی یوسف سی کہا کہ ایسی حال
صبر کر تو یوسف نی کہا کس سبب سی صبر کرون زلیخا نی کہا کہ اس گہر مین ایک صنم ہی اسکا صبر کر
کہ اوسکی منہ کو چہپا دون کہ تا ہماری اعمال قبیح سی مطلع نہو یوسف نی اوسوقت نہین خدا کو
یاد کیا ابو زادہ بن عالم سرو الخبیثات سی ڈری اور بہاگی اور محمد بن قیس سی مروی ہی کہ
سنا مینی حضرت صادق علیہ السلام سی کہ ہر گاہ یوسف نی بند زیر جامہ اپنی کو کہولا صورت حضرت
یعقوب کی دیکہی کہ اوسکی دانتون تلی انگلی دابی ہی اور کہتی ہین کہ ای یوسف اس کار بد سی احتراز
کر تو پس یوسف اوٹہہ کہڑی ہوئی اور آب منی انگوٹہی پاؤن اونکی سی باہر آئی اور اس
بد سی فرار ہوئی اب اوسکا مضمون بیان ہوتی ہین ایک یہہ ہی کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
سی کوئی گناہ سرزد ہو اجتماع ضدین لازم آتا ہی وہ اجتماع یہہ ہی وجوب متابعت
اوسکی اور مخالفت اوسکی وجوب متابعت اسواسطی کہ حق تعالی فرماتا ہی قُلْ
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی کہہ تو ای محمد اگر ہو تم کہ دوست
رکہتی ہو خدا کو پس پیروی کرو تم میری تا دوست رکہی تمکو خدا اس آیہ سی وجوب

متابعت بہی ثابت ہوئی اور یہہ ساموزمین ہر چند کہ یہہ آیہ حق بہی ہماری ہی مین ہی لیکن کوئی
اسکا قائل نہین ہوا ہی کہ نبی ہماری معصوم مین اور نبی معصوم نہین مین آور مخالفت اسواسطی
ہی کہ متابعت مذہب کی حرام ہی گناہ مین اور دوسری یہہ اگر نبی سی گناہ صادر ہو تو
واجب ہی کہ ہم اوسکو زجر و توبیخ کرین اسواسطی کہ امر معروف اور نہی منکر سب پر واجب
ہی حال آنکہ زجر کرنا نبی کا حرام ہی اسواسطی کہ ایذا دینا اوسکی حرام ہی باتفاق امت اسواسطی
کہ حق تعالی فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی تحقیق
بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایذا دیتی ہین خدا اور رسول اوسکی کو لعنت کرتا ہی خدا اونکو بیچ دنیا و آخرت
کی اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ اگر انبیا سی گناہ سرزد ہو تو چاہیئی کہ اقل درجہ ہون گنہگاران
امت سی اسواسطی کہ درجات انبیا کی نہایت رفعت اور جلال مین ہین اور نعم الہی بسیار ہین
اوپر انکی جمیع ناس سی امین اور خلیفہ کرنا انبیا بیچ بندون کی نہایت مرتبہ مین ہی پس اگر وہ
مین مرتکب ہون اونکا معاصی کا اور اعراض کرنا احکام الہی سی واسطی لذت دنیا کی خاتمہ
کی کمال قبیح اور شنیع ہی عصیان کرنی اور عبادتی اور وجہ چوتہی یہہ ہی کہ حق تعالی
حکایۃ عن قول ابلیس فرماتا ہی فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ یعنی پس قسم ہی عزت کی
تیری کی ہر آینہ اغوا کرونگا مین سب بندون کو مگر بندگان تیری کو وہ مخلص مین پس اگر نبی گناہ کرتی
ہون تو چاہیئی محبوب ہون اون لوگون سی کہ معاصی سرزد ہوتی ہین اور مخلص سی خارج ہین باوجود
حال آنکہ باتفاق ثابت ہی کہ جمیع انبیا مخلصین مین آور پانچوین یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ افضل ملائکہ سی اسواسطی کہ حق تعالی فرماتا ہی إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا
وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ تحقیق کہ حق تعالی نی برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور

آل ابراہیم و آل عمران کو اوپر تمام عالم کے اور فضیلت بعض کی وال ہے فضیلت کل پر واسطے اجماع
مرکب کے اور اگر معصیت صادر ہوئی ہی تو جائز ہی کہ محال ہو ہونا افضل نبی کا ملائکہ سی اسواسطے کہ حق تعالیٰ
فرماتا ہی اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ قوله تعالی وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا منقول ہی ہر گاہ کہ یوسف علیہ السلام
اون دونوں نے جانے مین طرف دروازے کی اور چاک کیا زلیخا نے کرتہ اوسکے کو جانب پشت سے اور
پایا عزیز مصر نے اون دونوں کو نزدیک دروازے کی زلیخا مدعی ہوئی کہ اس شخص نے مجھسے فعل ناشائستہ
کا ارادہ کیا تھا سزا اسکی حبس ہی یا مارنا زیادہ سے اور یوسف نے کہا کہ اسنے مجھسے ارادہ بد کا کیا تھا اور
مین گواہی دی ایک شاہد نے اہل اوسکی سے اور وہ طفل چہار ماہہ پسر خالہ زلیخا تھا اور حضرت صادق سے
ہی کہ ہر گاہ یوسف نے عزیز سے اظہار طہارت اپنا لوث خیانت سے کیا یوسف جانب خدا سے الہام ہوا
کہ حقیقت میری اس کم و ک سی کہ گہوارہ مین ہی دریافت کر اسواسطے کہ وہ گواہی دیگا کہ زوجہ تیری نے
خود مجھسے ارادہ کیا تھا اس حرکت کا پس عزیز مصر متوجہ ہوا اوس طفل کا ہوا حق تعالیٰ نے اوسکو
گہوارہ مین گویا کیا تا اینکہ اون نے گواہی دی اوپر پاک دامنی یوسف کی اور کہا اوسنے کہ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهُ آہ بعضوں نے کہا ہی کہ وجہ عظمت کید زنان کی یہہ ہی کہ مردوں کو طرف اپنی
خواہش قلبی ہی اور باوجود اسکی ساتھہ آئین شائستہ کے اور ساتھہ شیرین زبانی کی مائل
جس چیز کو چاہتی ہیں ساتھہ مردوں کی کر سکتی ہیں بخلاف شیطان کی کہ خواہش قلبی ساتھہ اوسکے
ہی اور نہ بالمشافہہ گفتگو کرتا ہی لہذا کید زنان کو عظیم ... کیا ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ خوف مکر
عورات سی زیادہ ہی بہ نسبت خوف شیطان کی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے حق شیاطین مین فرمایا ہی
اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا اور حق عورتون مین فرمایا ہی اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ای الکافر
ان دو وجہ مین تامل ہی اولاً اس جہت سی کہ کون سی ضرورت

ضرورت داعی ہی کہ وجہ عظمت کید زنان بیان کیجاوے اسواسطے کہ یہہ حکایت محل عزیز مصر
ہی کہ اوسکی نزدیک عظمت کید زنان ثابت ہی ہوا ہی کہ حق تعالیٰ کی نزدیک عظمت کید زنان ثابت
ہوئی البتہ ضرورت داعی ہوتی کہ بیان وجہ عظمت کا کیا جاتا اور ثانیاً تائید مین لانا اس
قول حق تعالیٰ کو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا خالی از تکلف و رتبت نہین ہی اسواسطے
کہ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ حکایت محل عزیز مصر ہی اور کید شیطان کان ضعیفا نسبت اپنی
حق تعالیٰ فرماتا ہی پس یہہ محل مؤید قول اول نہو گا اور ثالثاً اسواسطے کہ فرمانا حق تعالیٰ کا وَشَارِكْهُمْ
فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ یعنی قدرت شرکت ... نطفہ وغیرہ مین اور فرمانا حق تعالیٰ کا و
اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ دلیل تام عظمت کید
شیطان کی ہی پس اگر کوئی کہی کہ اس تحقیق سے منافات قول حق تعالیٰ کا ان کید الشیطان کان ضعیفا
کی لازم آتی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ ... کہی ہیں جمیع مکاید و راسو جغیرا و ضعیف
ہیں کہ کید شیطان ہماری اسطے ... ہی اور رابعاً اسواسطے کہ کہنا کید شیطان کا ضعیف
مستلزم عظمت کید زنان نہین ہی بلکہ ہر گاہ کہ کید شیطان کہ نہایت جمیع مکاید سے ... ہی
حق تعالیٰ نے ضعیف فرمایا ہو پس بطریق اولیٰ کید زنان ضعیف ہو گا قوله تعالی مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
خاطئین مشتق خطا سی ہی اور ہر گاہ کہ کوئی دانستہ گناہ کری عرب کہتے ہیں خطا فلان اور بکسر
خاطئین کی باعتبار تغلیب مردوں کی ہی اوپر عورتوں کی قوله تعالی وَقَالَ نِسْوَةٌ کاہ مقدمہ البی کا مشہور ہوا
جماعت زنان نے کہا کہ جو شہر مین تہین کہ امرأۃ العزیز تراود فتیها الخ اور وہ پانچ عورتین
تہین اور مصر باد شاہ کی تہین چنانچہ ایک اون مین سی ایک دربان اور دوسری ...
اور تیسری ... اور وغیرہ ... اور جو تہی ساقی اور پانچوین دارو غہ قید خانہ تہی و اطفاله

کی اسم جمع ہی جمع اور تانیث اسکی غیر حقیقی ہی اسواسطی قال مین فی تانیث کی لانا لازم نہوا
فی المدینہ مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ متعلق قال کی ہین یعنی کہ بیچ شہر مصر کی عورتون نی اور دوسرا یہہ کہ متعلق نسوہ
یعنی وہ عورتین کہ ساکن شہر مصر ہین قولہ قد شغفہا حبا الخ یعنی چاک کیا حب یوسف نی شغاف
قلب زلیخا کو اور شغاف حجاب قلب کو کہتی ہین یا جلد باریک کہ جسکو لسان القلب کہتی ہین اور
مجمع البیان مین لکھا ہی کہ جناب امیر المومنین اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر
صادق علیہم السلام نی قرات اسکی بعین مہملہ کی ہی یعنی جلایا یوسف نی زلیخا کو از روی عشق
کی قولہ فلما سمعت بمکرہن الخ اور غیبت کا نام مکر رکھا ہی اسواسطی کہ غیبت خفیہ مین
ہوتی ہی اور مکر بھی اکثر خفیہ مین کرتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مطلب انکا اس غیبت اور سرزنش
سی یہہ تہا کہ واسطی دیکھنی حضرت یوسف کی مکر اور حیلہ برانگیختہ کرین لہذا تعبیر غیبت کی ساتھہ مکر کی کی
قولہ متکا واتت کل واحدۃ الخ حاصل اسکا یہہ ہی ہر گاہ کہ مردمان نازپرور وقت طعام
کہانی کی تکیہ کرتی ہین لہذا اسکا کہا گیا اور بعضون نی کہا ہی کہ متکا طعام ہی اور مشتق ہی قول عرب
سی اتکانا عند فلان یعنی کہایا ہمنی نزدیک اسکی اور اصل اسکی یہہ ہی جو شخص کہ
بلاتا ہی واسطی کہانا کہلانی کی تو مہیا کرتا ہی اسکی واسطی مسند و تکیہ پس نام کہا طعام کا متکا بنا بر
استعارہ کی اور عکرمہ نی کہا ہی کہ وہ چیز کہ کاٹی جاتی ساتھہ چہری کی اسواسطی کہ اسی غذا اکثر تکیہ لگا کی
کہائی جاتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مطلق طعام کو کہتی ہین اور علی ابن ابراہیم نی تفسیر اپنی مین
متکا بسکون تا اور حذف ہمزہ روایت کی ہی اور تفسیر ترنج کی ہی یعنی شہبا اور
حاضر کی اونکی اسکی ترنج قولہ الا ملک کریم اور اثبات ملکیت کا واسطی یوسف کی اس
جہت سی [illegible] شان [illegible] مین مرکز یعنی مستقر ہی کہ فرشتہ سی کوئی احسن نہین ہی جسطرح کی

کہ شیطان سی کوئی قبیح نہین ہی اور نفی بشریت کی یوسف سی اس جہت سی ہی کہ
جمال انکا نہایت عجیب و غریب تہا حدیث معراج مین لکھا ہی کہ جناب نبوی صلعم
نی فرمایا کہ دیکھا مینی دوسری آسمان مین ایک شخص کو کہ صورت اوسکی مثل ماہ چہار دہ
تہی کہا مینی جبرئیل کی یہہ کون ہی کہا کہ یہہ بہائی تمہارا یوسف ہی اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکھا ہی کہ صاحب وسیط نی باسناد خود جابر انصاری رحمۃ اللہ علیہ سی نقل کی
ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئی اور کہا کہ
خدا نی تمہین سلام کہا ہی کہا ہی کہ اے حبیب میری تیری حسن رو کو نور عرش سی مقرر کیا
مینی اور حسن یوسف نور کرسی سی اور کوئی مخلوق تجکو حسن نہین پیدا کیا مینی آنحضرت کو
کمال تہا اور یوسف کو جمال تہو جمال یوسفی مین دستہا بریدہ ہوئی اور ظہور کمال محمدی
مین زنارین قطع ہوئین اور اسی معنی مین کہتی ہین شعر از حسن وی یوسف دستی
بریدہ سہل است در پای دلبر من سرہا بریدہ بینی قولہ ولیکونا من
الصاغرین اور نون ولیکونا مین خفیفہ ہی اور جس وقت کہ وقف کیا جاوی تو
الف سی لکہتی ہین اور یہہ بمنزلہ اوس تنوین کی ہی کہ حالت وقف مین الف
ہو جاتی ہی قولہ قال رب السجن احب الی ابو حمزہ ثمالی نی روایت کی امام
زین العابدین سی کہ ہر گاہ وہ عورتین خانہ مصر سی باہر گئین ہر ایک نی باخفای دیگر
حضرت یوسف پاس پیغام بہیجا کہ ہمارے پاس آؤ اور اپنی ملاقات سی بہرور کرو
یوسف نی قبول نکیا اور کہا کہ رب السجن احب الی اور بعضی تفسیر مین یون منقول ہی کہ
جب یوسف نی یہہ بات سنی اوس مجلس سی [illegible] وہان ہوئی عورتون نی انکا تعاقب

کیا اور زلیخا سی اظہار کیا کہ ہم اوسکو ملامت کرتی جاتی ہیں حال آنکہ ہر ایک نی وہان
جا کی اپنی اپنی طرف بلایا یوسف نی اونکی باتون سی تنگ ہوکر دعا کی کہ ای پروردگار میری مجھکو
زندان دوست تر ہی بلانی ان عورتونکی سی اور اگر تو انکی مکر حیلہ سی نہ بچاویگا تو خواہش
کرونگا مین طرف اونکی بسبب بشریت کی اور ہوجاونگا مین نادانون مین سی پس
قبول کی اللہ نی دعا اوسکی منقول ہی کہ بعد اوسکی پس ہو نا امید ہوئی ان عورتین
نی زلیخا سی کہا کہ صلاح کار اور مشورہ یہہ ہی کہ یوسف کو چند روز زندان مین قید کیجیے
شاید بسبب رنج اور محنت زندان کی فرمانبردار تیرا ہوا اور قدر راحت اور نعمت کی معلوم کری
پس سلیم خاطر ہووین تیری [illegible] زلیخا کو یہہ مشورہ پسند آیا اور خود نزدیک عزیز کی آکر اظہار کیا
کہ اس غلام کنعانی سی بسبب بدنامی کی میری طبیعت کو نفرت ہوگئی ہی تو صلاح یہی ہی
کہ اسکو بہ طوق و زنجیر زندان مین قید کیا جاوی تاکہ لوگ جانین کہ یوسف ہی گنہگار ہی اور
مین طعنہ اور ملامت سی خلق کی بچ جاؤن عزیز کو یہہ بات پسند آئی اور یوسف کو
زندان مین بہیجا اور اسی طرف اشارہ ہی اس قول حق تعالی کا ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ
مَا رَأَوُا الْآيَاتِ یعنی بعد ازو دیکھنی دلایل عصمت کی مثل گواہی دینی لڑکی کی اور چاک
ہونی پیراہن کی جانب پشت سی اور قطع کرنی ہاتہہ عورتونکی اور منع کرنی یوسف کی تدبیر
اور مصلحت اونکی اسباب پر ٹہری کہ انکو قید کیا چاہیے چنانچہ زلیخا نی آہنگر کو بلاکر
کہا کہ ایک بیڑی اور زنجیر محکم تیار کر تا اس غلام عبری کو قید کرون اور گوشمالی دون
جب کہ حداد نی ہاتھ اور پانو یوسف کی دیکھی تو لاکر ای ملکہ جہان یوسف ایسا کاہی اور طاقت
زنجیر اور قید زندان کی نہین رکھتا ہی زلیخا نی خفا ہوکر کہا کہ تو قیدیون پر رحم کرتا ہی آخر حداد

نی بند و زنجیر موافق مرضی زلیخا کی تیار کیا اور یوسف کو طوق و سلاسل گراں حکم کیا کہ اسکو
گھوڑی پر سوار کرکی بازار مصر مین پہراؤ اور منادی کرو کہ جو شخص کہ حرم عزیز سی ارادہ
خیانت رکھتا ہو اوسکی سزا یہہ ہی اور زلیخا جامہ کثیف اور کہنہ پہنکر سر راہ یوسف
پر کھڑی ہوئی کہ تاکوئی نہ پہچانی اور گفتگو یوسف کی سنی پس جب یوسف کو مرکب پر سوار کیا
تو اوسوقت یوسف نی روکر مناجات کی کہ الہی تو میری امید گاہ ہی اب کہ ایک غم و الم
ہجوم لا [illegible] افغان مین [illegible] اور جفامی اوران سی رنج غربت مین سرگردان آوارہ وطن کی
گرفتار بند و زندان کا ہوا ہون سوای استعانت تیری کی ملجا اور ماوا نہین رکھتا
ہون پس اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئی اور کہا کہ ای یوسف بند و زنجیر سی
غم نکہا کہ سلسلہ گردن شیرون مین زیور ہی تمہار [illegible] حبس سی تنگ اور جفای قید
سی [illegible] بیٹہنا [illegible] زندان کا موجب خرابی [illegible] ہر کا لیکن ای یوسف
زلیخا آئی ہی [illegible] تیری [illegible] مین بیٹھی ہی تا دیکھی کہ کس طرح جزع فزع اور بیتابی کرتا ہی اور اسکو تشنیع
اپنا لاتا ہی ای یوسف تمہار [illegible] اور صبر حسین ہمت والا اور خندان رہنا
اسطرح سی کہ گویا تمہین زندان سی طرف گلستان کی لیے جاتی ہین [illegible] اعلی
تیری گلستان کرون جس وقت کہ یوسف کو سرای عزیز سی باہر لیگئی تو قریب لاکہہ مرد اور
عورت کی [illegible] تماشی کی باہر آئی اور مرد تیرا پنی چہاتیون پر مارتی تھی اور عورتین منہہ اپنا
ناخن سی خراشیدہ کرتی تہین اور یہہ خروش اہل مصر سی بلند تہا کہ افسوس [illegible] کو
کہ ہاتہہ حوریان بہشتی کی [illegible] حمایل کرتی اوسکی حسن تن مین طوق گلوگیر کیا اور [illegible]
ہاتہہ کہ گردن [illegible] اور اسکی آرزو مین مقید قید حسرت کی ہی زنجیر سی کیا علاقہ

جو شخص کہ حال یوسف کا جیسا تھا [illegible] جب یوسف زلیخا کی [illegible] اگر هذا غلام

امر کنعان [illegible] غلام مرد کنعانی ہی و العزیز علیہ غضبان اور عزیز اوپر یوسف کی خشمناک ہی

جبرئیل آئی اور کہا کہ بولو [illegible] هذا خیر من غضب الحمار و من غضب الدیان [illegible]

غضب [illegible] و من دخول النیران و سرابیل القطران اور [illegible] آتش [illegible]

[illegible] قدرت آواز تیری [illegible] یوسف نی [illegible] زلیخا [illegible]

اور [illegible] حکم کیا [illegible] یوسف کو زندان میں [illegible]

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیٓ اَرٰىنِیٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

اور داخل ہوئی ساتھ یوسف کی بیچ قید کی دو جوان کہا ایک نی ان دونوں میں سی تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ نچوڑتا ہوں شراب کو اور

قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیٓ اَرٰىنِیٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ

کہا دوسرے نی تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ اٹھائی ہوں اوپر سر اپنی کی روٹی کو کہ کھاتی ہیں پرندے اس میں سی

نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ

آگاہ کر ہمکو تعبیر اسکی سی تحقیق ہم دیکھتی ہیں تجکو نیکوں سی کہا یوسف نی نہ آویگا تمکو طعام

تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ

کہ روزی دیے جاتے ہو تم ساتھ اسکی مگر یہ کہ آگاہ کر دونگا میں تمکو ساتھ تعبیر اسکی کی پہلی اس سے کہ آوی تمکو یہ اس میں سی ہی کہ سکھایا ہی مجکو

رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

رب میری نی تحقیق ترک کیا میں نی دین اس قوم کا کہ وہ ایمان نہیں لاتی ساتھ خدا کی اور آخرت کی وہ

كٰفِرُوْنَ ۝ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ

کافر ہیں اور پیروی کی میں نی دین باپ دادوں اپنی ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا

نہیں ہی درستی ہماری یہہ کہ شریک کریں ساتھ خدا کی کسی چیز کو یہہ ہی فضل خدا کا اوپر ہماری

وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝

اور اوپر لوگوں کی اور لیکن بہت لوگ نہیں شکر کرتے ہیں

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

اے رفیقو میری زندان کی آیا خداوند متفرق بہتر ہیں یا خدا اکیلا

الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ

قہار نہیں عبادت کرتی تم بیچ [illegible] سوا خدا کی مگر ناموں کو کہ نام رکھ لیا ہی ان کا

اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ

تمنی اور باپ دادوں تمہاری نی کہ نہیں نازل کیا خدا نی ساتھ عبادت ان کی کوئی حجت نہیں

الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ

حکم کرنا واسطی خدا کی کہ حکم کیا ہی خدا نی یہہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر اسی خدا کی یہہ ہی دین

الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ یٰصَاحِبَیِ

درست ہی اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتی اے دو رفیقو میری

السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ

زندان کی لیکن ایک تم میں سی پس پلاویگا بادشاہ اپنی کو شراب اور لیکن دوسرا پس سولی دیا جاویگا

فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۝

پس کھاویں گی پرندے سر اوسکی سی جاری کیا گیا ہی حکم کہ وہ بیچ اوسکی تعبیر پوچھتی تھی تم

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ

اور کہا یوسف نی اوس شخص کو کہ جانتا تھا نجات پاویگا اون دو میں سی کہ ذکر کر میرا تو نزدیک اپنی مالک کی

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ع

پس بھلا دیا اوسکو شیطان نی یاد کرنی یوسف کو نزدیک خداوند اپنی کی پس رہی یوسف بیچ قید خانہ کی چند برس

قوله وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ الخ اور داخل ہوئی ہمراہ اوسکی دو
جوان بندیکان ریان سی کہ ایک اونمین سی ساقی بادشاہ تھا اور نام اوسکا
بونان تھا اور دوسرا باورچی کہ نام اوسکا مخلب تھا اس واسطی کہ
بادشاہ اونسی بدگمان تھا کہ یہ زہر دینگی چنانچہ مروی ہی کہ باورچی نی کھانا لاکر
آگی بادشاہ کی رکھا تب ساقی نی عرض کیا کہ ای بادشاہ اسمین زہر ملا ہی اسکو نہ کھا
باورچی نی کہا کہ ای بادشاہ اس شراب میں زہر ملا ہی پس اوس کھانیکو ایک جانور کو کھلایا اور وہ
جانور مرگیا تو اس جہت سی بادشاہ نی دونوکو زندانمین بھیجا اور حال یوسف کا زندانمین یہ تھا
کہ جستجوی حال قیدیونمین مصروف رہتی تھی اور اونکی بیماریمین عیادت اونکی جاتی تھی اور معالجہ اونکا
کرتی تھی اور کپڑی پھٹی اونکی سیتی تھی اور تسلی اونکی کرتی تھی خبرمین وارد ہی کہ جب یوسف
زندانمین داخل ہوئی تو قیدیونکو دلشکستہ پایا کہا اونسی کہ خوشدل ہو اور صبر کرو کہ خدا اسکو فرو دیگا
دیکا ساتھ خوشی اور ثواب عقبی کی اونہون نی سنکی اس بات کی خوش ہوکر کہا کہ حسن تیری خلق کی
ہوا بہتری کیا زیبا ہی اور بتکو ہی تو کون ہی اور کس قبیلی سی ہی حضرت نی کہا کہ میں یوسف
بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہوں داروغہ زندان نی کہا کہ ای پیغمبرزادہ اگر
ہوسکتا تو میں چھوڑ دیتا مگر اب بھی تیری خدمت گذاری میں تقصیر نکرونگا اور تمام زندانی اوسکی نزدیک یوسف

کی اگر اظہار محبت و الفت کیا کرتی تھی یوسف نی فرمایا کہ ای یارو میری محبت میں غور کرو کہ جسنی
مجھسی محبت کی اوسی محنت کھینچی چنانچہ پہلی پھوپی میری مجھی دوست رکھتی تھی اور چاہتی تھی کہ
مجھکو اپنی پاس رکھی لہذا ایک کمربند کہ میراث ابراہیم سی اونکو پہنچا تھا کمر میں میری باندھا اور
جب میں سو گیا تو کھول لیا اور مجھی تہمت چوری کیا تاکہ مدت ایک سال مجھی اپنی پاس رکھی میں
اور دوسری ہنگام مرنی اوسکی جد میری بھی مقرر رہتی تھی بسبب دوستی اوسکی جدائی سالوں میں گرفتار
ہوکر بینائی تک پہنچا اور دوستی زلیخا سی بند زندانمین گرفتار ہوا قیدیون نی کہا کہ ہم تیری
الفت سی دست بردار نہونگی القصہ وہ قیدی بانواع فوائد مستفید ہوتی تھی اور تعبیر خواب
پوچھتی تھی اور وہ تعبیر موافق ہوتی تھی اسواسطی تمام زندانی نزدیک یوسف کی حاضر رہتی تھی اور تعبیر
خواب کی پوچھا کرتی تھی ایک شب دونون شخصون نی کہ ساتھ یوسف کی قید ہوئی تھی
خواب دیکھا اور حضرت یوسف سی بیان کیا اور بعضون نی کہا کہ خواب نہ دیکھا تھا مگر براہ
امتحان پوچھا تھا اور تفسیر عیاشی میں جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب کہ عزیز مصر نی
یوسف کو قید کیا تو حقتعالی نی یوسف کو قید ہی میں علم تعبیر خواب عطا کیا اور دونوں ولد
جوان نی زندانمین یوسف سی پوچھا کہ تم کیا کمال رکھتی ہو یوسف نی کہا کہ کمال میرا بیان کرنا
تعبیر خواب کا ہی انتہی کلامہ اور تفصیل اوس خواب کی یہ ہی کہ ساقی نی دیکھا کہ نچوڑتا ہوں میں
تین خوشہ انگور کی واسطی شراب عزیز کی اور اطلاق خمر کا اوپر انگور کی مجاز ہی اور کہا باورچی
نی کہ دیکھتا ہوں میں اپنی تئین باورچی خانہ میں بادشاہ کی کہ میں اوٹھائی ہوں اوپر سر اپنی کی روٹی کو
کہ کھاتی ہیں اوسکو پرندی پس آگاہ کر ہمکو ساتھ تعبیر اس خواب کی اور محمد بن مسعود عیاشی نی اپنی تفسیر میں
لکھا ہی کہ جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہ آیت اسطرح ہی إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ

فَوقَ رَاسِی خُبزاً تَأکُلُ الطَّیرُ مِنهُ یعنی بدرستیکہ دیکھا مینی کہ اوٹھائی ہوئی مین اوپر
سر اپنی کی ایک کاسہ کہ اوسمین روٹی ہی قوله یا صاحبی السجن اس کی دو معنی ہین
ایک کہ ای دو یار میری زندان کی بنا بر محذوف ہونی یای متکلم کی اور دوسری معنی یہ کہ ای
دو ساکن زندان کی کہ صاحب بمعنی ساکن کی ہی قوله قضی الامر علی بن ابراہیم نی اپنی تفسیر
مین کہا ہی کہ جوان اول نی خواب دیکھا تھا اور حضرت یوسف سی تعبیر اوسکی پوچھی تھی اور
جوان ثانی نی خواب نہ دیکھا تھا لیکن بنا بر امتحان کی پوچھا تھا بعد اوسکی اوسنی کہا کہ
جھوٹ کہا تھا حضرت یوسف نی کہا کہ قُضِیَ الأمرُ قوله وقال الذی ظن انه
منقول ہی کہ بادشاہ نی فرمایا کہ باورچی کو دار پر کھینچو اور ساقی کو کہ صفت امانت اوسکی
ثابت ہوئی تھی منصب اول عطا کیا اور ہر گاہ کہ یوسف متوسل بمخلوق ہوئی واسطی نجات
اپنی کی اور ترک اولی عمل مین لائی جبرئیل نازل ہوئی اور یوسف کو گوشہ زندان مین لیکی اور
پر اپنا زمین پر مارا کہ طبقہ اول شگافتہ ہو گیا یوسف سی کہا کہ دیکھ تو کیا ہی یوسف نی کہا کہ
دوسرا طبقہ دیکھتا ہون پس اسیطرح بتدریج ساتون طبقو کو شگافتہ کیا اور حضرت یوسف
کو دکھلایا بعد اسکی ایک سنگ بزرگ دکھلایا اور اوسپر بھی پر مارا کہ وہ شگافتہ ہو گیا
اور ایک کیڑا اوسمین سی باہر آیا کہ اوسکی موہنہ مین برگ سبز تھا تب جبرئیل علیہ السلام نی
کہا کہ پروردگار عالمیان نی بعد سلام کی فرمایا ہی کہ شرم نہین کرتا ہی تو مجھسی کہ مخلوق گنہگار سی
اعانت چاہی اسکی عوض مین سات برس اور قید رکھونگا حضرت یوسف اسبات سی نہایت غمگین
ہوئی اور پوچھا کہ ای جبرئیل اسوقت خدا مجھسی راضی ہی کہ جبرئیل نی کہا کہ ہاں یوسف نی کہا کہ جب
اللہ مجھسی راضی ہی تو اگر ستر برس بھی قید مین رہون تو خوف نہین ہی اور ابو عبد اللہ سی روی

ہی کہ جبرئیل یوسف پاس آئی اور کہا کہ ای یوسف یہ حسن و جمال تجھکو کسنی دیا ہی کہ کوئی
دنیا مین مانند تیری نہین ہی یوسف نی کہا کہ میری پروردگار نی پھر کہا کہ محبت تیری تیری
باپ کی قلب مین کسنی ڈالی اور کاروان کو سر چاہ پر کسنی پہنچایا اور کنوئین سی کسنی بچایا کہ
بھائیون نی تجھین پھینکا تھا اور کید زنان کسنی تم پر غالب نہ کی دیا یوسف نی کہا کہ میری خالق
اکبر نی پھر کہا جبرئیل نی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا باعث ہوا کہ اب تو نی حاجت اپنی مخلوق سی
طلب کی اس سبب سی سات برس اور قید رکھونگا جب یوسف نی جبرئیل سی یہ سنا تو اسقدر
روئی کہ در و دیوار رونی لگی اور اہل زندان گریہ اونکی سی تنگ ہوئی اور مصالحہ پر قرار پایا کہ
ایک روز رویا کرو اور ایکدن چپ رہا کرو کوئی یہ نہ سمجھی کہ استعانت مخلوق سی واسطی دفع ضرر
کی درست نہین اور باجماع جواز اسکا ثابت ہی بلکہ بعضی اوقات واجب ہی پس روایت مذکورہ دلالت
حرمت استعانت پر نہین کرتی بلکہ عتاب یوسف پر سبب ترک عادت جمیلہ اوسکی کی تھا
کہ ہر بلا مین صبر اور تحمل اور توکل بخدا کرتی تھی اور ترجیح استعانت اوسکی جمیع رتبون کی اعتماد
کلی مخلوق پر ہوا اور توکل بخدا اکثر ہی اور اگر باوجود توکل بخدا مخلوق کو واسطہ کری دفع بلا کی
لیے تو گنہگار نہین ہوتا ہی کذا فی الخلاصہ مولف کہتا ہی کہ جواب اسکا نرم کا وجوہ دیگر سی
بھی ممکن ہی اول یہ کہ در صورت تاویل ترک اولی پیغمبر کی نسبت یہ توجیہ دور ہوجاتا ہی اگر کوئی کہی
کہ تکالیف انبیا کی مختلف ہوتی ہی ممکن ہی کہ واسطی ہماری استعانت مخلوق سی درست ہو
اور اونکی واسطی ممنوع چنانچہ ذبح کرنا اپنی فرزند کا حضرت ابراہیم کو بھی اسیطرح سی اور
ثالث اسواسطی کہ اونکا فرمانا اپنی مقرب اور مخصوص کی نہایت قبیح اور بد معلوم ہوتی ہی لہذا
حق تعالی نی اونکو تہدید کی ہو انتہی کلامہ سرکار ساقی مرتبہ تقرب کو پہنچا پس بہلا دیا اوسکو

شیطان نی یوسف کو اور رہی یوسف زندان میں چند سال مراد وضع ہی ۃ و بعضی کہتی ہیں کہ تین سال پر
اور لوسی ہی ہوا و بعضوں نی کہا ہی کہ سات برس قید میں رہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ اٹھارہ برس
چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت یوسف وقت قید ہونیکی بارہ برس
کی تھی کہ اٹھارہ برس قید رہی اور بعد نکلنی قید کی ائی سن جیسی لقب سبب عمر اونکی کی تیس برس کی
ہوتی ہی و بعضوں نی ضمیر فانسٰہ الشیطان کی طرف یوسف کی پھیری ہی کہ سوائی
رو بکی حضرت یوسف کو کچھ کام نہ تھا تا اینکہ یہ خبر زلیخا کو پہنچی زلیخا نی حکم کیا کہ زندانیوں ایک دریچہ
بطرف شارع عام کہولیں تاکہ وہیں یوسف کو ٹہلاویں کہ وہ دیکھتی رہیں رہگذر کی مشغول رہیں پر
اتفاقا وہ دریچہ طرف کنعان کی واقع ہوا تھا ہر گاہ کہ شب ہوتی تھی تو یوسف اوس دریچہ
میں بیٹھتی تھی اور جو ہوا کہ کنعان کی طرف سی آتی تھی بزبان حال پرسان احوال کنعان ہوتی تھی اور جو ہوا
کہ اودہر سی کنعان کو جاتی تھی پیغام اپنی حال کا بھیجتی تھی ایک شب بیٹھی تھی کہ ایک اعرابی کو دیکھا کہ شتر
پر سوار جنگل کو جاتا ہی شتر اوس کا سرکشی کی اور متوجہ زندان کا ہوا ہر چند اعرابی نی پھیر کیا مگر آخر
اعرابی تنگ ہو کر پیادہ ہوا اور شتر کی مہار اپنی ہاتھ سی چھوڑ اکر نزدیک دریچہ کی آ کر کھڑا ہوا
اور بزبان فصیح یوسف سی کہا کہ ای یمن جوی اور ای گلبن گلشن یعقوبی کنعان سی مصر کو آیا
تھا اور اب مصر سی کنعان کو جاتا ہوں اوس پر محنت زدہ کو کوئی پیغام بھیجتا ہی تو یوسف نی
جب نام پدر اور کنعان کا سنا خروش اور فریاد کرنی لگی تا گاہ اعرابی نی چاہا کہ اوسکو عصا
مارے کہ زمین میں تا نصف ساق در آیا یوسف نی آواز دی کہ یا اخا العرب کچھ دیر توقف کر کہ کچھ بھی
کلمات کہوں تمہیں اعرابی نی کہا کہ زمین مجکو پکڑی ہی کہیں جا نہیں سکتا ہوں جو کچھ کہنا چاہتی ہو کہو
یوسف نی کہا کہاں سی آتا ہی تو کہا کنعان سی حضرت یوسف نی کہا کہ شتر اس کا کہ میں تھا

کہا اوسنی کہ چراگاہ آل یعقوب میں اوس چشمہ پاس کنعان سی ہی یوسف نی کہا کہ بر کنعان میں ایک
درخت کو تو جانتا ہی کہ اوسکی شاخیں بہت اور ایک دن شاخوں سی جا لیتی ہی کہ سال گذرتی ہی میں کی
بیخ اوسکی اور شاخ میں لگ کرتی ہی اعرابی نی کہا کہ یہ جگہ کم کہتی ہو احوال یعقوب سی کہ ہر روز تھی کہتی
ایک نہ تھی تھی غائب کیا ہی مدت گذری کہ فراق میں اوسکی روتی ہی اور جو راہ سی کہ خبر پایا ہی کہ
نام اوسکا بیت الحزن کہا ہی جو کوئی دور سی گذرتا ہی وہ تی احوال از و کم شدہ پوچھتی ہی اور
کوئی نام و نشان سی اوسکی خبر نہیں دیتا یوسف یہ بات سنکر نہایت محزون ہوئی اور رونی
لگی اور کہا کہ ای اعرابی یہاں سی کہاں جاویگا تو کہا اوسنی کہ بادیہ کو جاتا ہوں کہ متاع و اسباب
بیچوں اور بعد اوسکی کنعان جاؤں یوسف نی کہا کہ اس بیع میں کسقدر نفع کی طمع ہی تجھی کہا
اوسنی کہ سو درہم کی یوسف نی کہا کہ میں ایک بات تجھی بتاتا ہوں کہ ہزار درہم کو بیچ کا چاہتی تو
کنعان کو جا جس وقت کہ کنعان میں پہنچی تو بیت الحزن میں جائیو اور کہیو کہ پیغمبر خدا میں قاصد
غریبان ہوں کہ زندان میں گرفتار ہیں دست تضرع درگاہ خدا میں اوٹھاؤ اور ہماری واسطی دعا
کرو اور جسطرح کہ میں نی تجھی فراموش نہیں کیا ہی تو بھی مجھی فراموش کر اعرابی نی کہا کہ نام تمہارا
کیا ہی حضرت یوسف نی کہا کہ مجھی اور نشان تمہاری کا نہیں ہی لیکن تو میری کہیو کہ اوس نگاہ کی در شکل و
شمائل میری قد و حال شیب کر اور حرف بحرف صورت میری نظر میں لا اور اگر خال رخسار میری
سی پوچھیں تو کہیو کہ اوس محروم و مظلوم نی کہا ہی کہ ہر گاہ وہ خال بکنار سیلاب آب دیدہ میں غرق تھا
از بسکہ فراق میں تیری زار زار رویا کہ محو ہو گیا ای اعرابی سلام اور پیام بخوبی پہنچانا کہ تیری تئیں
بعوض خوشخبری کی کہ اونکو پہنچاویگا تو برکت بہت ہو گی ای اعرابی جب محنت خانہ یعقوب میں تو پہنچی تو
اسقدر صبر کرنا کہ اکیلی حس شب گذری اور ہنگامہ شور و غوغا آرام ہو گا کہ موہی اور یعقوب و صحن فارغ

ہوا اور سرحد ایسی کلبۂ احزان کی میں گیا اور کہا السلام علیک ایہا المغموم اور اپنی بعد احوال سب بیان کر کے
اعرابی اس قدر گریاں و حیران کہ چاہی حضرت یعقوب سی درخواست کرا کہ دعا اوس کی درگاہ میں
درگاہ خدا میں مستجاب ہی اعرابی نی کہا کہ کس طرح آویں کہ زمین نی مجھ پکڑ رکھا ہی یعقوب نی دعا کی پس
دیکھا کہ اوس کی شتر کے پاؤں آزاد ہوا اور حال کو دیکھ کر بیت الاحزان سی خبر دیتا ہی اعرابی نی کہا کہ ماری شتر کی گردن
میں فی الحال پانی اوس کی زمین سی نکل آئی اور اوس دیکھ حضرت کی آیا اور شعاع اوس کی جو نشانیاں کو جب
خیال میں کہکر رخصت ہوا کنعان کو گیا یوسف بھی اوس کی دیکھتی ہی تھی اور فرماتی تھی ایک شخص نازنین کی
نا گہی جناب ہوا کہ میں اوس سطح طلا میں ہٹ کر بس اعرابی کنعان میں آیا اور صبر کیا کہ ایک مقدار شب کی
گذری اور بیت الاحزان پر آیا اور کہا کہ السلام علیک یا نبی اللہ حضرت یعقوب کی الکوا اوس سلام
سی اکر حیرت پہنچی کو اور تھی اور باہر آئی اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو کون ہی اور کہا تو کسی آیا
ہی کہا اوس نی کہ میں پیغام لایا ہوں کہا یعقوب نی کہ کسکا قاصد ہی تو کہا اوس نی کہ رسول غریبان اور
بیکس مہجوران اور قاصد زندانیان اور زمین مصر سی آیا ہوں اور تمام قصہ اوس نی نقل کیا ہر گاہ
یہہ حکایت یعقوب نی سنی فریاد کی اور کہا کہ اگر تو رسول غریبان ہی تو میں بھی فراق غریبان میں مبتلا
ہوں اور اگر تو پیک بیکسان مہجوران ہی تو میں بھی سوختہ آتش ہجران طا ہوں اور اگر تو فرستادہ زندانیان
ہی تو میں بھی ساکن بیت الاحزان ہوں اے اعرابی ایسی خوشخبری کی کہ اوس کی بوی محبت میری مشام جان میں پہنچی
ایسی خبر دی مجھ کو کہ دنیا گر حسرت میری دل کی کہیں کی عوض اسکا کیا چاہتا ہی تو کہا اوس نی کہ ای نبی
اللہ جو کچھ کہ مقصود میرا تہا سو اوس نی یاد دلا دی ہیں لیکن تمنا ہی متوقع ہوں یعقوب نی کہا کہ الٰہی سکرات مرگ
اس پر آسان کرنا اور شاد اعرابی کا ہو لاکہ سبب پیغام میں ہو تا اور زندان کو در زندان پر میں بی لکھا کیا تہا
اور یہہ مضمون میں کی تہی اور اوس سال میں شریک نہیں میری اسکی ہی کچہ جا کچہی یعقوب نی کہا کہ الٰہی

اس شتر کو تمہاری بہشت میں محسوب کر اعرابی نی کہا کہ اوس کی زندہ خدا اوس اونٹ کی میں ہی عطا حضرت
یعقوب نی کہا کہ خدا یا اوس شیخ اونٹ کو قید سی نجات دی اور سایہ اپنا قرار دی اور خوشیاں کی وصل کی اس لئی ہی
یعقوب طاہر کرکہ بادشاہ مصر خواب دیکھا چنانچہ قول حق تعالیٰ کا ہی وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ
طرف اسکی ہی زعفر بن ابراہیم نی حضرت صادق سی روایت کی ہی کہ ہر کاموت میں زبان کی تہا
کو پہنچی جانب حق تعالیٰ سی اور میں یہی عادی روح کا حاصل ہو اوس نے اپنا خاک پر رکھکر پکارا اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِیْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِیْ عِنْدَكَ فَاِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ
بِوُجُوْهِ اٰبَآئِیَ الصَّالِحِیْنَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ
اور بعد پڑہنی اس دعا کی حق تعالیٰ نی اوس کو زندان سی خلاصی دی اور کتابوں کو میں جناب صادق سی
سوال کیا کہ آیا ہم بھی اس دعا کو پڑہ سکتی ہیں حضرت نی فرمایا کہ شامل اس دعا کی پڑہ اَللّٰهُمَّ اِنْ
كَانَتْ ذُنُوْبِیْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِیْ عِنْدَكَ فَاِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ
نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
وَالْاَئِمَّةِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اور ہر گاہ خوشی یوسف کی نزدیک نی بادشاہ مصر نی
خواب عجیب دیکھا اور صاحبان تعبیر کو بلا کر طلب کیا اور بادشاہ نی کہا کہ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ
وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
اور کہا بادشاہ نی کہ میں نی خواب میں دیکھا ہی سات گائے فربہ کو کہ کہاتی ہیں انکو سات گائے لاغر
وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ
اور دیکھا میں نی سات خوشہ سبز کو اور سات خوشہ اور بھی خشک ای گروہ کہ ہمارا اشراف قوم ہو مجکو

فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا أَضْغَاثُ

بیچ تعبیر خواب میری کی اگر ہو تم کو واسطی خواب کی تعبیر کرتی ہو   کہا اونہوں نی خواب ہای

أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِي

پریشان ہیں اور نہیں ہیں ہم ساتھ تعبیر خواب کی   دانا   اور کہا اوس شخص نی

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ

کہ نجات پائی تھی اون دونوں میں اور یاد کیا قول یوسف کو بعد مدت کی میں آگاہ کرتا ہوں تمکو ساتھ تعبیر خواب کی پس بھیجو مجھکو [illegible]

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ

اور کہا اوسنی ای یوسف ای سچ بولنی والی خبر دی ہمکو بیچ سات گاو فربہ کی   کہ کھاتی ہیں اون کو

سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ

سات گاو لاغر   اور خبر دی ہمکو بیچ سات خوشہ سبز کی اور سات خوشہ دیگر خشک کی تاکہ پھر جاؤں

إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ

طرف لوگوں ان بادشاہ کی شاید کہ وہ جانی تعبیر خواب کو کہا یوسف نی کہ تم کھیتی   کرو گی سات برس

دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ۝

برابر عادت اپنی کی پھر جو کچھ پس جس چیز کو کہ کاٹو گی تم پس چھوڑو تم اوسکو بیچ خوشہ اوسکی کی مگر اندک اوس چیز سی کہ کھاؤ

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

پس آویگی بعد اوسکی سات برس   سخت   کہ کھا جاوینگی جو کچھ کہ ذخیرہ کیا ہی کہ تم نی واسطی

إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ

مگر اندک اوس چیز سی کہ نگاہ رکھا ہی تمنی   پس آویگا بعد اوس کی ایک سال کہ بیچ اوسکی

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ

برسایا جاویگا پانی اوپر لوگوں کی اور بیچ اوس سال کی نچوڑینگی وہ انگور وغیرہ کو

قوله بِعَالِمِينَ روضہ کافی میں مرقوم ہی کہ حضرت صادق نی فرمایا کہ خواب تین طرح پر

ہوتا ہی ایک بشارت ہی خدا کی واسطی مومن کی اور ایک خواب ڈراتا شیطان کا ہی اور تیسرا خواب

پریشان اور مشتبہ ہوتی ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی کسی نی حضرت رسالت صلعم سی

سوال کیا ہی کہ کس واسطی بعضی خواب حق ہوتی ہیں اور بعضی باطل حضرت نی فرمایا کہ ای علی نہیں ہی

کوئی بندہ کہ خواب کری مگر یہ کہ عروج کرتی ہی روح اوسکی طرف پروردگار عالمیان کی پس وہ

روح جو کچھ نزدیک پروردگار کی دیکھتی ہی وہ حق ہی اور مقرون بصدق اور جس وقت حکم حق تعالی

ساتھ پھرنی روح کی طرف بدن اوسکی ہوتا ہی بالضرور روح اوسکی درمیان آسمان و زمین کی مل کرتی ہی جسکی

وقت نزول درمیان آسمان و زمین کی دیکھتی ہی وہ اضغاث احلام ہی اور حضرت امام علی بن موسی

الرضا علیہ السلام سی کسی نی کہا ہی کہ [illegible] اپنی باپ سی [illegible] اونہوں نی

اپنی باپ سی [illegible] جناب نبی صلعم سی کہ جو شخص خواب میں مجھکو دیکھی [illegible] کہا مجھکو اس واسطی

کہ شیطان صورت میری میں نہیں آسکتا ہی اور نہ ساتھ صورت کسی اوصیا میری کی اور نہ کسی شیعہ سی تو

بدرستیکہ خواب صادقہ [illegible] نبوت سی ہی اور بعضی نسخہ حدیث میں بجای صادقہ صالحہ ہی اور صعیف گزارنا کا

ساتھ صالحہ کی [illegible] غیر صالحہ کا ہی اور بیچ حدیث کی ہی رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَاهُ

فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَىٰ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ یعنی مومن کی خواب اور خواب اوسکا آخر زمانہ

میں اوپر ستر جزو کی ہی اجزای نبوت سی [illegible] کہا کہ مراد [illegible] جس میں کوئی چیز پیدا کرتا ہی

خدا [illegible] کی صورت [illegible] ہی یعنی خواب چیزی کہ پیدا کرتی ہی [illegible]

یہی بیچ حالت نوم کی اور مراد آخر زمان سی زمانہ ظہور صاحب الزمان علیہ السلام ہی اسواسطی کہ بعضی اخبار
میں تصریح واقع ہی کہ زمانہ ظہور صاحب الزمان علیہ السلام میں حقتعالی جمع کریگا قلوب مومنین کو اور چہ بسبب کی
اختلاف خطا سی محفوظ معصوم ہی کہا ہی لفظ علی کی پہنچی ہی یعنی اور پرے جس بیچ کی یعنی یا یہی کم ہوں اور ممکن رویای
مومن مثل حسی کی ہی کہ مطابق ہی ضمیر و لو ن بواسطہ واقع کی اور بیچ اسی خبر کی ہی کہ مخرج بار صادق و قلاو
کاذب کا قلب ہی پس رویای کاذب متعلقہ وہ ہی کہ دیکھتا ہی اوسکو انسان بیچ اول شب کی وقت
تسلط مردہ و سوسہ شیاطین کی اور نہیں ہیں وہ مگر تخیلات کاذبہ کہ نہیں ہی حشری بیچ اوسکی
اور لیکن رویاء صادقہ پس کہتا ہی وہ سکو بعد انقضائی دو ثلث کی شب سی ساتھ نزول ملائکہ کی پس بیچ
قبل سحر کی ہی کچھ نہیں اختلاف بیچ تاویل اوسکی مگر یہ کہ جنب ہوا ہو سویا ہو اوپر غیر طہارت کی اور نہ ذکر خدا کیا
ہو پس اسصورت میں مختلف ہوتا ہی آور دوسری حدیث میں ہی کہ خواب چار ذکر کیا ہی پر آدمی کی تا وقتیکہ
تعبیر نکیا جاوی اور جب کہ تعبیر کیا اسیطرح واقع ہوتا ہی بعضی شارحین نے کہا ہی وجہ جمع کی درمیان اس
خبر کی اور قبل کی یہہ ہی کہ مطلق خواب کو تعبیر طائر کیا ہی کہ جسکی واسطی قرار نہیں اور نہ ثبات تا اینکہ تعبیر
اوسکی حاصل ہو پس محمول ہی تمثال اوسکا مثل طائر کی ہی کہ صید اوسکو ضرب کا یا تیر کا پہنچا ہو پس وہ
گر پڑا ہو اور خواب حقیقی کہ جسکو تعبیر کیا بحالت شک کیا ہی پس وہ خواب ہی کہ مشاہدہ کیا ہی اوسکو نفس مطمئنہ نی روحانیات
سی اور عالم علوی سی بیچ خواب واقع ہوتا ہی خواہ تعبیر کی ہو یا نہ کی ہو اسواسطی کہ جو چیز اس عالم میں ہی کامل وارد ہوی
حقیقت کی ہی کچھ اسمیں تغیر اور تبدیل نہیں ہوتا اور لیکن وہ خواب کہ جسکی تعبیر تحریر شیطان کیا ہی پس وہ
خواب ہی کہ مشاہدہ کیا ہو اوسکو نفس نی وقت غلبہ قوت شہوت یا غضب کی پس مسکنیہ خیال پر شخص
سی کہ حاصل ہوتی بسبب اوسکی امور حسی کی سبب دیکھتی ہی شخص کی اوسکو واقع کر عالم حسیات میں کہ حصول اوسکا
اس نفس شیطان سی ہوا ہی اسیطرح وہ چیز کہ دیکھا ہی اوسکو انسان نی اوس امور سی کہ جو آرزو رکھتی ہی یا بیچ نفس

کی سبب قوت تخیلیہ اور متوہمہ کی اسپیچ و پیچ عجب وقائع کی ہیں اور حدیث قوی عالی ابن نزیک ہیں تہی جو حضرت کہ خواب میں
دیکھتی ہیں اوسکی واسطی حقیقت نہیں ہی بلکہ فقط صورتیں اسطرح صاحب مجمع البحرین نی لغت [illegible] میں
کہا ہی کہ حدیث میں ہی کہ احلام فی النوم مانند سابقہ میں تہی تو ناملکوت میں بعد حادث ہوئی اور بعثت اسکا
یہہ ہی کہ حقتعالی نی ایک گروہ میں پیغمبر رسول بہیجا کہ اوس نی لوگوں کو طرف عبادت خدا کی پس اون لوگون نی کہا کہ
عبادت خدا کی کرین تو پس ہمارے لیے کیا ہوگا اوس رسول نی کہا کہ درصورت اطاعت داخل ہوگا تمکو جنت میں اور صورت
نافرمانی داخل کیا جاوگا دوزخ میں ان لوگون نی کہا کہ جنت و دوزخ کیا ہی پس وصف بیان کیا اون لوگون کی حقیقت اسکی
کیا تو اون لوگون نی کہا کہ کب ہمکو ملیگا رسول نی کہا کہ بعد از مرگ تب اون لوگون نی کہا کہ ہم دیکھتی ہیں مردون کو
حالانکہ ہم دیکھتی ہیں کہ اموات ہمارے ریح کی مجانی ہیں [illegible] اور اون لوگون نی تکذیب کی اوس رسول کی [illegible]
خواب نظر آیا اون لوگون نی اوس رسول کی بیان کیا پس رسول نی سنکر کہا کہ حقتعالی نی ہر تمام حجت کی تمہیر
معلوم ہو کہ ارواح ایسی کی معذب ہی کی جسم پوشیدہ ہوگیا ہی تا وقتیکہ مبعوث ہوں انتہی حدیث سی حدیث
امر مستفاد ہوتی ہیں ایک یہہ کہ احلام حادث ہیں اور دوسرا یہہ کہ عالم برزخ مشابہ عالم احلام ہی اور تیسرا یہہ کہ
ارواح معذب ہوتی ہیں قبل بعثت ابدان کی انتہی کلامہ علی الله مقامہ **قوله یعصرون** یعنی بیان کیا ہی کثرت
ثمار سی اور قرأت ثانیہ ہی ائمہ علیہم السلام سی یعصرون بضم یای تحتانی و فتح صاد بصیغہ مجہول ہی بمعنی مطر دیئی جاوینگی
اسکی معنی آیہ ہی ہیں کہ پس آویگا بعد سال قحط کی ایک سال کہ اوس میں بارش رسیدہ ہونگی لوگ اور
اوس سال میں [illegible] کا باران پس کلمہ یغاث بنابر معنی اول مشتق غیث سی ہوگا بمعنی باران
کی بنابر قرأت ثانیہ کی مشتق غوث سی ہوگا بمعنی فریاد رسیدن کے
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى
اور کہا [illegible] بادشاہ نی کہ لاؤ یوسف کو پس ہرگاہ آیا نزدیک یوسف کی قاصد کہا یوسف نی پہر جا تو طرف

رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي

مربی اپنی کی پس سوال کر اوس سی کہ کیا حال ہی ان عورتوں کا کہ انہوں نی کاٹا تھا ہاتھ اپنی کو بیشک پروردگار میرا

بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ

ساتھ مکر ان کی دانا ہی کہا بادشاہ نی کیا ہی حال تمہارا جب کہ طلب خواہش کی تمنی یوسف سی

عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ قَالَتِ

جانب نفس اپنی کی کہا اونہوں نی پاکی ہی خدا کو نہیں جانتی ہم اوپر اوسکی کچھ برائی کہا

امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

زن عزیز کی اب ظاہر ہوا حق میں نی طلب کیا تھا اوسکو جانب نفس اپنی کی

وَإِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِينَ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ

اور بیشک وہ البتہ راستگویوں سی ہی یہ سخن واسطی اسکی ہی کہ جانی عزیز بیشک میں نہیں [illegible]

وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَآئِنِينَ

اور بیشک خدا نہیں ہدایت کرتا فریب کو خائنوں کی

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ

اور نہیں بری کرتا میں نفس اپنی کو بیشک نفس امر کرنی والا ہی

بِالسُّوْٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَقَالَ الْمَلِكُ

ساتھ بدی کی مگر جس شخص کو کہ رحمت کری پروردگار میرا بیشک پروردگار میرا بخشنی والا مہربان ہی اور کہا بادشاہ نی

ائْتُونِي بِهٖٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ

لاؤ تم یوسف کو تا خالص کروں میں اوسکو واسطی نفس اپنی کی پس جب کلام کیا [illegible]

لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ قَالَ اجْعَلْنِي عَلٰى خَزَآئِنِ الْأَرْضِ

نزدیک ہمارے جاہ والا امین ہی کہا یوسف نی کر دی تو مجھکو حاکم اوپر خزانوں زمین مصر کی

إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ

بیشک میں نگاہ رکھنی والا ہوں دانا ہوں اور اسی طرح قدرت دی ہم نی یوسف کو بیچ زمین مصر کی کہ تصرف کرتی تھی

مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيعُ

اوس میں جس جگہ چاہتا پہنچاتی ہیں ہم ساتھ رحمت اپنی کی جسکو چاہتی ہیں اور نہیں ضائع کرتی ہم

أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ وَلَأَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

مزدوری نیکوکاروں کی اور البتہ اجر آخرت بہتر ہی واسطی ان لوگوں کی کہ ایمان لائی اور تھی پرہیزگاری کرتی

قوله قال ارجع الى ربك صاحب [illegible] بیان نی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی [illegible]
بیشک کہا [illegible] البتہ تعجب کرتا ہوں یوسف سی [illegible] اور صبر اوسکی [illegible]
[illegible] بالقرات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جلدی کرتا میں [illegible]
[illegible]
[illegible] تفسیر مدارک میں ہی [illegible]
[illegible]

اس مقام میں یہ حق تعالی نی ذکر زنان مصر کا کیا کہ انہوں نی یوسف کی پیغام بھیجا تھا بیچ جواب کی قوله قال ما
خطبکن یعنی کہا ابن عباس کہتی ہی کہ جب یوسف کشاف عمل کی زندان سی باہر آئی تو بادشاہ
جس وقت یوسف کو دیکھتا کہتا کہ یہہ شخص ہی جسکی تعبیر خیانت کی ہی پس کاکہ بعد بادشاہ پھر آیا
اور پیغام یوسف پہنچایا بادشاہ نی کہا کہ ان عورتوں کو جمع کرو اور زلیخا کو بھی اسطرح تحقیقات حال کی
بلایا اور پوچھا بادشاہ نی کہ کیا حال تمہارا کہا حاش لله الی قوله وما ابرئ نفسی الی قوله ان ربی غفور رحیم
کلام یوسف کا ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ ذلک لیعلم سی غفور رحیم تک کلام زلیخا کی
اور حاصل اسکا یہہ ہی تا یوسف جانی کہ میں نی اسکی غیبت میں خیانت نہیں کی ہی یعنی تکذیب اسکی نہیں
کی ہی اور تکذیب نکرنا میرا اسکو واسطی ابرای نفس میری کی نہیں ہی بلکہ نفس میرا امر کرتی ہی برائی کی
چنانچہ میں نی کو غیب اور خیانت اسکی کی لیکن بالمشافہ تکذیب کی اسکی اور اسکو حق نہ ابن بھیجا
میں نی معنی الا ما رحم کی دو طرح پر ہیں ایک یہہ کہ ما معنی من کی یعنی مگر وہ شخص کہ رحم کیا ہو اسکو
پروردگار میری نی اور دوسرا یہہ کہ ما وقتیہ ہو یعنی مگر وقتیکہ رحم کیا ہو رب میری نی قوله
وقال الملک ائتونی به تفسیر میں لکھا ہی کہ بادشاہ مصر نی ستر حاجب اور ستر مرکب آراستہ
کرکی اور ساتھ تاج اور لباس ملوکانہ کی زندان کو بھیجا اور بتعظیم یوسف کو بارگاہ میں لائی اور
وقت خروج یوسف کی زندانسی زندانیان رونی لگی اور کہا کہ ہم بغیر تمہاری کیونکر جیین گی اور
کسکی ساتھہ انس پکڑینگی یوسف نی انکی دلنوازی کی اور انکی حق میں دعا کی کہ الہی خبریں انپر جدا یا ولیکن
زندانیوں کو نگہبان پر مہربان کر اور بندسی خلاصی دی اور وقت باہر آنیکی در زندان پر لکھا کہ یہہ قبر زندون
کی ہی اور گھر اندوہناکونکا اور تجربہ دوستونکا اور شماتت دشمنونکی بعد اسکی حمام میں گئی اور
غسل کیا اور خلعت پہنکر متوجہ بارگاہ ہوئی ہر گاہ چشم یوسف کی بادشاہ پر پڑی اس وقت

یہہ دعا پڑھی اللهم انی اسئلک بخیرک من خیره واعوذ بعزتک و
قدرتک من شره ثم سلم علیه یعنی پس سلام کیا بادشاہ کو اور دعا بادشاہ احترام
میں آیا اور نزدیک اپنی تخت پر بٹھایا اور ہر گاہ کہ سلام یوسف نی عربی زبان میں کیا تھا بادشاہ نی
پوچھا کہ یہہ کونسی زبان ہی کہا یوسف نی کہ یہہ زبان چچا میری اسمعیل کی ہی بعد اسکی دعا اسکو
زبان عبری میں دی کہا بادشاہ نی کہ یہہ کونسی زبان ہی کہا کہ یہہ زبان جد میری اسحاق کی ہی اور
وہب نی کہا ہی کہ بادشاہ ستر زبان جانتا تھا جس زبان میں کہ یوسف سی کلام کیا اوسی زبان میں جواب
سنا بادشاہ متعجب ہوا کہ اس جوان کی سن میں یہہ کثرت علم اسکو حاصل ہی اور کہا کہ ای یوسف
چاہتا ہوں میں کہ تعبیر اپنی خواب کی تجہی سی سنوں یوسف نی کہا کہ اول خواب تیرا تفصیل وار بیان
کرتا ہوں اور بعد اسکی تعبیر کہونگا بادشاہ نی کہا بہتر ہی بیان کر پس کہا کہ ای بادشاہ تو نی
سات گاو فربہ دیکھیں کہ نہایت سفید اور روشن تھیں اور رود نیل سی نکلیں پستان انکی
انکی دودہ سی بھرا تھا اور تو انکو دیکھتا تھا اور حسن منظر انکی سی متعجب تھا تو کہ ناگاہ دیکھا
تو نی کہ آب نیل خشک ہو گیا اور گل و لای اسکی میں سی سات گاو لاغر آئیں خاک کی رنگ
کی اور شکم انکی پشت سی لگی ہوئی تھی اور شیر کی تھیں اور انکی دانت اور پنجی تھی مثل دندان اور
پنجہ سگ کی اور بینی انکی مثل بینی درندونکی تھی پس ان گاوان لاغر نی حملہ کیا اور پھاڑ ڈالا
اور استخوان انکی توڑ ڈالی اور مغز استخوان انکی کو کھا ڈالا اور تو نی دیکھ تعجب کیا بعد
اسکی سات خوشہ گندم تروتازہ زمین سی باہر آئی اور سات خوشہ اور سیاہ اور خشک اسی
جگہہ تو نی ازروی تعجب کی دل میں کہا تھا کہ کس طرح سی ایک ہی جگہہ میں سات خوشہ
سبز تازہ اور سات سیاہ اور خشک جمی بعد اسکی ایک ہوا چلی کہ خوشہ سیاہ اور خشک اس

ہوتی تہی تو زرہ پر رکہی ہوا کال وہی باہر آتی تہی اور اون خوشون کو جلا دیا خواب لیکن ہی پس شدت و خوف
اوس واقع ہی بیدار ہوا تو بادشاہ سنکر اوس صبر کو تعبیر سمجہ ہوا اور کہا کہ قسم اوس کی ایسا ہی کہ بیان کیا
تمنی خواب تعبیر ایسی عجیب ہی کہ گویا اوس واقعہ کو دیکہا ہی تمنی تحدا کی صواب کیا تمنی اور کچہ خطا کی
تمنی اور مجکو بعضی اوس سی کی قریش جو کی تہی بیان کرنی تہا لیکن یاد ہو گئی لیکن تعبیر اوسکی وسطرح کیوں
کہ دی فرمایا بادشاہ نی کہا اب ہی اسکو ماننی کی رای تیری اس امر مین کیا اقتضا کرتی ہی تا اوسپر
عمل کروں تب حضرت یوسف علیہ السلام نی کہا کہ ای بادشاہ حکم دیجیو کہ تمام گندم اور جو کہ بیچ
مملکت تو کی مین ہی جمع کریں اور جو کچہ کہ خزانہ رکہتا ہی زراعت مین خرچ کر اس واسطی کہ وہ چند بخشی
اور تجی حاصل ہوگا اور ہر گاہ کہ وقت کاٹنی کا پہنچی حکم دی کہ اوسکو کاٹ کر خوشہ مین ہی رہنی دیں تا آفت
کرم وغیرہ سی محفوظ رہی ہر دانہ اوسکا واسطی آدمیوں کی ہی اور کہاس چار پایوں کی کام آوی
اور اس سات برس مین جو کچہ کہ تجی حاصل ہو سال خمس اوسکا واسطی سالہای قحط کی ذخیرہ کر اور جب
کہ یہہ سات برس گذر جاوینگی اور سات برس قحط کی آوینگی تو لوگ اطراف عالم سی غلہ لینی کو آوینگی
جسقدر کہ غلہ تو نی سات برس مین جمع کیا ہوگا خاطر خواہ اپنی بیچنا اس سبب سی خزانہ تیرا زر و سیم سی
بہر جاویگا ساتہہ اس خدمت کی کسی بادشاہ نی نہ دیکہا ہوگا اور نہ تصور کیا ہوگا بادشاہ نی اوسوقت کہا
إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ قولہ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ عمدۃ الاخبار الصالحین اور تفسیر
سی منقول ہی کہ اسکی معنی یہہ ہین حَافِظٌ لِمَا فِي يَدَيَّ عَالِمٌ بِكُلِّ لِسَانٍ
یعنی نگہبان تہی اس واسطی جو چیز کی کہ بیچ ہاتہہ اون کی تہی اور دانا تمام زبانوں کی تہی اور بطریق جو عالم ہونگی ہر
ہر گاہ کہ لوگ ہر طرف سی آوینگی اور کلام بلغات مختلفہ کرینگی لہذا احتیاج ہی کہ جواب دینی الا [illegible]
ہو چنانچہ صاحب مجمع البیان نی بہی اشارہ کیا ہی اسکی طرف اور بعضوں نی حفیظ علیم کی معنی یہہ کہی ہین کہ [illegible]

یوسف

اوسکا حساب کر [illegible] بعضوں نی حفیظ کی معنی یہہ کہی ہین کہ جمع کر رکہتا تہا واسطی سالہای قحط کی اور بعضوں
نی کہا ہی کہ نگہبان تہی واسطی حساب کی اور صاحب مجمع البیان نی کہا ہی کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اس بات
پر کہ جائز ہی واسطی انسان کی اظہار اوصاف اپنا ساتہہ فضل و کمال کی نزدیک اوس شخص کی کہ نہ جانتا ہو واسطی
کہ بادشاہ فضل و کمال یوسف سی آگاہ نہ تہا کہ تا تولیت امور سلطنت ہی کی اوسکو سپرد کرتا صلاح عباد اور
بلاد کی معنی و دبسبب احتمال کی وَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ کی بظاہر ممکن نہیں لیکن حالت اضطرار مین جائز
ہی حال اضطرار چنانچہ اسی مضمون کو تفسیر عیاشی مین لکہا ہی کہ سفیان نی ابی عبداللہ سی پوچہا کہ آیا جائز ہی کسی [illegible]
واسطی نفس اپنی کی حضرت نی فرمایا کہ ہان جس وقت مضطر ہو طرف اوسکی آیا نہین سنا تو نی قول
یوسف کا اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ پس حدیث ہی بیچ تفسیر مجمع
مجمع البیان کی اور تفاسیر معتبر مین کو رہی کہ [illegible] بادشاہ نی ایک تخت طلائی احمر کا کہ انواع
جواہر مرصع تہا واسطی یوسف کی مقرر کیا اور تاج مکلل جواہر کا سر پر رکہا اور کلیدی خزاین
سپرد کین اور زمام اختیار مملکت قبضہ مین اوسکی دی بعد عزل عزیز مہمات امور کہ جو وسی متعلق تہی عہدہ
یوسف مین آئی اور بعضوں نی کہا ہی کہ او دنون عزیز نی وفات کیا اور بادشاہ عدل اور فضل اور حسن
معاشرت اور معدلت یوسف سی متعجب تہا اور ہر روز بادشاہ کو محبت یوسف کی زیادہ ہوتی جاتی تہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ حضرت رسالت صلعم نی فرمایا رَحِمَ اللهُ أَخِي يُوسُفَ یعنی رحم کری خدا بہائی
میری یوسف کو اگر [illegible] سب کا [illegible] فی الحال یہہ منصب دیتا لیکن کام اوسکا
کہ بعد ایکسال کی اس منصب کو پہنچی ایکسال ایک مصاحب بادشاہ ہی کی اوسکی صحبت سی مستفید ہوتا تہا [illegible]
[illegible] کہا اوسنی کہ آرزو رکہتا ہوں کہ ہمیشہ تیری ساتہہ کلام تجہ سی کروں اور متکلم ہوں لیکن
مجہکو [illegible] تا تجہی اسطرح پیش آون یوسف نی کہا کہ مین ساتہہ اس [illegible] کی تجہی [illegible] ہون کہ [illegible]

یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کن کہا بادشاہ نی کہ توراۃ میں کہتا ہی بعد اسکی ساتھ یوسف کی اکل و شرب اور
ہمکلامی اختیار کی بعد ایک بادشاہ نی تاج مکلل یوسف کی سر پر رکہا اور پوشاک خاص [illegible] پانی زر بفت جواہر
اپنی حمائل کی کی تخت مرصع پر بٹہایا اور قبہ استبرق لا کی اوسکی بیتہا دیکہا [illegible] عزیز وس کا
تہا اور بیس تیس گز اوس تخت پر بچہائی اور امرا و سلاطین کو خدمتگار اوسکی کیا قائم کیا اور آپ خانہ نشین ہوا اور اسی دنوں میں
عزیز مر گیا تو بادشاہ نی بخواہش تمام زلیخا کو ساتہہ یوسف کی بیاہ کر دیا جب یوسف نی اوسکی خلوت کی اور کنواری پایا
حضرت یوسف نی متعجب ہو کر اسکا پوچہا جواب دیا کہ عزیز عنین تہا اور مجکو خواہش نہوتی تہی اور حق تعالی نی
دو فرزند اوسی بی بی کی بخشی اور یوسف علیہ السلام نی زلیخا سی پوچہا کہ یہ بہتر ہی کہ اب کہتا ہوں تیں بہتر ہی یا وہ کہ مجکو
اوس وقت مین چاہتی تہی کہا ای صدیق مجکو ملامت نکر کہ مین ایک عورت جوان تہی اور محبت رکہتی تہی اپنی ساتہہ
مال و جمال کی اور شوہر میرا ساتہہ عورات کی رغبت نہیں رکہتا تہا مگر نزدیک میری نہیں ہوتا تہا اور تو خوبصورت
زمانہ میں تہا بسبب اوسکی عشق میں تیری مبتلا ہوئی میں ایسی بلا میں کہ کوئی مبتلا نہوا منقول ہی کہ جب بادشاہت
یوسف علیہ السلام مستقل ہوئی [illegible] دبدبہ اور حشمت یوسف کو زلیخا نی دیکہا رو رو کر کہنی لگی کہ
الحمد لله الذي [illegible] ل الملوك بالمعصية عبيدا والعبيد بالطاعة
ملوكا یوسف نی کہا کہ یہ حال تیرا ہی زلیخا نی کہا آرزو رکہتی تہی ساتہہ [illegible] سکونت کی [illegible] اپنی عیال میں داخل کیا
مولف کتاب کہتا ہی [illegible] ضعیف [illegible] کتاب علل الشرائع میں لکہا ہی [illegible] ابی عبد اللہ [illegible] ہر کاہ کہ
زلیخا نزدیک یوسف کی آئی کہا یوسف نی کہ کیا باعث ہی کہ رنگ [illegible] تیرا متغیر ہوا کہا زلیخا نی کہ الحمد لله
الذي جعل الملوك بمعصيتهم عبيدا و[illegible] العبيد بطاعتهم ملوكا
کہا یوسف نی زلیخا سی کہ تو نی میری ساتہہ ایسی حرکت کی کیا چیز باعث ہوئی تجہی [illegible] کہا زلیخا نی کہ [illegible]
خوبصورتی باعث اسکی ہوئی بعد اسکی یوسف نی کہا کہ کیا حال ہوتا تیرا اگر دیکہتی تو [illegible] محمد مصطفی

صلی الله علیه و آله وسلم کو کہ مجکو زیادہ خوبصورت اور خلیق اور رحیم ہی زلیخا نی کہا کہ تم سچ کہتی ہو حضرت یوسف
نی کہا کہ تونی کس طرح جانا کہ میں سچ کہتا ہوں کہا زلیخا نی کہ جس وقت تم نی اوسکا نام لیا اوسکی محبت
اوسی بیچ دل میری کی پس وحی کی حق تعالی نی طرف یوسف کی کہ زلیخا سچ کہتی ہی اور میں دوست
رکہتا ہوں بسبب محبت محمد مصطفی صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی بعد اسکی حکم کیا حق تعالی نی کہ تم اوسکی حاجت
روا کرو تفسیر علی بن ابراہیم میں لکہا ہی کہ ہر کاہ کہ [illegible] سالہا ای قحط کی برسا تو زلیخا محتاج ہی آئی اونکی سوال
کرنیکی تئیں لوگوں نی کہا کہ کیا مضائقہ ہی اگر عزیز مر گیا عزیز یوسف تو موجود ہی کہا زلیخا نی کہ مجکو حیا
آتی ہی کہ اوسی میں کچھ سوال کروں پس بہت کہا لوگوں نی تو ایک دن آئی جب یوسف میں احد
اسکی یوسف باحشمت جاہ و دبدبہ سی گزرتی تہی زلیخا کہڑی ہی ہوئی اور کہا اوسنی کہ سبحان من جعل
پس کہا یوسف نی زلیخا سی کہ کیا حال ہی تیرا کہا زلیخا نی کہ جو دیکہتی ہو یہی حال ہی بعد اسکی کہا یوسف نی
کہ اب بہی تجکو رغبت ہی طرف میری کہا زلیخا نی کہ [illegible] مین پیر ہو گئی آیا [illegible] ہنسی کرتی ہو
مجکو یوسف نی کہا کہ ہنسی نہیں کرتا ہوں کہا زلیخا نی آری کر [illegible] نہیں کرتی ہو کہا یوسف نی
کہ اوسکی گہر میں لاؤ پس لے گئی اوسکو گہر میں لائی درحالیکہ بہت پیر [illegible] تہی پس کہا یوسف نی کہ تو کبیر السن ہوئی
اور [illegible] کہ تو نی کیا بد سلوکیاں کیں کہا زلیخا نی کہ [illegible] مجکو ملامت نکر میں مبتلا ہی چند بلا
کی ہوں کہ کوئی [illegible] مبتلا نہو کا کہا یوسف نی کہ اوسکو [illegible] کہا [illegible] تو بعد [illegible] تیری محبت اور
عشق میں گرفتار ہوئی [illegible] تیرا نظیر [illegible] دنیا میں اور مبتلا ہوئی اپنی حسن میں [illegible] کوئی مصر
میں موافق میری نہیں ہی [illegible] مجکو یاد وہ تہی اب وہ مال تلف ہو گیا اور اب میں سائل ہوئی
مبتلا ہوئی [illegible] میں بعد اسکی کہا یوسف نی کہ اب کیا حاجت ہی تیری کہا کہ دعا کرو خدا
[illegible] یوسف نی دعا کی وہ جوان ہو گئی اور اوسی نکاح کیا درحالیکہ باکرہ تہی اتنی کلام

لقمہ نہ تھا ہی یوسف نے فرمایا اور سب لوگ محکوم حکم رکھی گئی جس وقت شب اول قحط کی تھی آگیا
اوسی شب کہ طعام تیار کریں طباخوں نی عرض کیا کہ عادت بادشاہ کی نہیں ہی نصف شب میں طعام
تناول کریں یوسف نی کہا کہ تمہیں اس سی کیا تم پکا رکھو چنانچہ بحکم یوسف طعام تیار ہوا جس وقت کہ نیم
شب گذری بادشاہ خواب سی بیدار ہوا اور کہا کہ جو کچھ طعام تیار ہوا ہو لاؤ بہر جیسا کہ یوسف نی جو کچھ
پکا رکھا تھا حاضر کیا بادشاہ نی کہا کہ تمہی کس طرح جانا کہ میں نصف شب کو گرسنہ خواب سی بیدار
ہونگا کہ یہ طعام تیار کر رکھا کہا ان لوگوں نی ہمیں یوسف نی کہا تھا یوسف سی باعث اسکا پوچھا
یوسف نی کہا کہ علامت سال قحط کی یہ ہی کہ لوگوں کو خواہش طعام زیادہ ہوتی ہی لہذا میں نی
کہا تھا پکا رکھنا تھا بادشاہ اوسکی علم و ذکا سی متحیر ہوا اور امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی ہر گاہ
سالہائی فراخی تمام ہو گئی اور سالہائی قحط آئی اور تمام مصر و شام میں قحط ہوا اہل مصر متوجہ یوسف
کی ہوئی اول سال غلہ بدرہم و دینار لیا دوسری سال بعوض زیور وغیرہ کی اور تیسری سال بعوض غلام
و کنیز اور چوتھی سال بعوض مواشی پانچویں سال بعوض اثاث زمین وغیرہ کی اور چھٹی سال بعوض زمین
و مزارع و انہار وغیرہ اور ساتویں سال سبھوں نی خط غلامی لکھ دیا حاصل کلام یہ ہی کہ سب
آزاد اور بندی نی مال و نقد اور جنس زیور وغیرہ ملک میں انکی آیا بعد اسکی یوسف نی صورت حال
بادشاہ سی بیان کی بادشاہ نی کہا کہ سب تمہاری بندی ہیں اور اختیار تمہیں ہی یوسف علیہ السلام نی سبکو
بحضور ملک آزاد کیا اور جو کچھ ان سی لیا تھا واپس کیا ہر گاہ بادشاہ نی یہ حال دیکھی کہا کہ اشہد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد انك رسوله اور حکمت اس میں یہ تھی کہ
اہل مصر نی یوسف کو بوقت خرید و فروخت بصورت بندگی دیکھا تھا بقدرت ازلی سب لوگ دیکھی جو طوق
بندگی میں داخل ہوئی تاکہ کوئی ان میں سی حق میں یوسف کی بد نہ کہی اور منقول ہی کہ یوسف نی اس سات برس میں بہی

سیر ہو کر ... لوگوں نی پوچھا کہ باعث اسکا کیا ہی کہ تم بھوکی رہتی ہو ایسی کہا کہ میں واسطی آسودگی غریبوں کی بھوکوں کی
حال جانوں ... کہ اثر قحط زمین کنعان تک پہنچا اولاد یعقوب نی عرض کی کہ شہر مصر میں ایک
بادشاہ ہی کہ بہت کریم اور رحم کرتا ہی اگر کہو تو ہم بہی اوسکی پاس جائیں تاکہ کچھ غلہ لائیں حضرت یعقوب
علیہ السلام نی اجازت دی اور بنیامین کو اپنی پاس رکھ لیا اور دس بیٹوں کو روانہ کیا اور ساتھ
انکی بضاعت تھوڑی سی تھی قوله يتقون الآية اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہی کہ بعد ازاں لوگوں کی یوسف
نی بادشاہ سی کہا کہ یہ انگوٹھی اور تخت تیرا موجود ہی لیجیو اور حکمرانی کیجیو لیکن میری قدر و سیرت
پر عمل کیجیو بادشاہ نی کہا فی الحقیقت یہ شرافت و فخر میرا ہی کہ تیری سیرت پر عمل کروں لیکن
ہر گاہ کہ تو نزدیک ہمارے صاحب رتبہ اور منزلت ہی اور کمال عمدہ صفات ہی جو کہتا ہی ... کیجیو
کہ بطور سابق بدستور میرا رہی و اور ہر گاہ کہ اثر قحط زمین کنعان میں پہنچا اوس ہنگام میں
حضرت یعقوب ہمراہ فرزندان ایک صحرا میں تھی کہ وہاں سی مسافت مصر اٹھارہ روز کی راہ تھی اور
اوس صحرا میں کل بہت تھا پس اولاد یعقوب نی [illegible]
[illegible]

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ
اور آئی برادران یوسف پس داخل ہوئی اوپر یوسف کی پس پہچانا یوسف نی انکو اور وہ اوسکو
مُنكِرُونَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم
نہ پہچانتی تھی اور ہر گاہ تیار کیا یوسف نی کام انکا کہا یوسف نی کہ لاؤ میرے پاس بھائی اپنا
مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ
باپ سی کیا نہیں دیکھتی تم کہ میں تمام کرتا ہوں پیمانہ کو اور میں بہتر ہوں مہمانداروں میں

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝

پس اگر نہ لاؤ گے تم اوسکو نزدیک میرے پس نہیں ہے ماپ واسطے تمہارے نزدیک میرے اور نہ قریب آئیو مجھسے

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ

کہا انہوں نے خواہش کرینگے ہم اوسکے باپ سے اور تحقیق ہم البتہ کرنے والے ہیں اور کہا یوسف نے اپنے غلاموں کو

اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا

رکھدو تم مال اونکا بیچ بوریوں اونکی کے شاید کہ وہ پہچانیں اوسکو جب پھر جاویں

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا

طرف اہل اپنے کی شاید کہ وہ پھر آویں پس جب پھر گئے وہ طرف باپ اپنے کی کہا انہوں نے ای

أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ

باپ ہمارے منع کیا گیا ہمسے ماپ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارا کہ ماپ لاویں ہم اور تحقیق ہم واسطے اوسکے

لَحَافِظُونَ ۝ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ

البتہ نگہبان ہیں کہا یعقوب نے کیا نہیں امین ہوتا میں تمکو اوپر اوسکے مگر جیسے کہ امین کیا تھا میں تمکو اوپر بھائی اوسکے

مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَلَمَّا

آگے اس سے پس خدا بہتر نگاہ رکھنے والا ہے اور وہ بہتر رحم کرنے والوں کا ہے اور جب کہ

فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا

کھولا انہوں نے اسباب اپنے کو پایا انہوں نے بضاعت اپنی کو کہ پھیری گئی ہے طرف اونکی کہا انہوں نے ای

أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا

باپ ہمارے کیا چاہیں ہم یہ بضاعت ہماری ہے کہ پھیری گئی طرف ہماری اور کھانا لاویں ہم واسطے اہل اپنے کے

وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝

اور نگہبانی کرینگے ہم بھائی اپنے کی اور زیادہ لاوینگے ہم ماپ ایک شتر کا یہ ماپ تھوڑا ہے

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي

کہا یعقوب نے ہرگز نہ بھیجوں گا اوسکو ساتھ تمہارے یہاں تک کہ دو تم مجھکو عہد خدا سے البتہ لاؤ گے اوسکو

بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ

ساتھ میرے مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم پس جب دیا انہوں نے اوسکو عہد اپنا کہا یعقوب نے خدا اوپر

مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ

اوس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم نگہبان ہے اور کہا یعقوب نے ای بیٹو میرے نہ داخل ہو تم ایک دروازے سے

وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنكُم

اور داخل ہو تم دروازوں متفرق سے اور نہیں دفع کرتا میں تم سے

مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ

مشیت خدا کی کسی چیز کو نہیں ہے حکم مگر واسطے خدا کے اوپر اوسکے توکل کیا میں نے

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا

اور اوپر اوسکے پس چاہیے کہ توکل کریں توکل کرنے والے اور جب کہ داخل ہوئے وہ

مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ

جس طرح سے کہ امر کیا تھا اونکو باپ اونکے نے نہ تھا کہ دفع کرتا اون سے مشیت خدا کی

مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو

کسی چیز کو مگر شفقت تھی بیچ نفس یعقوب کی کہ ظاہر کیا تھا اوسکو اور تحقیق یعقوب صاحب

عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
عقل تھی اسلئی اوس چیز کی کہ تعلیم کی ہمنی اوسکو اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتی ہیں
قوله وَجَاۗءَ اِخْوَةُ اور آئی برادران یوسف کنعان سی دیکہنی یوسف کی پس داخل
ہوئی اور زبان عبری یوسف سی کلام کیا پس پہچانا اونکو یوسف نی اور انہوں نی نہ پہچانا یوسف
کو اسواسطی کہ عرصہ بہت ہوا تھا چنانچہ بقول اصح عرصہ چالیس برس کا ہوا تھا اور اوس وقت میں
لباس سلطنت پہنا تھا کہ سر پہ تاج شاہی پر تھی اور جامہای ملوکانہ پہنی ہوئی اور تاج مرصع سر پر رکھا تھی اور
طوق زرین گلی میں اور بعضی حکمائ کہا ہی کہ اسمیں حکمت یہہ تھی کہ برادران یوسف کی معصیت
کی تھی اور معصیت بندہ عاصی کو تاریک کرتی ہی اور بعضوں نی لکھا ہی کہ یوسف پس پردہ سی کلام
کرتی تھی اور یوسف نی پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کہا اونہوں نی کہ ہم جماعت گلہ بانوں سی ہیں اور
قحط رسیدہ آئی ہیں تا ہمکو نوازش کریں تو اور طعام اپنی عنایت سی بخشی یوسف نی فرمایا کہ شاید تم جاسوس
ہو کہ اس مصر میں آئی ہو ہماری حال کی تشخیص ہمارے کی آگاہ کرو اور فتنہ انگیزی میں مصر میں کرو کہا
اونہوں نی کہ معاذ اللہ ہم تو بیشتر ہم ایک باپ کی اولاد ہیں کہ وہ یعقوب صفی اللہ ہیں یوسف نی
کہا کہ باپ تمہارا کی فرزند رکھتا تھا کہا اونہوں نی کہ بارہ فرزند کہ ایک کو صغر سن میں بھیڑیا
کہا گیا اور ایک کہ جو ہم بطن اوسکا تھا واسطی خدمت اپنی کی کہہ لیا ہی اور ہم دس شخص طالب
بن کہ آئی ہیں یوسف نی کہا کہ آیا کوئی ہی کہ تمکو پہچانی کہا اونہوں نی کہ ہمکو کوئی اہل مصر نہیں جانتا
ہی یوسف نی کہا کہ جب تک لائی ہو ہر دو دیگر کو نہ لاؤ کی صدق اور کذب تمہارا دریافت ہو گا اونہوں
نی کہا کہ باپ کی درد غم سی ہمراہ لی آویں یوسف نی کہا کہ ایک کو انمیں سی چھوڑ جاؤ کہ تا تم اوسکو لی آؤ
بعد اوسکی اونہوں نی قرعہ دیکھا نام شمعون کا نکلا پس یوسف نی شمعون کو قید کیا پس کہا او تعالی نی

بضاعتہم [illegible] اور گاہ کہ شتر بار گندم سی کیا کہا اونہوں نی کہ [illegible]
بدر میں بی [illegible] کہا کہ بی شمار مردم او شتر کو بھی بار ہی اور شمار شتر و دیگر کا برادران یوسف نی
مبالغہ کیا واسطی شتر شامون کی یوسف نی کہا کہ لاؤ اوسکو کہ باپ کی طرف سی بی چند کہ طلب
برادر عینت یاد ونی [illegible] اور رونق یعقوب کا تھا لیکن یوسف نی اوسکو وحی یا الہام ہوا اولی
تا یہہ بھی ایک امتحان واسطی یعقوب کی ہو اور علم القیاس آگاہ کر تا یوسف کا صبر پر [illegible]
گر اور کہا یوسف نی اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْکَیْلَ قوله قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِیْ
هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا اکثر مفسرین نی کہی ہیں کہ ما نفیہ ہی یعنی نہیں طلب کرتی
ہم بجز بضاعت بہا غلہ کی اور بعضی اسکو استفہامیہ کہتی ہیں یعنی کیا چیز طلب کرتی ہیں ہم علاوہ
اس کہ زیادہ واجب نہیں ہو [illegible] اس سال قحط میں بضاعت ہمارے کو ہمیں رد کیا پس [illegible]
وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا معطوف محذوف پر ہو گا اور تقدیر کلام کی اس طرح سی کی فَنَسْتَظْهِرُ بِهَا
وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا یعنی پس ہم ساتھ اس بضاعت کی مستظہر ہونگی اور لی آویں اور طعام لاوینگی ہم واسطی
اہل عیال اپنی کی قوله مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ ابن عباس نی کہا ہی کہ یعقوب نی [illegible]
اسطرح پر لیا تھا کہ قسم کہاؤ محمد خاتم النبیین صلعم وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ
کی [illegible] اور ہر کاہ داخل ہوئی وہ اوپر یوسف کی
اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا
جگہہ دی طرف اپنی بھائی اپنی کو [illegible]
يَعْمَلُوْنَ ○ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ
عمل کیا [illegible] اونہوں نی پس ہر کاہ کہ ساز راہ اونکا تیار کیا [illegible]

أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝

بھائی اپنی کی بعد پکارا ایک پکارنے والی نی ای اہل قافلہ بدرستیکہ تم البتہ چوری کرنیوالی ہو

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ

کہا اونہوں نی اور متوجہ ہوئی اوطرف ملازمان یوسف کی کیا چیز گم کی تمنی کہا اونہوں نی گم کیا ہمنی پیمانہ

الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ

بادشاہ کا اور اوس شخص کو کہ لاوی اوسکو طعام ایک بوجھ اونٹ کا اور میں اوسکا کفیل ہوں کہا اونہوں نی قسم ہی اللہ کی

لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ

تحقیق تمکو جانتی ہو تم نہیں آئی ہم تا کہ فساد کریں ہم بیچ زمین کی اور نہیں ہیں ہم چوری کرنیوالی

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ

کہا اونہوں نی کہ پس کیا جزا ہی اوس شخص کی اگر ہو تم جھوٹ بولنی والی کہا اونہوں نی جزا اوسکی یہی ہی جس شخص کی پایا جاوی

فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ فَبَدَأَ

بیچ اسباب اوسکی پس وہی شخص جزا اوسکی ہی جسطرح یہی جزا دیتی ہیں ہم ستمگاروں کو پس شروع کیا

بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ

دیکھنا اسباب اونکی کا قبل اسباب بھائی کی بعد اوسکی نکالا اوس کو اسباب بھائی سی

كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

اسطرح مکر کیا ہمنی واسطی یوسف کی سزاوار نہ تھا یوسف کو کہ لیوی بھائی کو بیچ دین بادشاہ مصر کی

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ

مگر یہ کہ چاہی خدا بلند کرتی ہیں ہم درجی جس شخص کی کہ چاہتی ہیں ہم اور بالا ہر

ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ

صاحب دانش کی دانا ہی کہا اونہوں نی اگر چوری کی پس تحقیق کہ چوری کی تھی بھائی اوسکی یوسف نی آگی اسی

فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ

پس چھپایا اوس کلام کو یوسف نی بیچ نفس اپنی کی اور نہ ظاہر کیا اوسکو واسطی بھائیوں اپنی کی کہا تم بدتر ہو

مَّكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ۝ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ

درجہ میں مرتبہ کی اور خدا خوب جانتا ہی ساتھ اوس چیز کی کہ صفت کرتی ہو تم کہا اونہوں نی ای عزیز مصر بدرستیکہ

لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ

واسطی اوسکی باپ ہی بوڑھا بڑا پس لی ایک ہم میں سی جگہ اوسکی بدرستیکہ ہم دیکھتی ہیں تجکو

الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا

نیکو کاروں سی کہا یوسف نی کہ پناہ لیجاتی ہیں ساتھ خدا کی یہ کہ لیویں ہم کسیکو مگر اوس شخص کو کہ پاویں ہم

مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذًا لَّظَالِمُونَ ۝

متاع اپنی کو نزدیک اوسکی بدرستیکہ ہم اوس وقت ستمگار ہونگی

قولہٗ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ الخ منقول ہی کہ سرکار اولاد یعقوب نے بیک
یوسف کی آئی دیکھا کہ سریر سلطنت پر بیٹھی ہیں نقاب منہ پر ڈالکر پوچھا کہ تم کون ہو کہا
اونہوں نی کہ ہم کنعانی ہیں کہ آپ نی کہا تھا کہ اپنی بھائی کو لاؤ ہم نی ابی سی درخواست کی
اور بہت عہد پیمان اوسکو آئی کہ اوسکی محافظت میں کوئی تقصیر نہ کریں کہ یوسف نی کہا
کہ ہمنی معلوم کیا مفہوم پس وہ حاشیہ بساط پر بیٹھی اور حکم ہوا کہ خوان طعام آراستہ کریں لاکر
چنانچہ جب شاد حاضر کئی یوسف نی کہا کہ دو بھائی جو ایک ماں باپ سی ہیں ایک خوان میں بیٹھ

ہو گیا اور بینائی دور ہوئی باپ کا ... اشک بہتی ہوئی آنکہیں نابینا ہو گئیں اور روشنی گئی تا بحدیکہ بیہوش ہو گئی یوسف
نے فرمایا کہ اسپر کلام حق کو تابینگی ہر شخص میں آتی ہی واسطے حسرت و افسوس کے احوال کے اسقدر ہیجان تہا
لا یمہ الا عم والدہ ہو کا سبب بینائی گئی کر زاری حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ہوئی
چنانچہ منقول ہی کہ ہر گاہ آب و طعام گریہ کا آنحضرت کے آگے آتا تہا تو آنسو سی جسکو مخلوط کر کی تناول
فرماتی تہی اور حال انکا ... ایک دن وفات پائی اور ایکدن غلام آزاد کرکے حضرت نے عرض
کی کہ تہا حال غم آپکا کم ہوا فرمایا واہی تجہپر کہ میں جانتا ہی لشکر حضرت یعقوب پیغمبر و پیغمبرزادی
تہی وہ بارہ بیٹی رکہتی تہی حقتعالی نے ایک فرزند کو نظر انکی سی غائب کیا تہا اور اسکی اندوہ نی ہیر اور کوزہ
پشت کر دیا اور اسقدر روئی کہ بصارت کم ہو گئی با وجود اسکے کہ وہ جانتے تہی کہ ... زندہ ہی
زندہ ہی اور میں نے باپ اور اٹہارہ شخص کو اہلبیت سی مقتول دیکہا کس طرح سے اندوہ میرا کم ہو اس
کلام کو حضرت کے سمجہ لی دریافت کیا جا سکتا ہی کہ اسقدر رقصہ حضرت یعقوب تصور میں آنحضرت کی
رہتا تہا ... کہانی اور پینی کی یا کیا تصور میں آنحضرت کی آتا ہو گا کاہی بیہدہ تصور ہوتا ہو گا کہ
بیٹا میں پیاسا تہا کہا نہ پانی اور پینی کی ایک خاتون پیار یاد یوسف کی با وجود علم ہلاکت کی اسقدر
روئی کہ غش آگیا تہا اور حال تنہائی کا میری یہ ہی کہ علی اوسط اور علی اصغر سے بہائی میری
کہ یوسف ثانی تہی کس بیکسی سی ... پدر بزرگوار کی مرتبہ شہادت کو فائز ہوئی اور فرمایا پدر بزرگوار
کا یا بنی علی الدنیا بعدک العفا اور کبہی یہ خیال میں آتا ہوگا کہ بہائی کس تشنگی سے ہلاک
ہوئی اور ہم اسطرح سی اکل وشرب میں مشغول ہوں اور کبہی یہ بھی ... ہوگا کہ خاک ... کی
دنیا پر ایسی ... کا بیان شہادت ایسی ... یوسف ثانی کی وہ ہم زندہ ہی اور زیادہ تر باعث اندوہ
آنحضرت کا یہ تہا ہوگا کہ ... نسل ... تہا بخلاف بیٹوں کی چنانچہ القصہ ... قصہ کی

معلوم ہوتا ہی کہ حضرت یوسف نے پوچہا کہ کیون کنعانی ... کیا اگرچہ یوسف ہوش کیا کہتا کہ ای بادشاہ
حکم کیا تو نی کہ ہر ایک ساتہہ ایک برادر عینی اپنی کی ایک خوان پر کہاوی میرا ایک برادر تہا کہ یوسف نام
رکہتا تہا اوسکو یاد کر کی بیکس نی لیکا پوچہا یوسف نے کہ کیا ہوا ... ان بہائیوں کا حاضر
ہیں یہ ہی کو گرگ نے اوسکو کہا لیا یوسف نے کہا کہ اس خبر ... کی اسقدر حزن والدہ ...
حال ہوا ہی بنیامین نے کہا کہ حزن میرا اس شبہ کو پہنچا کہ گیارہ فرزند ہیں ... اور ہر ایک کا نام
یوسف ہی ... کیا کہ شاید مجہہ سی اسی سلسلہ کی تشفی ہو یوسف نی کہا کہ حزن و اندوہ تیرا مانع معاشقہ
زنان ہوا اور متوجہ فرزندان کیونکر ہوا بنیامین نے کہا کہ مجہی پیغام صالح میری نی امر کیا کہ نکاح کر شاید
تیری نسل سی ذریت پیدا ہو کہ تسبیح و تقدیس الہی میں مشغول ہوں یوسف نی اس عالم کو پسند کیا
اور نزدیک بلا کر کہا کہ تو ہمارے ساتہہ کہاو کہ ہم تمہارے بہائی ہیں اور اسی طرف اشارہ کیا ہی
حقتعالی نے کہ اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ اور حضرت یوسف نے نقاب بستہ وقت طعام دراز کیا جب
نظر بنیامین کی وقت یوسف پر پڑتی تہی یوسف نے پوچہا کہ اب کیوں روتا ہی کہا کہ ای ملک اسقدر
ہاتہہ تیرا مشابہ دست یوسف ہی یوسف نے نقاب کو اٹہایا اور پکارا کہا اِنِّیْ اَنَا
اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ ... بنیامین نے جو یوسف کو دیکہا مرتبہ دیگر بیہوش ہوئی جب
ہوش میں آئی گردن یوسف میں ہاتہہ ڈال کر زبان حال کہتی تہی ...
میری جدا ... اور یوسف ہاتہہ میں تہام لیا اور کہا کہ ... جدا نہونگا
یوسف نی کہا کہ ای برادر ... تیرا ... میں ... ہی کہ ... غم اوسکا اور
زیادہ ہوگا اگر ... مصلحت ... حیلہ ... کروں ...
رکہون بنیامین نے قبول کیا یوسف نے کہا کہ ... بہائی ... پوشیدہ رکہو

بن یامین پہ کم وہی برآئی اور جب وقت شب طعام شب حاضر کیا اوجڑیوں مانی کا وہی بلا کر یہ کھانا
کہلایا اور وقت خواب جسی ہر دو بہائی کو ایک بستر لائی اور بستہ تنہائی بن یامین کی حضرت
یوسف نی کہا کہ بستر اسکا میری پاس لاؤ چنانچہ بموجب حکم یوسف عمل میں لائی اور بن یامین ایک
بستر پر ہمراہ یوسف کی سوئی اور رات کو یوسف نی کہا کہ ای فرزند یعقوب تجکو میں دیکھتا ہوں کہ
بالکمید بکر الفت کہتی ہو سوائی بن یامین کی کہ تو تمہاری بہ بدا اسکو مستی طلب کیا اور اپنی پاس سولایا تا عزت
میں بخمزدہ اور محزون تھو اور بعضی روایات میں بلانا بن یامین کا نزدیک اپنی بلوجہ دیگر مرقوم ہی بر
طول کی ذکر اوسکا کیا قوله انکم لسارقون علی بن ابراہیم نی تفسیر اپنی میں لکھا ہی کہ
جناب صادق سی سوال کیا کہ اس قول حقتعالی کا ایتها العیر انکم لسارقون سی
فرمایا کہ نہ او نہون نی چوری کی تہی اور نہ یوسف کاذب تہی بلکہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ سرقتم
یوسف من ابیه یعنی چرا لیا یوسف کو باپ سی اونکی سی اور کتاب علل الشرایع میں جناب
صادق سی مروی ہی کہ معنی انکم لسارقون میں فرمایا انهم سرقوا یوسف من ابیه
اور بعد اسکی فرمایا حضرت نی کہ آیا نہیں دیکھتا تو کہ جس وقت کہا او نہون نی کہ نفقد صواع
الملک اور نہ کہا او نہون نی کہ سرقتم صواع الملک نہیں مراد لیا ہی کہ سرقتم یوسف من ابیه
اور اصل کافی میں حضرت صادق سی مروی ہی کہ حضرت رسالت صلعم نی فرمایا ہی لا کذب علی
مصلح یعنی دروغ نہیں وپر اصلاح کرنیوالی کا بعد اسکی وہ حضرت نی اس آیہ کو پڑہا ایتها
العیر انکم لسارقون یعنی بخدا اونکی ہیہ آیہ بی دریہر او حضرت نی فرمایا کہ کلام میں نیز صدق
اور کذب پر اصلاح کرنا درمیان لوگونکی اور مقرون سی جحضرت یوسف میں ایک طرز بان یہو نکی کی
کہ بحکم اونکی بنا کی تہی اور بعضی روایات میں آیا ہی کہ بن یامین کو ... الہام الہی سی چنانچہ قول ...

وکذلک کدنا لیوسف اشارہ طرف اسکی ہی قوله قالوا نفقد
صواع الملک صواع پیمانہ غلہ ہی بیش بہا اسکی معنی سقایہ کی ہیں کہ ... پانی
پینیکا تہا اور بعد اسکی وہ پیمانہ غلہ کا مقرر کیا چنانچہ علا... میں لکھا ہی کہ سقایہ
طلاسی تہا اور سی مصرولات کو وزن کرتی تہی اور عیاشی نی حضرت امام محمد باقر سی روایت کی ہی
کہ وہ سقایہ یک قدح تہا طلاسی کہ اوس سی وزن کرتی تہی قوله کذلک کدنا لیوسف یعنی
اسکی یہہ حیلہ تعلیم کیا ہمنی اوس برگزیدہ کو ساتہہ یوسف کی بطریق وحی یا الہام کی تا اپنی بہائی بن یامین کو
نزدیک اپنی نگاہ رکہی اور بہسی خدا کو سبب گردانا ... خبر دہنی یعقوب کی اور بعضون نی معنی اسکی
یہہ کہی ہیں کہ جزای کید اونکی ... اور یہہ لینا سارق کا مطابق مذہب ملک مصر کی نہ تہا بلکہ
مذہب اوسکا ضرب دزد یا تاوان دو چند لینا تہا ... فرمایا ہی ما کان لیأخذ
یعنی سزاوار نہ تہا یوسف کو کہ لیتی بہائی اپنی کو بیچ مذہب بادشاہ مصر کی ... مگر اوس صورت
خدا تعالی چاہی قوله فقد سرق اخ له من قبل بعضی تفسیر میں آیا ہی کہ ... حضرت
یعقوب میں تہا ایک سائل آیا او خانہ یعقوب میں کوئی حاضر نہ تہا یوسف نی مرغ اوسکی حوالی کیا اور
بہائیون نی اونکو بدزدی متہم کیا اور بعضون نی کہا ہی کہ تخم مرغ یا مرغ خانہ تہا اور بعضون نی کہا
کہ ایک بت تہا جد او مادر کی میراث سی کہ اوسکو توڑ کر ایک کہیت میں ... تا اوسکی
وہب بن منبہ سی منقول ہی کہ یوسف کی طفولیت میں عادت تہی کہ گہر کا وقت تناول طعام کی
بیٹہتی تہی قدری طعام اپنی جا سی لیکر پنہان کرتی تہی کہ سبب سی اپنی نسبت درویشونکی طرف دیکہی
کرتی تہی اور قول اصح اور مشہور یہہ ہی کہ مادر یوسف کی کہ راحیل نام تہا رحلت کی یوسف
طفل تہی اور یعقوب نی خواہر اپنی کو تربیت اونکی نامزد کیا ہر گاہ یوسف پانچ چہہ برس کی عمر کی

حضرت یعقوب نی بنیامین سی کہا کہ یوسف کو میری جدائی کے باعث بہت تکلیف پہنچی اور ہجر کی تلخی نی کہا کہ مین
تاب مفارقت کی نہین رکہتی ہی یعقوب نی اسباب مین مبالغہ بہت کیا اوسکی بہن نی کہا کہ مین
توقف کرکہ جو رات مین اوسکو دیکہون یعقوب نی کہا کہ بہتر ہی ایک شب یوسف اپنی پہوپہی کی پاس تہی
ایک کمربند کہ میراث اسحاق سی اوسکو پہنچا تہا کمر یوسف مین باندہا ہر گاہ کہ یعقوب آئی اور چاہا کہ یوسف کو
ساتہہ اپنی لیجاوین خواہر کو متردد دیکہا مشارالیہا سی پوچہا کہا کہ کمربند میرا گم ہو گیا ہی وہ چیز گم ہوئی تہی
ہون بعد جستجو کی کہا کہ جو شخص اس گہر مین ہین سب برہنہ ہون تا جسنی لیا ہو یافت ہو
پس یک یک برہنہ کیا تا نوبت یوسف پہنچی ہر گاہ کہ اوسکو برہنہ کیا کمربند اوسکی کمر مین پایا
اور مذہب ابراہیم مین یہہ مقرر تہا کہ دزد کو ایکسال اپنی کام کہتی تہی لہذا یعقوب نی یوسف کو
اوسکی پاس رہنی دیا اور ہر گاہ برادران نی نسبت دزدی کی یوسف کو دی یوسف نی اس
گفتگو کو اونکی مہمان کہا اور اسطرف اشارہ ہی اوس کا فاسرها یوسف ... واللّٰه اعلم بما تصفون
یعنی خدا دانا تر ساتہہ اوس چیز کی ہی کہ وصف کرتی ہو تم حاصل اسکا یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی کہ
اسطرح سی نہین ہی جسطرح کہ تم کہتی ہو اسواسطی کہ یوسف کو اون جانب سی ربح حاصل تہا کہ سائل کو
طعام دین اور کچہہ عمہ نی اوسکی باندہ دیا تہا منقول ہی ہر گاہ صاع کو نزدیک ملک کی
لی گئی کہ اوسکو جام گیتی نما کہتی تہی اور ہر گاہ کہ اوسکو دیکہتی تہی تو ساتہہ اوسکی کہانت
کرتی تہی اور فال لیتی تہی یوسف نی صاع کو دیکہا اور انگلی اوپر اوسکی ماری کہ ایک آواز اوسکی
پیدا ہوئی پس متوجہ طرف برادران ہوئی اور کہا کہ کیا جانتی ہو کہ یہہ صاع کیا کہتا ہی کہا
اونہون نی کہ نہین حضرت یوسف نی کہا کہ یہہ کہتا ہی کہ تم بارہ بہائی تہی ایک کو باپ سی جدا
کیا تہی اور بیچ ڈالا ہی اونہون نی شرم سی گردن جہکائی اور کہا کہ ای ملک طالس سی دریافت کر کہ بہائی ہمارا

زندہ ہی یوسف نی کہا کہ صاع کہتا ہی کہ زندہ ہی ... اوسکو دیکہو گی ... یوسف اتی تہی
اور بعد ظہر کی نماز پڑہی اور بعد فراغ نماز کی پہر آگی بنیامین نی کہا کہ ای ملک طالس سی پوچہ کہ کس نی
یامین مین نہان کیا تہا یوسف نی کہا کہ رنجیدہ غضبناک ہی کہتا ہی کہ کیا علم ... ابراہیم نی لکہا ہی کہ ہر گاہ
برادران یوسف واسطہ خلاصی بنیامین کی ساتہہ یوسف کی گفتگو مین آئی روبیل جو ...
زور و میل اوسکی سی مشتاط ہو سکا کیونکہ قاعدہ اولاد یعقوب یہہ تہا کہ وقت غضب کی ... جامہ
اوسکی ... نکل آتی تہی اور خون ... قطرات ہوتا تہا اور عباس سی ... حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ یہودا ہر گاہ ساتہہ یوسف کی درباب بنیامین کی مقام گفتگو اور جدال مین آئی اور ... قول
سنکر اوسکا تحمل نکر سکا حمیت غضب اوسکی حرکت مین آئی اور قاعدہ یہودا کا یہہ تہا کہ ہنگام
غضب بال اوسکی پشت کی ایستادہ ہوتی تہی اور خون جاری ہوتا تہا جبتک کہ
بدن اوسکا ساتہہ بدن ایک اولاد یعقوب کی ملصق نہوتا تہا آتش غضب اوسکی ساکن نہوتی تہی
یوسف نی ہر گاہ کہ حال اسطرح دیکہا اور اپنی حضرت کی پسر کو چہوٹی کہ ساتہہ گوی طلا کی
بازی کرتا تہا یوسف نی اوس گوی طلا کو لیکر طرف یہودا کی پہینکا ہر گاہ کہ طفل واسطی
لینی اوس گوی طلا کی نزدیک یہودا کی آیا اور ہاتہہ اوسکا بدن یہودا سی ملصق ہوا
التہاب غضب یہودا ساکن ہوا بعد اسکی پہر یوسف سی مقام گفتگو مین آیا تا اینکہ
تین مرتبہ اسیطرح سی ہوا اور ہر مرتبہ یوسف آتش غضب اوسکی کو ساتہہ
آب مساس فرزند اپنی کی بجہاتی تہی پس یہودا نی کہا کہ بالیقین اس گہر
مین کوئی اولاد یعقوب سی ہی اور بعد اسکی کہا اونہون نی کہ ای عزیز
اِنَّ لَهُ اَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهُ اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

حضرت یعقوب نی اپنی بیٹون سی کہا کہ یوسف کو میری حوالی کرو بغیر اوسکی تمکو نہین چھوڑونگا [illegible]
بات سنکر [illegible] کہتی ہین یعقوب نی اسباب مین مبالغہ بہت کیا اونکی بہن نی کہا کہ مین
توقف کر کہ تجھ سی [illegible] یعقوب نی کہا کہ بہتر ہی ایک شب یوسف اپنی باپ کی پاس آئی تہی
ایک کمربند کہ میراث اسحاق سی اونکو پہنچا تہا کمر یوسف مین باندہا ہرگاہ کہ یعقوب آئی اور چاہا کہ یوسف کو
ساتہہ اپنی لیجاوین خواہر کو متردد دیکہا مشارٌ الیہ نی پوچہا کہا کہ کمربند میرا گم ہوگیا ہی وہی [illegible]
ہون بعد جستجو کی کہا کہ جو شخص اس گہر مین ہین سب برہنہ ہون تا جستجو کیا جاوی دریافت ہو
پس یک یک برہنہ کیا تا نوبت یوسف پہنچی ہرگاہ کہ اونکو برہنہ کیا کمربند اونکی کمر مین پایا
اور مذہب ابراہیم مین یہہ مقرر تہا کہ دزد کو ایکسال اپنی گہر رکہتی تہی بعد یعقوب نی یوسف کو
اور یکسال اونکی پاس رہنی دیا اور ہرگاہ برادرون نی نسبت دزدی کی یوسف کو دی یوسف نی اس
گفتگو کو دل مین پنہان رکہا اوس طرف اشارہ ہی اوس آیت کا فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ قوله بِمَا تَصِفُونَ
یعنی خدا واقف تر ساتہہ اوس چیز کی ہی جو وصف کرتی ہو تم حاصل اسکا یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی کہ
اسطرحسی نہین ہی جو کچہہ کہتی ہو اسواسطی کہ یوسف کو اوس جانب سی رخصت حاصل تہا کہ سائل کو
طعام دین اور کہہ چند غلہ اونکی باندہ دیا تہا منقول ہی کہ ہرگاہ صاع کو نزدیک ملک کی
لی گئی کہ اوسکو جام گیتی نما کہتی تہی اور ہرگاہ کہ اوسکو دیکہتی تہی ساتہہ اوسکی کہانت
کرتی تہی او فال لیتی تہی یوسف نی صاع کو دیکہا اور انگلی اوپر اوسکی ماری ایک آواز اوسکی
پیدا ہوئی پس متوجہ طرف برادران ہوئی اور کہا کہ کیا جانتی ہو کہ یہہ صاع کیا کہتا ہی کہا
اونہون نی کہ نہین حضرت یوسف نی کہا کہ یہہ کہتا ہی کہ تم بارہ بہائی تہی ایک کو باپ سی جدا
کیا تہی اور بیچ ڈالا ان باتون کو سنکر بنیامین اوٹھ کہڑی ہوئی اور کہا کہ ای ملک صاع سی دریافت کر کہ بہائی میرا

زندہ ہی

زندہ ہی یوسف نی پہر صاع کو دیکہا اور کہا کہ صاع کہتا ہی کہ زندہ ہی اور تو اوسکو دیکہیگا [illegible]
اور شکر کی نماز پڑہی او بعد فراغ نماز کی پہر آئی ان بائین نی کہا کہ ای ملک صاع سی پوچہہ کہ کسی نی
یہہ صاع ہمارے بار مین پنہان کیا تہا یوسف نی کہا کہ صاع غضبناک ہی کہتا ہی کہ [illegible] ابراہیم نی لکہا ہی ہرگاہ
برادران یوسف واسطہ خلاصی بنیامین کی ساتہہ یوسف کی گفتگو مین آئی او نوبت جدال [illegible]
روبین [illegible] غصہ یعقوب [illegible] اولاد یعقوب سی یہہ تہا کہ وقت غضب کی بدن
اونکی بال نکل آتی تہی او خون نکلتا تہا اور تفسیر کبیر مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ یہودا ہرگاہ ساتہہ یوسف کی درباب بنیامین کی مقام گفتگو اور جدال مین آئی او غصہ نی قوت
پکڑی اوسکا حال یہ ہوا کہ حمیت او غضب اوسکی حرکت مین آئی او قاعدہ یہودا کا یہہ تہا کہ ہنگام
غضب بال اوسکی پشت است دہ ہوتی تہی او خون جاری ہوتا تہا اور جب تک کہ
بدن اوسکا ساتہہ بدن ایک اولاد یعقوب کی ملصق ہوتا تہا آتش غضب اوسکی ساکن نہوتی تہی
یوسف نی ہرگاہ کہ حال اسطرح دیکہا اپنی بیٹی کو کہ حضرت کی پسر کوچک تہا ساتہہ گوی طلا کی
بازی کرتا تہا یوسف نی اوسکو گوی طلا کر لیکر طرف یہودا کی پہینکا ہرگاہ کہ طفل واسطی
لینی اوس گوی طلا کی نزدیک یہودا کی آیا اور ہاتہہ اوسکا بدن یہودا سی ملصق ہوا
التہاب غضب یہودا ساکن ہوا بعد اسکی پہر یوسف سی مقام گفتگو مین آیا تا اینکہ
تین مرتبہ اسیطرح سی ہوا اور ہر مرتبہ یوسف آتش غضب اوسکی کو ساتہہ
دست مساس فرزند اپنی کی بجہاتی تہی پس یہودا نی کہا کہ بالیقین اس گہر
مین کوئی اولاد یعقوب سی ہی اور بعد اسکی کہا اونہون نی کہ ای عزیز
إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ
پس جب ناامید ہوئی یوسف سی ... جدا ہوئی درحالیکہ مشورہ کرنیوالی تھی کہا بزرگ انکی نی

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ
آیا نہیں جانتی تم بدرستیکہ باپ تمہارا لیا ہی اوپر تمہارے عہد پیمان بجانب خدا سے اور اسکی

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ
آگی تقصیر کی تھی بیچ حق یوسف کی پس نجاؤنگا میں زمین مصر سی تا اینکہ اذن دی

لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ ارْجِعُوا إِلَىٰ
مجکو باپ میرا یا حکم کری خدا واسطی میری اور وہ بہتر حکم کرنیوالونکا ہی جاؤ تم طرف

أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا
باپ اپنی کی پس کہو اے باپ ہمارے بدرستیکہ بیٹی تیری نی چوری کی اور نہیں گواہی دی ہم مگر

بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ
ساتھ اوس چیز کی جانا ہمنی ... ہم واسطی غیب کی نگہبان اور سوال کر تو اہل دیہ کے

الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ
ایسا وہ کہ تھی ہم بیچ اوسکی اور کاروانکو وہ کہ متوجہ ہوئی ہیں ہم ساتھ اوسکی اور بدرستیکہ ہم البتہ صادق ہیں

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى
کہا یعقوب نی بلکہ آراستہ کیا واسطی تمہاری نفسوں تمہاری نی ایک امر کو پس کام اچھا صبر ہی شاید

اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَ
کہ خدا لاوی نزدیک میری سبکو بدرستیکہ وہ دانا ہی راستکردار ہی

تَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ
منہ پھیر لیا اون فرزندوں سی اور کہا یعقوب نی ای افسوس اوپر یوسف کی اور سفید ہو گئیں

مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ
غم سی پس وہ خور کرنیوالی ہوئی غصہ اپنی کی کہا اونہوں نی قسم ہی خدا کی ہمیشہ یاد کرتا رہیگا یوسف کو

حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا
تا اینکہ ہو تو بیمار مشرف اوپر موت کی یا ہو تو ہلاک ہونیوالوں سی کہا یعقوب نی سوا اسکی نہیں

أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝
اظہار کرتا ہوں میں رنجیدگی غم اور اندوہ اپنی کی طرف خدا کی اور جانتا ہوں میں خدا کی طرف سی جو کچھ نہیں جانتی تم

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا
ای فرزندان میری جاؤ تم پس تفحص کرو تم حال یوسف اور بھائی اوسکی کا اور ناامید ہو تم

مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ
رحمت خدا سی بدرستیکہ نہیں ناامید ہوتی رحمت خدا سی مگر گروہ

الْكَافِرُونَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
کافرین پس جبکہ داخل ہوئی برادران اوپر یوسف کی کہا اونہوں نی ای عزیز

مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ
پہنچی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور لائی ہم بضاعت اندک کم کو پس تمام کر

لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝
واسطی ہمارے ... اور تصدق کر اوپر ہمارے بدرستیکہ خدا جزا دیتا ہی تصدق کرنیوالوں کو

قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ
کہا یوسف نے [illegible] کہ کیا کیا تھا تم نے ساتھ یوسف کے اور بھائی اوسکے کے جبکہ تھے تم
جَاهِلُونَ ○ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ط قَالَ أَنَا
نادان کہنے لگے کہا اونہوں نے [illegible] تو یوسف ہی کہا میں
يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَن
یوسف ہوں اور یہ بھائی میرا ہی تحقیق کہ منت رکھی خدا نے اوپر ہمارے بیشک جو شخص کہ
يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○
پرہیزگاری اختیار کرے اور صبر کرے پس بیشک خدا نہیں ضائع کرتا ہی اجر نیکوکاروں کا
قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ
کہا اونہوں نی کہ قسم ہی [illegible] کی تحقیق کہ برگزیدہ کیا خدا نی تجکو اوپر ہمارے حال آنکہ تھے ہم خطا کرنیوالے
قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ
کہا یوسف نی کہ نہیں ہی سرزنش اوپر تمہارے آج کے دن بخشے گا خدا واسطے تمہارے اور وہ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ
مہربان ترین مہربانوں کا ہی لیجاؤ تم اس کرتی میری کو پس ڈالو تم اوسکو
عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ○
اوپر منہ باپ میری کی تا ہو جاوی بینا اور آؤ تم ساتھ اہل اپنی کی سب کی سب
قولہ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ الخ حاصل اسکا یہ ہی کہ آراستہ کیا ہی
واسطے تمہارے نفسوں تمہاری نی ایک کار کو کہ تم نی چاہا اور قرار دیا ہی [illegible] کیا جاتا تھا

کہ جزا اسی سارق کی قید کرنا بقدر ایک سال کی ہی قولہ اسفی [illegible]
لیتے ہیں کہ اسی طول حزن صبر اوپر یوسف کی اور یای اضافت میں الف کی [illegible]
میں لکھا ہی کہ اصل اسکی بیای متکلم ہی کہ اوسکو بدلا الف سی جسطرح سی قاعدہ در باب
منادی ہی اور اظہار شدت حزن دربارہ یوسف دال اسپر ہی کہ مصیبت
مفارقت یوسف نزدیک یعقوب کی اسقدر تھی کہ گنجایش رنج دیگر نہو سکتی تھی اور
ہرگاہ کہ غیر شریعت محمدؐ میں وقت نزول مصیبت کلمہ استرجاع نہ تھا لہذا حضرت
گویا بکلمہ یا اسفی ہوئی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا علی بن ابراہیم نی حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ یعقوب نہ جانتی تھی کلمہ استرجاع کو یا [illegible]
ہوئی اور مروی ہی کہ آنحضرت صلعم نی پوچھا کہ اندوہ یعقوب کسقدر تھا فرمایا [illegible] برابر [illegible] عورتوں کی
غم فرزند میں مرتی ہوں اور تفسیر عیاشی میں لکھا ہی کہ جناب صادق سی پوچھا [illegible] یعقوب کسواسطی
غم یوسف میں محزون ہوئی حال آنکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نی خبر [illegible] زندگی کی دی تھی اور
فرمایا تھا کہ یوسف تیری [illegible] کی جناب [illegible] نی فرمایا کہ نسی ذلک یعنی بھول گئی تھی
اسکو پوشیدہ نہی کہ یہ حدیث مؤید مذہب صدوق کی ہی کہ نسیان انبیا کا غیر امور تبلیغی
میں جائز ہی لیکن [illegible] مذہب حق [illegible] کو نکہ اصلا نسیان انبیا کا جائز نہیں جانتی ہیں پس [illegible]
گو اور امثال کو اگر صحیح جانی حمل تقیہ پر کرتی ہیں انتہی کلام بعض اصحاب [illegible] یوسف
اسف سی ہی [illegible] غضب سو یعنی کہ بھائی اونکی غضبناک ہوئی بسبب [illegible] کی [illegible]
فضل اونکی سی او شدت محبت والد کی اونسی تھی [illegible] قولہ وابیضت
[illegible] کیا [illegible] چشم یعقوب کی تھی [illegible]

اور علی بن ابراہیم نے تفسیر میں لکھا ہی کہ معنی ابیضت کی نور سے بیکار ہونا آنکھون یعقوب کا ہے اور فہو
بینائی جاتی رہی اور فہو کظیم اسکی معنی دو طرح سی ہین ایک یہہ کہ وہ بہرا غصہ فرزندان تہی
اور اظہار نکرتی تہی اور دوسری یہہ ہین کہ وہ فرو خورندہ خشم فرزندون اپنی کی تہی بنا بر اول
کظیم بمعنی مکظوم ہی اور بنا بر ثانی بمعنی فاعل کی ہر گاہ فرزندان یعقوب نی فریاد و زاری
کی سنی اور اضطراب انکا مشاہدہ کیا کہا انہون نی کہ تاللہ تفتؤا [illegible] لکم
اشکو بثی الخ معنی شکوہ کی اظہار رنج کی فعل ہی اور شکوہ دو طرح پر ہی ایک مذموم ہی اور دوسرا
یہہ ہی کہ حضرت ابو عبداللہ سی مروی ہی کہ نہین ہی شکوہ مذموم مگر یہہ کہ کہی تو ہر آئینہ
تحقیق میں مبتلا ہوا ہون ساتھ اوس چیز کی کہ نہین مبتلا ہوا ساتھ اوسکی کوئی شخص اور کہی تو
تحقیق کہ پہنچی مجھی وہ مصیبت کہ نہین پہنچی کسیکو اور شکوہ غیر مذموم یہہ نہین ہی کہ بیداری
کی نبی کل کی شب اور اسیطرح سی اور امور اور کتاب معانی الاخبار میں حضرت صادق
سی مروی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ من شکی الی مومن فقد شکی الی اللہ عز و جل
اور بعضی تفاسیر میں لکھا ہی کہ ایکروز کوئی شخص ہمسایہ یعقوب کا نزدیک یعقوب کی آیا اور
کہا کہ ای یعقوب ہم تجھی بہت ضعیف و ناتوان دیکھتی ہین حال آنکہ ابہی تو اس سن کو نہین
پہنچا ہی کہ یہہ حال تیرا ہو پہنچا حضرت یعقوب نی فرمایا کہ خدا نی مجھی مبتلا کیا غم یوسف میں
اس سبب سی یہہ حال میرا ہوا حقتعالی نی وحی بھیجی کہ ای یعقوب اپنا شکوہ میری بندون سی میری کرتا ہی
تو یعقوب نی کہا کہ بار خدایا ساتھ تیری رجوع اور عہد کرتا ہون کہ اسکی بعد کسی سی شکایت
غم یوسف نکرونگا مین چنانچہ بعد ازین جو شخص کہ اونکی حال کا پرسان ہوتا تہا تو فرماتی تہی کہ انما
اشکو بثی و حزنی الی اللہ اور احادیث معتبر میں وارد ہوا ہی کہ سبب اس تیجی کی یہہ تہا کہ

اور خطاب ہوا [illegible] ایک [illegible] دی تو وہ آیا گوشت کو پکا یا [illegible] منع کیا
تجھی بلا میں مبتلا کیا اور ہر گاہ کہ منع اس طعام کا دنیا طعام کا سائل کو [illegible]
کر کہ سبب اسکی تیری اولاد کو جمال یوسف سی الگ کر دیا [illegible] پس یعقوب نی طعام جمع
کیا اور فقرا بلا کو طلب کرکی کہانا کہلایا حقتعالی [illegible] اور اس بلا کو دور کیا
قولہ یا بنی الخ کتاب علل الشرائع میں [illegible] روایت کی ہی کہ انہون نی کہ میں نی
امام محمد باقر سی سوال کیا کہ وقتیکہ یعقوب نی فرزندون اپنی سی کہا فتحسسوا من یوسف
واخیہ آیا جانتی تہی کہ یوسف قید حیات میں ہین با وجودیکہ عرصہ مفارقت بیس
برس کا ہوا تہا اور چشمہای یعقوب رنج [illegible] سی گئی تہین نہین جانتی تہی حضرت نی فرمایا کہ
جانتی تہی [illegible] مطلع تہی اور [illegible] یعقوب کو [illegible]
پہنچی تہی حضرت نی فرمایا کہ یعقوب نی وقت سحر کی اوقات اجابت [illegible] حقتعالی سی
درخواست کی کہ ملک الموت حاضر ہوئی پس بحکم الہی [illegible] نزدیک حضرت
یعقوب کی آیا اور خطاب کیا کہ حاجت تیری کیا ہی یعقوب نی کہا کہ [illegible] ارواح خلایق کو
مجتمع قبض کرتا ہی تو یا متفرق [illegible] نی کہا کہ ہر ارواح کو جدا جدا قبض کرتا ہون [illegible] یعقوب
نی کہا کہ روح یوسف کو قبض کیا ہی [illegible] نہین [illegible] یعقوب نی جانا
کہ یوسف بہی قید حیات میں ہی اور بنا بر اسیکی اپنی فرزندون سی کہا فتحسسوا من یوسف
اور بعضون نی کہا ہی کہ [illegible] کافی میں بھی اسیطرح سی [illegible] ہی لیکن
[illegible] نقطہ فوقانی ہی [illegible] نقطہ تحتانی مذکور ہی اور تفسیر عیاشی میں اسی حدیث
[illegible] واللہ اعلم اور کتاب [illegible] میں حضرت

صادق سے مروی ہے کہ وقت قحط ایک اعرابی خدمت یوسف میں آیا اور غلہ دینی میں ایام یوسف نی
اوس سے [illegible] کہ ہر گاہ فلانی وادی کو پہنچی تو آواز بلند کہنا کہ ای یعقوب پاس ایک شیخ تیری
پاس آویگا اور کہیگا کہ مصر میں ایک شخص کو دیکھا ہی میں نی اور اوسنی تمہیں سلام کہا ہی اور
کہا ہی کہ امانت تیری نزدیک پروردگار کی محفوظ ہی اور ضایع نہیں ہوتی ہی ہر گاہ کہ حضرت یعقوب کو
یہ خبر اعرابی نی پہنچائی بیہوش ہوگئی اور بعد افاقہ کی اوس اعرابی سی کہا کہ تجھی کچھ حاجت ہی
تا حق تعالی سی تیری واسطی طلب کروں اعرابی نی کہا کہ دختر عم زوجہ میری ہی اوسکی فرزند ہوتی
نہیں مجھی چاہئی کہ مجھی اللہ فرزند عطا کری پس حضرت نی دعا کی اور اوسی زوجہ اعرابی کی
چار فرزند متولد ہوئی کہ ہر مرتبہ دو فرزند پیدا ہوئی پس فرزندان یعقوب نی [illegible] کو لیکر داخل مصر ہوئی
قولہ قال ھل علمتم الخ توضیح اسکی یہ ہی کہ یعقوب نی عزیز مصر کو خط لکہا باین عبارت
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی طرف عزیز مصر اور مظہر عدل کی اور تمام [illegible] کیل کی [illegible]
یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل الرحمان سی کہ ایسی خلیل کہ نمرود نی آگ میں ڈال دیا اور حق تعالی
نی اوس آگ کو بنا دیا قولہ سلاما کیا آگاہ ہو تو ای بادشاہ مصر کہ ہم اہلبیت نبوت اور
رسالت ہیں کہ ہمیشہ مبتلا ببلا رہتی ہیں اور ہمیں بس سی پی در پی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں
پہلی مصیبت یہ ہی کہ یوسف نامی ایک فرزند میرا تہا کہ نور چشم اور سرور دل میرا تہا کہ دنیا
میں کسیکو اوسقدر دوست رکہتا تہا بہائی اوسکی کہ دوسری ماؤں سی تہی مکاری مجہسی اجازت
لیکر اوسکو صحرا میں لیگئی اور کہا اونھوں نی کہ اوسکو بہیڑیا لیگیا اور بینائی اوسکی غم فراق میں
اسقدر رکہتا گیا کہ نور آنکھوں میری کا جاتا رہا اور بار الم [illegible] سی پشت میری خم ہوگئی اور
ایک بہائی اوسکا اعیانی تہا کہ بعد اوسکی الفت کرتا تہا [illegible]

تو اوسکو بواسطہ دزدی کی حبس کیا ہی ہم اہلبیت رسالت میں کوئی چوری نہیں کرتا [illegible] عمل میں
نہیں آتی ہیں [illegible] اولاد ہی [illegible] ابراہیم و اسحاق و یعقوب اوسکو [illegible]
اوسکی چہوڑ دینی سی مجہپر احسان کر [illegible] ہر گاہ کہ یہ نامہ [illegible] پڑہا [illegible] کہا
اور رونا شروع کیا اور نامہ کا ضبط کر [illegible] کہا کہ آیا جانتی ہو تم ما فعلتم بیوسف
قولہ جاھلون حضرت [illegible] گناہ کہ بندہ اوسکا مرتکب ہوتا ہی ہر چند عالم ہی
حکم جاہل کا رکہتا ہی اسواسطی کہ اوسنی نفس اپنی کو باز رکہا [illegible]
ہرگز خطر میں [illegible] حق تعالی نی حکایۃ قول یوسف میں فرمایا ہی ھل علمتم ما
فعلتم بیوسف واخیہ اذ انتم جاھلون قولہ وان کنا لخاطئین
مانند جس معنی [illegible] لخاطئین
[illegible] حال [illegible] محمد [illegible] حضرت
امام محمد باقر [illegible] روایت کی [illegible] برادران یوسف [illegible] تعاقبنا الیوم و
اغفر لنا کہا یوسف نی جواب [illegible] لا تثریب علیکم الیوم قولہ اذھبوا
بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا اور کیفیت اسی قمیص کی [illegible]
کہ نمرود [illegible] جلاتی ابراہیم کی [illegible] حضرت جبرئیل ایک جامہ بہشت
سی لائی اور ابراہیم کو پہنایا [illegible] حرارت [illegible] محفوظ رہیں [illegible] ابراہیم [illegible]
ہوئی اوس پیراہن کو بطور تعویذ بازو [illegible] اسحاق پر باندہا اور اسحاق نی بازو [illegible] یعقوب
پر باندہا اور جسوقت یوسف متولد ہوئی یعقوب نی بازو [illegible] باندہا [illegible] یوسف نی
اوسی پیراہن کو [illegible] کہتی ہیں کہ بعد اس حدیث کی حضرت [illegible]

…ری جبرائیل اسکو پہنچا فرمایا کہ ساتھ اہل اوسکی کی … از خروج قائم آل
اونکی … بعد اسکی فرمایا کہ جو پیغمبر کہ علم پیغمبر علم کو بطریق ارث کی چھوڑ جاتا ہی وہ
منتہی طرف محمد و آل … کی ہوگا اور احادیث … میں کثر واقع ہوا ہی کہ عصای
موسی اور خاتم سلیمان اور قمیص یوسف … نزدیک صاحب الزمان کی ہی اور بعضی تفاسیر میں وارد
ہوا ہی کہ حضرت جبرئیل نی قعر چاہ میں پہنائی تھی یوسف سی قمیص کو کھولکر یوسف کو پہنایا تھا
ہر گاہ کہ حکم ہوا کہ خوشخبری یعقوب کو بہیجیں جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ ای یوسف پیراہن میں کہ بوی بہشت
ہی اس میں شفا ہر مرض کی ہی اسکو کنعان کو بہیج تا باپ اپنی آنکھوں پر ملی اور بینا
ہو لہذا حضرت یوسف نی کہا اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي الخ اور تفسیر مجمع البیان
میں لکھا ہی کہ یعقوب نی اوس پیراہن کو قصبہ فضہ میں رکھکر گردن میں یوسف
… ڈالا تھا اور بہائی اونکی نکالی تہی

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ
اور ہر گاہ کہ جدا ہوا قافلہ کہا باپ اونکی نی بدرستیکہ میں ہر آئنہ پاتا ہوں بوی یوسف کی
لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ○ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ
اگر تم … بی عقل ٹھہراؤ مجکو کہا اونہوں نی قسم خدا کی بدرستیکہ تو ہر آئنہ بیچ حیرت
الْقَدِيمِ ○ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ
قدیم کی ہی پس ہر گاہ کہ آیا بشارت دینی والا ڈالا اوس پیراہن کو اوپر منہ باپ کی پس ہو گئی
بَصِيرًا ج قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○
بینا کہا یعقوب نی آیا نہ کہتا تہا میں تمہی بدرستیکہ میں جانتا ہوں خدا … جو نہیں جانتی تم

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ○ قَالَ
کہا اونہوں نی کہ ای باپ ہمارے طلب بخشش کر واسطی ہمارے گناہوں ہمارے کی بدرستیکہ تھی ہم خطاکار کہا یعقوب نی
سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ فَلَمَّا
قریب ہی کہ میں طلب بخشش کروں واسطی تمہاری پروردگار اپنی سی بدرستیکہ وہی بخشنی والا مہربان ہی پس ہر گاہ کہ
دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا
داخل ہوئی اوپر یوسف کی جگہہ دی طرف اپنی پدر اور خالہ اپنی کو اور کہا یوسف نی داخل ہو تم
مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ○ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
مصر میں اگر چاہی خدا درحالیکہ امن میں ہو تم اور بلند کیا پدر اور خالہ اپنی کو اوپر تخت کی
وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ج وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ
اور گر پڑی واسطی یوسف کی درحالیکہ سجدہ کرنی والی تھی اور کہا یوسف نی ای باپ یہ ہی تعبیر خواب میری کی
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ط وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ
آگی سی تحقیق کہ کر دیا اوس خواب میری کو میری رب نی راست اور تحقیق کہ نیکی کی ساتھ میری ہر گاہ کہ
أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ
نکالا مجکو قید خانہ سی اور لایا تمکو جنگل سی بعد اسکی
نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ
فساد ڈالا شیطان نی درمیان میری اور درمیان بہائیوں میری کی بدرستیکہ خدا لطف کرنی والا ہی
لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي
جسکو چاہتا ہی بدرستیکہ وہ دانا ہی محکم کار ہی ای پروردگار میری بدرستیکہ دیا تو نی مجکو

[…] علّمتني من تأويل الأحاديث فاطر السموات
بادشاہی اور […] سکھلائی تونی مجھکو تعبیر خواب کی اور احادیث کی اور پیدا کرنیوالے آسمانوں کا
والأرض أنت وليّ في الدنيا والآخرة توفّني مسلماً
اور زمین کا تو متولی امور میری کا ہی بیچ دنیا اور آخرت کی موت دے مجھکو درحال اطاعت کی
وألحقني بالصالحين ۞ ذلك من أنباء الغيب نوحيه
اور ملا مجھکو ساتھہ نیکوں کی یہہ قصہ یوسف کا خبرہای غیب سی ہی کہ وحی کرتی ہیں ہم
إليك وما كنت لديهم إذ أجمعوا أمرهم وهم يمكرون
طرف تیری اور نتہا تو نزدیک برادران یوسف کی وقتیکہ جمع کیا اونہوں نی ارادہ اپنی کو یوسف کی
وما أكثر الناس ولو حرصت بمؤمنين ۞ وما تسألهم
اور نہین ہین بیشتر لوگ اگرچہ حریص ہی تو ساتھہ مومن ہونی اونکی کی اور نہین سوال کرتا ہی تو اونسی
ع عليه من أجر إن هو إلا ذكر للعالمين ۞
اوپر تبلیغ رسالت اور اخبار قرآنی کچھہ مزدوری نہین وہ کچھ نہین مگر پند دینا واسطی تمام عالم کی
قوله لولا أن تفندون اس مقام مین جواب لولا محذوف ہی پس معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر مجھی
بنقصان عقل اور خرافت منسوب نکرو ہر آئینہ تم تصدیق میری کرو کی تفسیر عیاشی مین حضرت امام
محمد باقر سی روی ہی کہ اس وقت مین یعقوب فلسطین مین تھی اور علی بن ابراہیم نی بہی روایت کی کہ
یعقوب فلسطین مین تھی اور ابن اسمعیل بن بزیع نی روایت کی ہی کہ یعقوب نی بوی قمیص
یوسف کو بقدر مسافت راہ دس شب کی دریافت کی و یعقوب بیت المقدس مین اور علل الشرائع
مین جناب صادق علیہ السلام سی روایت کی کہ یعقوب وسوقت ساکن رملہ تہی اور بعضوں […]

شب کی راہ سی ہوا اون تک پہنچی اور مراد دس بعض سی ابن عباس اور ابن حسن ابی الیاس سی […]
اور اصمعی نی کہا ہی کہ جنوبی ہوا کہ باد صبا ہی […] آئی تھی سو رضین نی بیچ قصہ یوسف کی کہا ہی کہ باد صبا نی
حقتعالی سی اذن چاہا در باب پہنچانی بوی قمیص یوسف کی طرف یعقوب کی قبل اس پہنچنی بشیر
با قمیص کی پس اونکو حاصل ہوا اور پہنچائی اوسی بوسی شعر […] باد صبا پیغام […]
قوله إن جاء البشير الخ کتاب علل الشرائع مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی
روایت کی ہی اور تفسیر عیاشی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ جب اون یوسف کو نہایت
سرور اور خوشی سی عرصہ نو روز مین مصر سی جسبیں بادیہ مین کہ یعقوب تھی لائی اور کتاب علل الشرائع
مین حضرت صادق سی روی ہی کی حضرت یعقوب بہی ہمراہ اہل و عیال اپنی کی عرصہ نو روز مین یوسف
کی حضور مین آئی باوجودیکہ مسافت اوسکی […] کی تہی قوله أعلم من الله یعنی یہہ سنیگا جانتا ہون
مین اور تم نہین جانتی ہو کہ تم حیات یوسف اور زوال سرور […] جانب حقتعالی سی علم رکھتا
إني أعلم مقوله قول اول اور تتمہ کلام سابق ہی […] علم […]
قول محذوف ہی پس تقدیر یہی کہ ألم أقل لكم إني أجد ريح يوسف […] کلام کا […]
کلام سابق کی ہی قوله قال سوف أستغفر لكم ربي احادیث ائمہ علیہم السلام مین […]
استغفار […] سبب تاخیر طلب مغفرت یہہ تہی کہ وقت اجابت دعا […] طلب آمرزش
کرین اور کتاب من لا یحضره الفقیه مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ تاخیر […] شب جمعہ تہی
اور اصول کافی مین لکھا ہی کہ تاخیر بطلب سحر تہی […] روایت کی ہی اصول کافی مین حضرت صادق
سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بہترین اوقات تلاوت سحری
اور […] اسکی حضرت نی تلاوت فرمایا سوف أستغفر لكم ربي اور فرمایا کہ تاخیر کی یعقوب نی […]

سفقرت انکی بین … حسن تفسیر عیاشی مین جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ تاخیر کی یعقوب
نی سحر تک … بیری کو ناہ کیا اونھون نی درمیان سیری تاخیر کی پس حق تعالی نی ذکر
ہمنی ان کو معاف کیا اور کتاب علل الشرایع مین اسمعیل بن فضیل ہاشمی سی روایت کی ہی کہ مین نی حضرت صادق
علیہ السلام سی سوال کیا کہ کس واسطی یعقوب نی استغفار کو تاخیر مین ڈالا اور یوسف نی تاخیر نہ
ڈالا اور کہا کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ حضرت نی فرمایا کہ جوان کا قلب جلد رقیق
ہوتا ہی قلب بیری اور تہی خیانت فرزندان یعقوب کی اوپر یوسف کی بلا واسطہ اور خیانت
انکی اوپر یعقوب کی بواسطہ یوسف تہی پس جلدی کی یوسف نی طرف عفو کی جو اپنی سی اور
تاخیر کی یعقوب نی حق غیر سی عفو انکی مین پس تاخیر کی تا سحر شب جمعہ آور وہب سی منقول ہی کہ یعقوب
زیادہ بیس سال تک ہر سحر جمعہ واسطی فرزندان کی استغفار کرتی تہی پس حق تعالی سر گناہان انکی سی
درگذرا اور بعضی روایت مین آیا کہ جس وقت سحر شب جمعہ ہوتی تہی یعقوب فرزندون اپنی کو جمع
کرتی تہی اور کہتی تہی کہ پیچھی میری صف باندہ کر کہڑی ہو اور حضرت یعقوب استغفار کرتی تہی اور وہ
سب آمین کہتی تہی تا آنکہ بعد بیس برس کی توبہ انکی قبول ہوئی اور بعضی علمای مفسرین نی لکھا ہی کہ جو
تنبیہ … یعقوب یہہ تہی تا معلوم کری کہ یوسف نی انسی عفو کیا کہ نہیں بعد اسکی کہ مصر مین انکی
اور علم یعقوب کو حاصل ہوا شب کو نماز تہجد اوٹہی بعد فراغ نماز رو بقبلہ ہو کر کہڑی ہوئی اور یوسف کو اپنی پیچھی
کہڑا کیا اور بیٹون کو یوسف کی پیچھی اور واسطی دعا کی ہاتہہ اوٹہائی اور سب … آمین کہتی تہی تا آنکہ حق تعالی نی
دعا انکی قبول کی اور اکرمت آمین آیا … جبرئیل لی حضرت یعقوب کو یہہ دعا تعلیم کی یا رجاء المؤمنین لا تخیب
رجائی و یا غوث المؤمنین اغثنی و یا حبیب التوابین تب علی پس حق تعالی نی
انکی توبہ کو قبول کیا … فَلَمَّا دَخَلُوا منقول ہی ہر گاہ یعقوب ہمراہ اولاد و احفاد و بستگان …

اور بار … کی تا … یوسف ملک سلطانی کی کہ … میری حضرت خدا …
ہماری سب پیغمبر ہوئی آئی ہین تا آنکہ … تمام اہل بیت انبیاء کی … اہل مصر … ہین …
انکی اور آئی استقبال کی … بعد اسکی ملک نی ساتھ چار ہزار خواص اپنی کی … سوار
سوار ہوا اور یوسف نی … اور لشکر مصر کو حکم کیا کہ … تمام استقبال یعقوب کو جاوین اور
یعقوب … فرزندان ایک تل پر بیٹھی تہی … ناگاہ جبرئیل
نازل ہوئی اور کہا کہ … اس لشکر سی … آسمان کی طرف … جنود ملائکہ
از زمین تا آسمان صف کہینچی ہوئی ہین …
… محزون تہی ہر گاہ کہ یعقوب نی یوسف کو شان بادشاہی … کہا کہ یہہ فرعون
مصر … اور ملک مصر کو فرعون کہتی تہی یہودا نی کہا کہ نہین بلکہ فرزند تمہاری یوسف
ہر گاہ کہ یوسف نی باپ کو دیکہا پیادہ ہونی اور یعقوب …
پیادہ ہونی کی بعضی تفاسیر مین ہی … کتاب علل الشرایع مین … بن ابراہیم مین حضرت
صادق علیہ السلام سی … حضرت کاظم علیہ السلام سی مروی ہی کہ ہر گاہ یعقوب … یوسف
کی پہنچی … سلطنت مانع یوسف ہوا پیادہ ہونی سی اوسوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ حق
سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ کیا چیز مانع پیادہ ہونی کی ہوئی … بندہ نیکوکار … بعد اسکی
جبرئیل نی یوسف سی کہا کہ کہول … ہاتہہ اپنی کو اور جس وقت کہ حضرت یوسف نی ہاتہہ
اپنی کو کہولا ایک نور کف دست انگشتان انکی سی جدا ہوا یوسف متعجب ہوئی اور کہا کہ
یہہ کیسی روشنی ہی کہ میری ہاتہہ سی نکل گئی جبرئیل نی کہا کہ یہہ نور نبوت تہا …
صلب … سی باہر کیا اور ہر گاہ کہ لاوی برادر … قتل … سی منع کیا اور جس وقت

تونی ای یوسف پیراہن کو جبرئیل کہاں لاوی تہی کہ بخار و تکا ہین اوس مین تہی اینکہ اجازت دی
بواسطی میری کہ باپ میرا اس افعال کو اوسکی حقتعالی نی پسند کیا اور اوس نور نبوت کو صلب لاوی
مین امانت کہا چنانچہ موسی کلیم اللہ جملہ فرزندان لاوی سی ہین اور نسل انکی لاوی تک پہنچتی ہی
اسطرحسی کہ موسی بیٹی عمران کی اور وہ بیٹی یصہر کی اور وہ بیٹی قاہث کی اور وہ بیٹی لاوی کی اور
وہ بیٹی یعقوب کی اور وہ بیٹی اسحاق کی اور وہ بیٹی ابراہیم کی اور ہرگاہ کہ یعقوب نی یوسف
کو دیکہا کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان اور تہتہ بکید بکر کر دونون ڈالی کر و نبلکی نہایت
شادی سی بعد اسکی داخل مصر ہوئی مع ساتہہ یوسف کی ایک قصر رفیع مین کہ نزدیک مصر کی حضرت یوسف
نی بنا کیا تہا قولہ تعالی فَلَمَّا دَخَلُوا مِصْرَ الخ ابن عباس نی روایت کی ہی کہ متعلق کرنا دخول کو
بمشیت اللہ سبب اسکی ہی کہ اوسوقت مین لوک ملوک مصر سی خائف تہی اور بی رضا کوئی شخص مصر مین
داخل نہو سکتا تہا لہذا حضرت یوسف نی کہا کہ انشاء اللہ تعالی تمکو کچہہ ضرر نہوکا امن مین رہو کی
قولہ تعالی عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ الخ تفسیر عیاشی مین ابن صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی مراد عرش
سی سریر ہی قولہ تعالی اِذْ اَخْرَجَنِی مِنَ السِّجْنِ الخ مروی ہی کہ یوسف یعقوب کو خزانی اپنی دکہلاتی تہی
جسوقت کہ گذار اونکا دفتر خانہ پر ہوا کاغذ بہت سی اوس جگہہ دیکہکر یعقوب نی کہا کہ ای یوسف تجہی
کو کس نی غافل کیا تہا کہ اتنی مدت مین ایک پرچہ کاغذ مجہی نہ بہیجا تونی باوجود اس بات کی کہ فاصلہ
درمیان میری اور تیری یا وہ آٹہہ منزل تہی تہا کہا یوسف نی کہ جبرئیل نی مجہی اسطرح کہا تہا
یعقوب نی کہا کہ وجہ اسکی دریافت کی تہی کہا یوسف نی کہ مشتی اور جبرئیل سی نی تکلفی یا وہ ہی تم ہی
دریافت کرو چنانچہ یعقوب نی جبرئیل سی پوچہا کہا جبرئیل نی کہ مجہی امر الہی کہا تہا اور حقتعالی نی
فرمایا تہا کہ ہرگاہ تنی وقت مفارقت یوسف کی کہا اِنِّی اَخَافُ اَنْ یَاْکُلَهُ الذِّئْبُ حقتعالی نی

فرمایا کہ کسواسطی کہ غیر سی ڈرا تو اور مجہسی نہ ڈرا قسم بعزت و جلال اپنی کی کہ دیوانہ تیری سی یوسف کو بہار مدت
بعیشہ کرونکا مین وجود و مسافت ... کی کتاب نبوت مین ابو عبد اللہ سی منقول ہی کہ یعقوب نی
یوسف سی کہا کہ ای یوسف آگاہ کر مجہی کہ تیری ساتہہ تیری بہائیون نی کیا سلوک کیا تہا کہا کہ ای پدر
بزرگوار مجہی اس سی معاف کیجئے یعقوب نی کہا کہ سوگند دیتا ہون تجہی کہ مجہی اسسی آگاہ کر یوسف نی کہا کہ
برادران مجہی لیکر چلی اور لائی اور کہا کہ پیراہن اپنی بدن سی اتار ورنہ ہم چہری ماریں گی یعقوب بیہوش ہو گئی
اس سخن کی بیہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی پوچہا کہ پہر کیا کیا ساتہہ تمہاری برادرون نی یوسف
نی کہا کہ التماس کرتا ہون کہ بحرمت ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق مجہی اس سی معاف کیجئی اسکی
یعقوب نی نہ پوچہا اور ایک خبر مین آیا ہی کہ یوسف نی کہا کہ سلوک بہائیون کا مجہسی نہ پوچہو مگر یہ
سوال کرو کہ خدا نی مجہسی کیا سلوک کیا یعقوب نی فرمایا کہ بیان کر یوسف نی کہا کہ قَدْ اَحْسَنَ بِیْ
اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ الخ اور لطائف امیر سی روایت کی ہی کہ حضرت یعقوب کی ایک سو
چہالیس برس کی عمر تہی جسوقت کہ مصر مین آئی تہی اور سترہ برس کی تہی نزدیک یوسف کی سولہ برس
زندہ رہی اور روایت ابن اسحاق سی معلوم ہوا کہ چوبیس برس زندہ رہی اور ہرگاہ انتقال ہوا اونھون نی وصیت کی
کہ زمین شام مین لیجا کر بیت المقدس مین دفن کیا اور یوسف پہر مصر مین آئی اور ابی عبد اللہ
سی مروی ہی کہ یوسف گیارہ برس کی تہی کہ بند زندان مین گرفتار ہوئی اور اٹہارہ برس کے آخر مین نکلی اور
بعد باہر آنی زندان کی اسی برس جیتی رہی پس مجموع عمر انکی ایکسو دس برس کی ہوئی اور بعضی تفاسیر
مین لکہا ہی کہ ہرگاہ کہ مدت وفات یعقوب سی گذری یوسف نی خواب مین دیکہا کہ والد بزرگوار انکی
کہتی ہین کہ ای یوسف نہایت مشتاق ملاقات تیری کا ہون اسی تین دن کی عرصہ مین دیکہ
یوسف خواب سی بیدار ہوئی اور بہائیون کو بلا کر وصیت کی اور یہودا کو ولیعہد بنا گیا اور

[illegible] رب قد اتيتني من الملك و [illegible] الحقني بالصالحين

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ذلك من انباء الغيب

[illegible]

[illegible]

وكاين من اية في السموت والارض يمرون عليها وهم عنها معرضون

اور بہت سی نشانیاں ہیں بیچ آسمانوں اور زمین کی کہ گذرتے ہیں اوپر ان کے [illegible]

وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون ۝ افامنوا

اور نہیں ایمان لاتے اکثر ان کے ساتھ خدا کی مگر یہ کہ وہ لوگ شریک لانے والے ہیں کیا پس نڈر ہوگئے ہیں

ان تاتيهم غاشية من عذاب الله او تاتيهم الساعة بغتة وهم

یہ کہ آوے ان کو ڈھانپ لینے والا عذاب خدا سے یا آوے ان کو قیامت یکایک اور وہ

لا يشعرون ۝ قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة

نہیں جانتے ہوں۔ کہہ تو اے محمد یہ ہے راہ میری کہ بلاتا ہوں طرف خدا کی اوپر بینائی کے

انا ومن اتبعني وسبحان الله وما انا من المشركين ۝ وما ارسلنا

میں اور جو شخص کہ پیروی کرے میری اور پاک ہے خدا اور نہیں ہوں میں شرک لانے والوں سے [illegible]

من قبلك الا رجالا نوحي اليهم من اهل القرى افلم يسيروا في

[illegible] آیا پس نہیں سیر کرتے بیچ

الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم ولدار الاخرة

زمین کی پس دیکھیں وہ کیونکر ہوا [illegible] انجام ان لوگوں کا کہ [illegible] اور البتہ گھر آخرت

خير للذين اتقوا افلا تعقلون ۝ حتى اذا استيئس الرسل وظنوا

بہتر ہے [illegible]

انهم قد كذبوا جاءهم نصرنا فنجي من نشاء ولا يرد باسنا

تحقیق [illegible]

عن القوم المجرمين ۝ لقد كان في قصصهم عبرة لاولي الالباب

گروہ گنہگاروں سے تحقیق ہے بیچ قصہ انبیا کی پند [illegible] صاحبان عقل کی

ما كان حديثا يفترى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شيء وهدى

[illegible]

ورحمة لقوم يؤمنون ۝ اور رحمت [illegible] قوله انا ومن اتبعني [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني [illegible]

[illegible]

اور مظاہر حق کا تو [illegible] رسل [illegible] سی گمان کیا اور [illegible]
[illegible] خبر دی تھی [illegible] عذاب [illegible]
حال [illegible] ایمان کی [illegible]
ہو کر صاحبان [illegible] عصمت [illegible] علی بن ابراہیم [illegible] حضرت [illegible] کی ہی کہ حضرت
نی فرمایا وکلھم الی انفسھم فظنوا ان الشیاطین قد تمثلوا بصورۃ الملئکۃ یعنی [illegible]
الی [illegible] رسل کو ساتھ نفسہا [illegible] بمقتضای بشریت کی کہ شیاطین بصورت ملائکہ متمثل ہو کر
وعدہ نصرت [illegible] اور محمد بن مسعود عیاشی نی [illegible] آنحضرت نی کہا وکلھم الی انفسھم اقل من
طرفۃ عین [illegible] تقدیر صحت محمول تقیہ پر ہی چنانچہ [illegible] تفسیر [illegible] ذکر کیا ہی
المامون ابا الحسن [illegible] عصمت [illegible] حضرت امام رضا [illegible] استفسار کیا [illegible] فرمایا
وظنوا [illegible] الرسل [illegible] کذبوا [illegible]
بنابر اسکی [illegible] الاسلام [illegible] تحقیق [illegible]
اور [illegible] کتاب [illegible] بالتخفیف قراءت [illegible] حتی اذا استیئس الرسل [illegible] فکذبوہم فیما اخبروہم
من نصر [illegible] یعنی گمان کیا [illegible] رسل [illegible] بواسطہ تمادی ایام نصرت کی [illegible] تحقیق [illegible]
ساتھ [illegible] کی کہ خبر دی تھی [illegible] نصرت [illegible] حقتعالی کی [illegible]
اور [illegible] بطریق تخفیف [illegible] بصیغہ مجہول [illegible] قراءت عاصم [illegible] تفسیر آیت کی [illegible]
عصمت سی رکھتا ہو چنانچہ ظن بمعنی یقین ہو اور ضمائر راجع طرف رسل کی [illegible] حاصل
کہ یقین [illegible] اس بات کا [illegible] بالتحقیق ہم [illegible] خبر دی گئی تھی کہ وعدہ نصرت
ساتھ انکی کیا تھا [illegible] ایمان نہ لانی کی [illegible] کہ ان کو [illegible] عذاب نازل ہوا اور انبیا کو نصرت حاصل ہوئی

سورۃ الرعد مکیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓرٰ تلک آیات الکتاب والذی انزل الیک من ربک الحق

میں [illegible] یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف تیری رب تیرے سی حق ہی

ولکن اکثر الناس لا یؤمنون ○ اللہ الذی رفع السموات بغیر

اور لیکن اکثر لوگ نہیں ایمان لاتی ہیں خدا ایسا ہی کہ بلند کیا آسمانوں کو بے

عمد ترونہا ثم استوی علی العرش وسخر الشمس والقمر کل یجری

ستون [illegible] پھر [illegible] عرش [illegible] اور [illegible] سورج [illegible]

لاجل مسمی یدبر الامر یفصل الآیات لعلکم بلقاء ربکم

واسطی وقت معین کے تدبیر کرتا ہی امر [illegible] بیان کرتا ہی نشانیاں [illegible] ملاقات کی رب کی

توقنون ○ وھو الذی مد الارض وجعل فیہا رواسی و

یقین لانی والی ہو اور وہ خدا ایسا ہی کہ بچھایا زمین کو اور پیدا کیا [illegible]

انہارا ومن کل الثمرات جعل فیہا زوجین اثنین یغشی

نہروں کو اور سب میووں سے پیدا کیا بیچ اسکی دو دو قسم چھپاتا ہی

اللیل النہار ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون ○

رات کو ساتھ دن کی [illegible] بیچ اسکی [illegible] نشانیاں ہیں واسطی قوم کی کہ فکر کرتی ہیں

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ

اور بیچ زمین کی قطعہا ہیں کہ پیوستہ ہیں اور باغات ہیں انگوروں کے اور کھیتیاں ہیں

وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ

اور درخت خرما چند شاخ ایک جڑ میں اور غیر ایک جڑ سینچی جاتی ہیں ساتھ پانی واحد کی اور فضیلت دیتے ہیں ہم

بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

بعضی اونکی کو اوپر بعضوں کی بیچ کہانے کی بیشک بیچ اسکی البتہ نشانیاں ہیں واسطے قوم عقلمندوں کے

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ

اور اگر تعجب کرتا ہے ای محمد تو پس تعجب ہے کہنا اونکا کہ آیا جس وقت کہ ہونگی ہم خاک آیا ہم البتہ بیچ پیدایش نئی ہونگی

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ

یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ ایمان لائی ساتھ رب اپنی کی | اور وہ لوگ طوق ہیں بیچ گردنوں اونکی کی

وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ

اور یہ ملازمان آتش ہیں کہ وہ بیچ اسکی ہمیشہ رہیں گے اور طلب جلد کرتی ہیں تجھ سی ای محمد

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ وَإِنَّ رَبَّكَ

ساتھ عذاب کے پہلی رحمت کے اور حال آنکہ گذری قبل اونکی مثل اونکی عقوبتیں اور بیشک پروردگار تیرا

لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

البتہ صاحب مغفرت کے واسطی لوگوں کی اوپر ظلم اونکی کے | اور بیشک پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنیوالا ہے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ إِنَّمَا

اور کہتی ہیں ان لوگوں نے کہ کافر ہوئی کیوں نہ نازل کی گئی | اوپر محمد کی آیۃ جانب رب اسکی سے سوا نہیں ہے

أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

تو ہے تو مگر ڈرانیوالا اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے

ابی ابن کعب نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے جو شخص کہ پڑہی سورہ رعد کو اوسکو ملینگے
بعدد ہر ابر کی کہ گذرا ہے اور ہر بجلی جو واقع ہوئی ہے اور ہوگی قیامت تک دس حسنہ اور قیامت میں
جملہ مومنین سی ہوگا بسبب عہد خدا کی اور جناب ابو عبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی جو شخص کہ بہت
رعد کو کثرت سے پڑہی کبھی بجلی صاعقہ گرفتار نہوگا اور ہوگا جملہ مومنین کی داخل جنت بے
بدون حساب اور شفاعت کریگا اہلبیت کی اور مراد المر سی کی جناب صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ معنی المر کی انا اللہ اعلم وارٰی کی ہیں اور الف ولام میم را ساتھ
ہی اور میم سی یحیی ویمیت اور را سی اشارہ رازق بعنی اور رفع والا اور ستون
ہون فرمایا بغیر عمد ترونہا تو اسکی معنی دو قول ہیں ایک یہ ہی کہ تم دیکھتے ہو آسمانوں کو
بدون ستون کی بنا بر اسکی ترونہا کلام مستانف ہوگا کہ تعلق ماقبل سی نہیں رکھتا اور ضمیر راجع سماوات
اور تقدیر اسکی سطر حتی ہی فی انتم ترونہا اور دوسرا یہ ہی کہ ترونہا صفت عمد کی ہو اور
ضمیر راجع طرف عمد کی ہو حاصل معنی اسکی یہ ہیں کہ خدا تعالی نی بلند کیا آسمان کو بلا ستون کے
کہ دیکھو تم اونکو بلکہ حق تعالی نی بلند کیا ہی آسمانوں ساتھ ستونوں کی کہ تم اونکو نہیں دیکھتی ہو اور
تفسیر مروی حضرت امام رضا علیہ السلام سی ہی اور صاحب مجمع البیان نی قول اول صحیح لکھا ہے
ظاہر یہ حدیث اونکو نہیں پہنچی ہی یا یہہ کہ اسکو ضعیف سمجہی ہیں اور جوامع الجوامع میں دوسرا قول
نقل کیا ہی اور واحد عمد کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی ہی فرمایا رواسی مراد جبال اسباب تزلزل
انہار کا ہی اور تعلیق جبال اور انہار تعلق احد کر جعل سی کیا تا اشارہ اس معنی پر ہو کہ ان

سوای قبول کرنی کی کیا چارہ ہی اور ثانیا یہہ ہی کہ مقبول ہونا ثعلبی کا کتب اہل سنت کے
ضمن داقوال شاہ صاحب کے درمیان آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہ کی کتب العنکبوت
درست کی … نی گرتی ہی یا ان کی احتیاج تکرار نہین ہو منشا فَلَا یَرْجِعُ اِلَیْہِ اور قول آنحضرت کا
ہادی ہونا کسی کا مستلزم امامت نہین حرف ہای مسلم لیکن اوس مقام مین کہ جہان حصر ہو اور
مَا الْحَرْف فہو من اِنَّمَا حصر کا موجود ہی چنانچہ مطول مین اسکو اقسام حصر مین محسوب کیا ہی
پس مقصود تمین سوای امامت کے اور معنی مراد نہین ہو سکتی مین خصوصا نظر روایت حافظ ابونعیم کہ
لکھا ہی کہ بسبب حیثیت آیتاون کی ہدایت پائی والی بعد میری سوا علی کہ قید بعدیت ہی معلوم ہوتا ہے
کہ مراد ہدایت سی امامت ہے اور بنا کہنی شاہ صاحب کے لازم آتا ہی کہ منذر ہونا ہی کسی کا مستلزم نبوت
نہ ہو یہی جواب کہ اہل سنت اسکا دین کی پس یہی جواب ہمارا ہی اور بقیہ داقوال شاہ صاحب
علاحدہ ایک رسالہ مین مذکور ہوی مین … مطول کی اس مقام مین ذکر ہوی مین احادیث اہل بیت
مذکور ہوتی مین چنانچہ علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ المنذر رسول اللہ
والہادی امیر المومنین علیہ السلام و بعدہ الائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین … یہہ قول حق تعالی کا ہی
وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ای کل زمان هادی و بعد اسکی علی بن ابراہیم نی کہا ہی کہ یہہ آیہ رد … کرتی ہی قول
اوس جماعت کو کہتی مین کہ ہر عصر مین وجود امام مفترض الطاعت لازم نہین ہے اور لطف ہی …
اہل خلاف بسبب تخلف کی سفینہ اہل بیت سے اس معنی کو کب مسلم رکہین گی لیکن با ضمیمہ اس حدیث کے
کہ متفق علیہ فریقین ہی مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً مرغم
الف مخالفین ہو کی اور قطع نظر اس سی کل قوم سی معلوم ہوتا ہے کہ تا قیام قیامت ہر قوم
کی واسطی ہادی چاہئی اور اگر اہل خلاف کل قوم سی وہ مراد لین کہ جو زمانہ رسول اللہ مین تہی

بعض النقایہ قوله تعالی زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ … مثل سیاہ اور سفید اور
ترش اور شیرین وغیرہ اور دو دوست مانا کیا … مِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ متعلق جعل کا ہے
اور تقدیر کلام اسطرحسی ہی جَعَلَ فِیْهَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ اور
نہین بحث تاکید زوجین کی ہی قوله تعالی لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ شاہ عبد العزیز نی تحت اس آیہ کے
کی لکہا ہی کہ خبر متفق علیہ ابن عباس مین وارد ہوی ہی جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ مین
منذر ہون اور علی ہادی مین اور یہہ روایت ثعلبی کی ہی اور اسکو چندان اعتبار نہین اور قطع نظر
اس سی مطلقا اور اصلا امامت جناب امیر علیہ السلام و نفی امامت غیر ثابت نہین ہوتی کس جہت سی
اسواسطی کہ ہادی ہونا کسی کا مستلزم امامت اوسکی کا نہین ہوتا اور نفی امامت غیر نہین کرتا اور
اگر فقط ہدایت کرنا دلالت امامت پر رکہتا ہو امامت مصطلحہ اہل سنت کہ بمعنی پیشوائی دین
کی ہی ہو گی اور یہہ غیر محل نزاع ہی انتہی کلامہ جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ فقط ثعلبی اس روایت مین متفرد
نہین ہی کہ تا جرح اوسکی ہی عائی شاہ صاحب ثابت ہو بلکہ شواہد التنزیل مین ابی داود اسلمی سی مروی
ہی کہ ابو … رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی آب وضو طلب کیا اور ہر گاہ کہ وضوی فارغ ہوی ہاتھ علی کا
لیا اپنی سینہ پر رکہا اور فرمایا کہ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ بعد اسکی سینہ علی پر رکہکر فرمایا وَلِکُلِّ قَوْمٍ
پس جناب نے فرمایا کہ … ہو نہین کہ تو ایسا ہی ہی اور حافظ ابو نعیم اصفہانی نے جو اکابر
محدثان اہل سنت کے ہی کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فِیْ عَلِیٍّ مین بچند سند ابن عباس سی نقل کیا
ہی کہ ہر گاہ یہہ آیہ نازل ہوی دست مبارک اپنا دوش امیر المومنین علیہ السلام پر رکہا اور فرمایا
کہ ای علی تو ہادی ہی اور ساتھہ تیری ہی ہدایت پاوینگی ہدایت پانی والی بعد میری پس شاہ صاحب نے
کہ روایت ثعلبی کو مقبول نکیا حافظ ابو نعیم وغیرہ نی کہ اس آیہ کو علی کی شان مین نقل کیا ہی

جواب میں کہیں گی تم کہ روایت حافظ ابو نعیم کی گئی جسمیں قید بعد یث کی ہی تا قسیں کی ہوتی
ہو گا لا یخفے علی المنذرین اور بعد کی سی علی ابن ابراہیم نی لکھا ہی کہ یہ حدیث دلالت
رکھتی ہی اس بات پر کہ زمین جمیع اوقات میں حجت خدا سی خالی نہیں ہی جیسا کہ جناب پیغمبر صلوات اللہ
علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ زمین خالی حجت اللہ سی نہیں ہی ظاہر و مشہور یا پوشیدہ و مستور اور
علی ابن ابراہیم نی کہا ہی کہ لفظ ہدی کی کتاب خدا میں بجائے معنی مشعل ہوئی ہی اور جملہ ائمہ
علیہم السلام میں سی ایک حق تعالی نی فرمایا ہی ولکل قوم ہاد یعنی واسطی ہر قوم کی ہر وقت میں امام
کہ ظاہر کرنی والا حق کا ہو اور تفسیر عیاشی میں حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی
کہ اونحضرت نی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ منذرین میں اور علی علیہ السلام
ہادی ہیں واسطی اوس قرن کی کہ جس میں وہ ہیں اور اس بات میں احادیث بہت
وارد ہوئی ہیں اگر تمامہ مذکور ہوں طول ہو جاتا ہی لہذا بطریق نموذج کی ذکر کیا

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۚ وَ
خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ اوٹھاتی ہی ہر عورت اور جس کو کہ نقصان کرتی ہیں رحم اور جس کو زیادہ کرتی ہیں اور
كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ
تمام چیزیں نزدیک اوسکی ایک قدر سی ہیں جاننی والا غیب کا ہی اور ظاہر کا بزرگ ہی بلند ہی رتبہ اوسکی
سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ
برابر ہی علم تمسی وہ شخص چھپاوی گفتگو کو اور جو شخص کہ ظاہر کری اوسکو اور جو شخص کہ چھپا ہوا ہو
بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ
بیچ رات کے اور ظاہر ہونی والا ہو بیچ دن کی واسطی اوسکی فرشتی ہیں پیچھی آنی والی آگی اوسکی اور

مِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى
اور پیچھی سی نگاہ رکھتی ہیں اوسکو سبب فرمان خدا کی بدرستیکہ خدا نہیں تغیر دیتا ہی اوس چیز کو کہ ساتھ کسی قوم کی ہی
يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا
[illegible]
لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ ۝ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا
واسطی اونکی سوای خدا کی کوئی متولی کار وہ خدا ایسا ہے کہ دکھلاتا ہی تمکو برق واسطی خوف اور طمع کے
وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ
اور پیدا کرتا ہی بادل بھاری کو جو کہ پانی سی ہی اور تسبیح کرتا ہی رعد ساتھ شکر اوسکی کی اور فرشتی بھی
خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ
خوف سی اوسکی اور بھیجتا ہی صاعقہ کو پس پہنچاتا ہی اوسکو جس شخص پر کہ چاہتا ہی اور وہ
يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۝ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ
جدال کرتی ہیں بیچ حق خدا کی اور وہ نہایت قوی ہی عذاب کرنی میں واسطی اوسکی ہی دعا حق کا اور وہ کہ
يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ
بلاتی ہیں سوای اوس کی خداؤں کو نہیں جواب دیتی وہ واسطی اونکی کسی چیز سی مگر مانند پھیلانیوالی دونوں ہاتھ اپنی
إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
طرف پانی کی کہ دور ہو تاکہ پہونچی منہ اوسکی میں اور نہیں ہی وہ پہونچنی والا اور نہیں ہی بلانا کافروں کا
إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا
مگر بیچ گمراہی کی اور واسطی خدا کی سجدہ کرتی ہیں جو چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمین کی ہیں خوشی سی

وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ
اور اونکے سایہ سجدہ کرتی ہین ساتھہ صبح کی اور شام مین عصر اور مغرب کے
قولہ اللہ یعلم ما تحمل کل انثی الخ ما تحمل کی بھی مصدری ہی بنابر اسکی معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ
خدا جانتا ہی حمل کل زنان کو اور ممکن ہی کہ ما بمعنی الذی کی ہو یعنی کہ خدا جانتا ہے اوس چیز کو
کہ حاملہ ہوتی ہی اوس سی عورت گو اور امات سی قولہ وما تغیض الارحام الخ ممکن ہی کہ ما
آیہ مین بھی مصدریہ ہو یعنی کہ اللہ یعلم غیض الارحام وازدیادہا یعنی خدا تعالی جانتا ہی کم اور زیادہ
ہونی ارحام کو یعنی کمی اور زیادتی اوس چیز کو کہ جو رحم مین ہی اور ممکن ہی کہ ما بمعنی الذی کی ہو یعنی کہ
خداے تعالے جانتا ہی اوس چیز کو کہ کم کرتی ہین رحم مثل بعضی بچی اور زیادہ کرتی ہین مثل بعضی ہی اور تفسیر قمی
[illegible] صادقین علیہم السلام سی روایت کی ہی فرمایا حضرت نے پس گاہ کہ دیکھتی ہی عورت خون حیض کو ایام حمل مین
پس زیادہ ہو جاتی ہین ایام حمل کی بعدد اون ایام کی کہ جسمین خون حیض دیکھا ہی و محمد ابن مسلم سی روایت
ہی کہ کہا اونسی کہ سوال کیا مینی ابو عبد اللہ علیہ السلام سی قول حق تعالی کا وما تغیض الارحام
سی فرمایا کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ خدا تعالی جانتا ہی اوس حمل کو کہ جو بار ور نہین ہوتا ہی اور مراد وما
تزداد سی یہہ ہی کہ حق تعالی جانتا ہی اوس حمل کو کہ زیادہ [illegible] ہوتا ہی اور بہی اسکو جانتا ہے
کہ پسر یا دختر ہی قولہ وسارب بالنہار سارب معطوف ہے اوپر مستخف باللیل کی اور محتمل ہی کہ
عطف من پر ہو و [illegible] سواء منکم سارب بالنہار یعنی مساوی ہین [illegible]
وہ چیز کہ ظاہر ہو روز ہی اور علی ابن ابراہیم نی لکھا ہی کہ مراد مستخف باللیل وہ شخص ہی کہ پوشیدہ ہو
گہر مین اور سارب بالنہار سی وہ شخص ہی کہ جو زمین مین چلتا ہو [illegible] یعنی
کی جاتی ہی [illegible] قولہ لہ معقبات

من بین یدیہ الخ
لہ کی مرجع مین اختلاف [illegible] بعضی کہتی ہین کہ ضمیر اسکی من اسر القول
ومن جہر بہ کی طرف پھرتی ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ طرف اسم اللہ تعالی کی کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ
ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ انما انت منذر [illegible]
ہوتا ہی اور اسیطرحسی اختلاف ہی من امر اللہ مین بعضی کہتی ہین کہ تقدیر اسکی من اجل امر اللہ
تہی یعنی وی حفظ نگاہ مین رکھتی ہین جماعت مذکورہ کو واسطی امر کے حق تعالی کے اوسکو نگاہ مین رکہو اور
بعضوں نی کہا ہی کہ تقدیر اسکی بامر اللہ ہی یعنی [illegible] اور ہر گاہ [illegible] معقبات کی ہی
کہ در پی آتی ہین اوس شخص کی لہذا یہہ معنی منافات رکھتی ہین [illegible] ہی آدر اسیطرح
ہوتی ہی کہ حفظ [illegible] لہذا احادیث اہلبیت علیہم السلام مین وارد
کہ یہہ آیہ جسطرحسی مشہور ہی نازل نہین ہوئی ہی [illegible] کہ روایت کی ہی کہ ایک شخص نی اس آیہ کو
موافق مشہور کی روبرو حضرت صادق علیہ السلام کے قرات کیا حضرت نے فرمایا کیف
یحفظ الشیء من امر اللہ وکیف یکون المعقب من بین یدیہ یعنی کیونکر ہو سکتا ہی
کہ نگاہ مین رکھی جای کوئی چیز حکم خدا سی اور کیونکر ہو سکتا ہی معقب جو آگی [illegible] ابن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ کسطرحسی ہی یہہ آیہ فرمایا حضرت نے کہ اسطرحسی نازل ہوئی ہی یہہ آیہ لہ
معقبات من خلفہ ورقیب من بین یدیہ یحفظونہ بامر اللہ یعنی [illegible]
اوس شخص کی آگی والی [illegible] اور ایک موکل ہی آگی [illegible] نگاہ مین رکھتی ہی
[illegible] ساتھہ حکم حق تعالی کی اور تفسیر عیاشی مین حضرت صادق علیہ السلام سی
ہی وہ حضرت نے [illegible] کو منع کیا تلاوت کرنی اس آیہ کی موافق مشہور کی اور فرمایا کہ
کیونکر ہو سکتا ہی کہ معقبات من خلفہ ہو اور حق تعالی نی اسکو نازل کیا ہی اسطرحسی لہ رقیب

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمُعَقِّبَاتٌ مِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ بِأَمْرِ اللهِ اور یہ عکس حدیث سابق
ہی اور تفسیر علی ابراہیم سی معلوم ہوتا ہی کہ مطابق روایت ابی الجارود کی کہ ابی جعفر علیہ السلام
سی کہ یہ آیہ جو اوپر مشہور کی ہی لیکن میں بعینہ اکی ہی یعنی حضرت نی فرمایا کہ وہ میں کہتی ہیں ایسکو
بسبب حکم خدا کی اس امر سی کہ وہ گرہی کوئین میں یا کہ گری اوسپر کوئی دیوار یا یہ کہ پہونچی اسکو
کوئی بلا او سوقت تک کہ پہونچا شدائد اور بلا کا کہ بقضا و قدر الٰہی مقدر ہوا ہی برابر محو
محافظ ماثر رہتی ہیں اور وہ حفظہ چار فرشتی ہیں دو فرشتی شب کو محافظت کرتی ہیں اور
دو دنکو اور پیوستہ عقب اوس شخص میں رہتی ہیں اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اس آیہ میں ایک
موضع میں کہ وہ من امر الله ہی تغیر اور تحریف واقع ہوی ہی قولہ اِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوْمٍ تفسیر عیاشی میں حضرت صادق سی مروی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پدر بزرگوار
میری فرماتی تھی ہر ستیکہ حق سبحانہ تعالی نی حکم حتمی فرمایا ہی کہ جو نعمت کہ ہمنی اپنی بندہ کو
دی ہی سلب اوس نعمت کا اوس شخص سی نہیں کرتا ہیں تا اینکہ وہ بندہ کسی معاصی میں مشغول ہو کہ بوسیلہ او
لائق سلب نعمت کا ہوا اور بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ یہی معنی قول حق تعالی کی کہ اِنَّ اللهَ
لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ اور قرب الاسناد میں حضرت امام رضا علیہ السلام
مروی ہی کہ قدریہ ساتھ اس آیہ کی استدلال کرتی ہیں کہ بندی افعال اپنی میں مستقل ہی حالانکہ
اسطرح نہیں ہی اسواسطی کہ حق تعالی بعد اس آیہ کی فرماتا ہی وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ
مترجم کہتا ہی کہ بعضی خبروں سی معلوم ہوتا ہی کہ نہیں تغیر دیتا ہی حق تعالی کسی حال کو ... جب تک
کہ تغیر دیں وہ قوم اوس خبر کو کہ جو بیچ نفسہا اونکی ہی چنانچہ خلاصۃ المنہج میں ایک خبر
وارد ہوئی ہی کہ وہ دلالت اسپر کرتی ہی اور وہ خبر یہ ہی کہ جسوقت تحریم خمر کی

ہو کہ ہوی جناب نبی صلی الله علیہ وآلہ کو کہ میں کو چھپائی ہی یہ حکایت ہی کہ ایک جوان انصاری کو
دیکھا کہ آتا ہی سر پر ایک شیشہ شراب کا لئی ہوی ہر گاہ کہ جناب صلی الله علیہ وآلہ کو اون کی نگاہ
متغیر ہوا اور ڈرا اور دل میں اون کی رحمت الٰہی التماس کی کہ اگر یہ وہی شخص سری کرتی ہی بار دیگر
معصیت کو عمل میں نہ لاوی گا میں ساتھ ... آنحضرت تھا اسکو تو مشغول ہو چکا اور سلام کیا جناب
نبی کی پوچھا تیری سر پر کیا ہی اوس کی رحمت خوف کہا کہ سرکہ ہی جناب نی فرمایا کہ لا ...
گردن میں ... کا اور دست ... آیہ کو سری ... اور تھوڑا سا دست مبارک میں لیا
اور حضرت نی اوسی چکہا کہ وہ سرکہ پاکیزہ تھا وہ شخص متعجب کیا اور عرض کی ... یا رسول
صلی الله علیہ وآلہ قسم ہی اوس خدا کی کہ تجھکو حق کلمہ بھیجا ہی کہ یہ شراب تہا ... میں نی اپنی
نی فرمایا کہ درست ہی لیکن جسوقت کہ تو نی مجھی دیکھا اور میں تو نی توبہ نصوح کیا اور اپنی خدا سی عہد کیا
کہ کبھی تو رسوا نکری ... حق تعالی نی بصدق نیت تیری شراب کو سرکہ کیا اور اسکی بعد
حضرت نی اس آیہ کو تلاوت فرمایا اِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ الى قولہ وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ
الآیہ ثقال جمع ثقیلہ کی ہی اور وجہ صفت الٰہی ثقال کی سحاب سی یہ ہی کہ سحاب اسم جنس ہی
بمعنی جمع کی قولہ خَوْفًا وَطَمَعًا یعنی واسطی ڈرانی ایک جماعت کی نزول صاعقہ سی کہ برق
کی ساتھ ہوا اور واسطی طمع ایک دوسری گروہ کی ... ہی کہ بسبب اوسکی خلاصی قحط سی ... میں
اسکی خوفا و طمعا مفعول لہ ہیں ... اور فاعل مفعول لہ اور فاعل فعل مفعول لہ ایک ہی کہ
حق سبحانہ تعالی ہی اور اگر خوفا و طمعا کو حال ... جاوی ... مضاف ... ہو جاتی ہی
تقدیر یہ ہی ارادہ خوف اور طمع یعنی دکھلاتا ہی خدا انکو برق واسطی ارادہ کرنی خدا کی ... ڈرانی
ایک جماعت کو اور طمع میں ڈالنا جماعت دیگر کا اور عیون اخبار الرضا میں وہی ... مراد ہو

خوف مسافر ہی باران سی اور طمع سی طمع مقیم کی کہ وہ بارانسی سے کہی نمو زراعت اور اشجار کی قولہ
ویسبح الرعد بحمدہ اور تسبیح کرتا رعد سی سبحان اللہ والحمد للہ ہی اور علی بن ابراہیم
نی لکہا ہی کہ رعد ایک فرشتے کا ہی کہ ابر کو لیجاتا ہی اور روایت ابن عباس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم
رعد تازیانہ ہی آتشین کہ جسوقت وہ کہ لیجاتا ہی ابر کو بنابر فرشتہ ہونی رعد کی معنی تسبیح از
آنکی بی تکلف ہوتی ہین اور درصورتیکہ معنی عدمی آواز فرشتہ ہو تکلف اور تاویل لازم آتی ہی
تاویل اسکی یہہ ہی یسبح سامعو الرعد یعنی تسبیح کرتی ہین سننی والی رعد کی درحالیکہ تکبیر
تحمید مین اور ایک روایت مین آیا ہی جسوقت کہ پیغمبر خدا آواز رعد سنتی تہی تو فرماتی تہی سبحان
اللہ من یسبح الرعد بحمدہ قولہ ویرسل الصواعق احادیث اہل بیت علیہم السلام
مین منکثر الورود ہی جو شخص کہ ذاکر ہو صاعقہ اوسکو نہین پہونچتا ہی برید عجلی کہتا ہی کہ مین نی
حضرت صادق علیہ السلام سی سوال کیا مین کہ ذاکر کون ہی فرمایا کہ جو شخص سو آیت
قرآن تلاوت کری اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا
جو کوئی کہ نوافل مین سورہ اذا زلزلت الارض تلاوت کری نہین پہونچتا اوسکو زلزلہ اور صاعقہ
اور نہین مرتا ہی بسبب آفتی آفات دنیوی سی قولہ شدید المحال مروی ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک جماعت کو نزدیک ایک شخص کی کہ معاندان مشرکان عرب سے تہا
بہیجا تا با اسلام اوسکو دعوت کرین ہر گاہ کہ اوسکو دعوت کیا کہا اوسنی کہو تم کہ خدای محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ کس جنس سی ہی مرواریدی ہی یا یاقوت سی طلائی ہی یا نقرئی کہا اونہون نی کہ خدا کسی شی
کی مانند ہی کسی کو سزاوار نہین ہی کہ اللہ کو تشبیہ کسی چیز سی کری پہر ... جماعت نزدیک رسول کی
آئی اور آگاہ کیا گفتار اوسکی سی جناب نبی نی فرمایا کہ بار دیگر اوسکا دعوت کرو اس مرتبہ

بہی اوسنی کہا تا وقتیکہ خدای محمد کو جنس کی حقیقت بیان نکرین ما قبول دعوت نکرین گی اس گفتار کو بھی
سو قف عرض میں پہونچایا حضرت نے فرمایا کہ بار سوم پہر اوسکی دعوت کرو تا جماعت آئے اوسنے تمام
اس مرتبہ بہی وہی گفتگو کی فی الحال سحاب قہر الہی سی صاعقہ ظاہر ہوا اور اوسکو جلایا اور یہ آیہ
نازل ہوئی اور معنی محال کی مجمع البحرین میں شدید العقوبات و نکال کی لکہی ہین اور بعضون نی لکہا ہی
محال مشتق مماحلہ سی ہی بمعنی مکر و عداوت کی ... ہین لیکن کل یعلمان جسوقت ... مکر اور
کید مین اوسکو لاوی قولہ لہ دعوۃ الحق مراد دعوت حق سی دعوت مجابہ ہی ... یعنی کہ جو
اوسکو دعا کرین اجابت کرتا ہی اگر مصلحت جانتا ہی اور ... اسکی مابعد ہی والذین یدعون من دونہ
اہ یا مراد دعا حق سی وہ دعا ہی سزاوار ہی کہ اوس طرح سی دعوت کیا جائی اور بعضون نی لکہا ہی کہ
حق سی مراد حق تعالی ہی اور دعا کہ طرف اوسکی ہی وہ دعای حق ہی قولہ والذین یدعون
اہ ممکن ہی کہ مراد الذین سی اصنام ہون تقدیر الاصنام الذین یدعوہم المشرکون من دونہ
یعنی اسی اصنام کہ بلاتی ہین اونکو مشرک اسیطرح بس حذف کیا گیا راجع کہ وہ ضمیر ہم کی ہی اور باقی
اسکے اسطرح سی ہی المشرکون الذین یدعون الاصنام ... کیا گیا مفعول بسبب
اصنام واسطی دلالت کرنی من دونہ کی اوپر اسی مفعول کی قولہ اصال جمع اصیل کی ہی
اور وہ مابین عصر اور مغرب کے اور تخصیص ان دونو وقتونسی اس جہت سی ہی کہ ظلال انہی دو
وقتون مین بزرگ ہوتا ہی علی بن ابراہیم نی امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل
سموات وہ لوگ کہ جو بغیر سجدہ کرتی ہین ملائکہ ہین اور وہ لوگ کہ جو زمین پر ہین اور سجدہ
کرتی ہین وہ مین کہ جو اسلام مین پیدا ہوئی اور اہل عرب وہ لوگ کہ بسبب کراہت کی سجدہ
وہ جماعت ہین کہ بجبر اونکو با احاطہ اسلام لائی ہون اور وہ لوگ کہ سجدہ نہین کرتی ہین مانند کفار

اور مشرکین کی ہین کہ سایہ انکی خدای تعالی کو سجدہ کرتی ہین صبح کو اور عشا کو اور محل
ہی کہ مراد اس عبارت سے یہہ ہو کہ کافر کہ بدل سجدہ حق تعالی کو نہین کرتی ہین ظلال انکی
سجدہ کرتی ہین اور مراد ظلال سی ابدان انکی ہین کہ وقت نزول مصائب اور حوادث
کی سجدہ خدای تعالی کرتی ہین اور ہرگاہ کہ ابدان تابع ارواح ہین جس طرح سی ظل
تابع ذی ظل ہی ممکن ہی کہ ظل سی مراد ابدان ہون اور ابن انباری نی کہا ہی اور
یقین کہ حق تعالی ظلال کو اس قدر عقل اور ادراک عطا کری سجدہ رب اپنے کا کری اور
محتمل ہی کہ مراد سجود سی انقیاد ہو مجازا یا یہ معنی اگرچہ کفار فرمان بردار اوامر الہی
نہین ہین لیکن ظلال انکی منقاد امر الہی ہین کہ طول اور قصر انکی اطاعت سے ظاہر ہی

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ
کہہ تو ای محمد کون ہی پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا کہہ اسی محمد خدا ہی حق پیدا کرنیوالا ہی کہہ تو ای محمد آیا پس لیتی ہو تم
مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا
ورای خدا کے دوستان کہ نہین مالک ہین واسطی نفسون اپنی کی نفع اور نہ ضرر کے
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي
کہہ تو ای محمد کہ آیا برابر ہو سکتی ہین اندہے اور بینا آیا برابر ہو سکتی ہے
الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ
تاریکی اور روشنی بلکہ نہین کر دیا انہون نی واسطی خدا کی شریکان کہ پیدا کیا انہون نی مثل خلق اوس کی پس مشتبہ ہو
الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
خلق اوپر اونکی. کہہ تو ای محمد کہ خدا خالق تمام شی کا ہی کہ وہ یگانہ غالب ہے

رعد

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ
نازل کرتا ہی آسمان سی پانی کو پس ان ہوی نالی اون کی ساتھ اندازہ اپنی کی پس اوٹھایا
السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ
سیل نی کف بلند کو اور پیدا ہوتا ہی اوس چیز سی کہ جلاتی ہین لوگ اوسکو واسطی طلب کی بیچ آتش کی واسطی
حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ
زیور کی یا واسطی اوزار و آلات ظروف حرب وغیرہ کی کف اسکی کف آب کی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا حق کو
وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ
اور باطل کو پس لیکن کف پس جاتا رہتا ہی درحالیکہ جدا ہوی اور لیکن وہ چیز کہ نفع دیتی
النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ
لوگون کو پس رہ جاتا ہی بیچ زمین کے اسی طرح بیان کرتا ہی خدا
الْأَمْثَالَ ۝ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَى وَالَّذِينَ لَمْ
مثل کو واسطی اون لوگون کی کہ قبول کیا اونہون نی حکم رب اپنی کا ہی [illegible] اور وہ لوگ کہ نہین
يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ
قبول کیا اونہون نی حکم رب کو اگر ہو واسطی اونکی وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی سب اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی ہو
لَافْتَدَوْا بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ
البتہ فدیہ دی وی ساتھ اوسکی وی لوگ واسطی انکی ہی بدی حساب کی اور جای بازگشت انکی جہنم ہی اور برا جگہ ہی جہنم

قولہ تعالی ام جعلوا الخ ام منقطعہ ہی بمعنی بل جعلوا اور ہمزہ انکار ہی یعنی بلکہ نہین
کر دیا ان مشرکون نی واسطی خدا تعالی کی شرکا کہ یہہ صفت رکھتی ہون قولہ تعالی قل اللہ خالق

نصع

مخفی نرہی کہ مجیب وغیرہ ہم اللہ عموم اس آیہ سی استدلال کرتی ہین کہ افعال عباد مخلوق خدا تعالیٰ ہین جواب
اسکا یہ ہی کہ ہر گاہ ابتداء آیہ یعبو ہر باقی ہے یعنی یہ ہی کہ وہ عبادت کہ مشرکین اصنام کی کرتی ہین یہی مخلوق خدا
ہو پس یہ آیہ حجت مشرکین ہو گی حق تعالیٰ پر اسواسطی کہ اس کلام معکوس ہو تو کیونکر کہتی ہین خدا یا تو نی عبادت
اصنام ہم مین خلق کی پس کس طرح ہم سی توبیخ اور سرزنش ہوگی کہا ہی بنا بر اسکی کلام اس آیہ کا کہ توبیخ مشرکین
ہی باطل ہی پس مراد کل شی سی مخصوص آسمان زمین حیوانات و نباتات و جمادات و اصناف خلق جواہر
اور اعراض سی ہو گا سوای حرکات و افعال عباد کی اور معتزلہ نی اس آیہ کریمہ سی استدلال عدم صفات
الہی پر کرتی ہین اسطرح سی کہ اگر صفات خدای تعالیٰ زائد بر ذات ہوں محتاج خالق اور موجد ہونے
کی ہونگی اور خالق اونکا سوای حق تعالیٰ کی اور کوئی نہین ہو سکتا ہی بسبب عموم اس آیہ کی سو اسطی کہ
صفات خدا بھی داخل شی مین ہی اور اگر خدا تعالیٰ خالق اونکا ہو تسلسل لازم آتا ہی اس واسطی کہ بموجب
وجود اور حیات اور علم اور قدرت اور ارادہ کی ایجاد کسی چیز کا احاطہ امکان سی باہر ہی تتمہ
مذہب ائمہ کا یہ ہی کہ صفات الٰہیہ عین ذات ہین اور ممکن ہی کہ مراد عموم خالق کل شی سی یہ ہو کہ
خالق کل شی کا ہی بواسطہ یا بیواسطہ پس صورت مین اعتراض خلق افعال بندہ کا نکی اور لزوم ہونا حقیقی
لازم نہ آویگا قولہ اودیۃ آہ اودیہ جمع وادی ہی اور وادی اصل لغت مین جا ہی پست کو
کہتی ہین کہ جس مین کثرت سے پانی بہے اس آیہ مین مضاف محذوف ہی یعنی فسالت میاہ الاودیۃ
یعنی جاری ہوئی پانی نہرونکی بمقدار اپنی کمی اور زیادتی مین اوس قدر کہ حق جانتا ہی کہ نافع ہی
قولہ زبد مثلہ آہ یعنی طلا اور نقرہ اور مس اور فولاد سے کہ آگ و سے جلاتی ہین
بواسطہ بنانے زیور و آلات حرب وغیرہ کی ایک کف اور ایک میل مانند کف آب کی پیدا ہوتی بنا بر
اسکی کلمہ من کہ ما یوقدون مین ہی واسطی ابتدای غایت کی ہی کہ اس صورت مین معنی مثل ہی جو کہ

ہوتا ہی چنانچہ جمع الجوامع مین تصریح اسکی واقع ہوئی ہی اور ممکن ہی کہ من اسکی تبعیض کے
ہو یعنی پارہ اوس [illegible] کہ آگ و سے جلاتی ہین بواسطہ زیور یا ظروف یا آلات جنگ وغیرہ کے
ایک کف ہی مانند کف سیل کی قولہ الحق والباطل آیہ یعنی اسطرح بیان کرتا ہی حق تعالیٰ مثل
گروہ اہل حق اور باطل کی محصل اسکا یہ ہی کہ حق کو نفع پہنچانی مین اور ثابت رہنی مین تشبیہ دی آب
صاف اور طلا اور نقرہ خالص سی کہ لوگ اوس سی منتفع ہوتی ہین اور مدت دراز باقی رہتا ہے
[illegible] اور شہادت لاطائل کو تشبیہ دیا ہی ساتھ کف آب کی اور مثل فلزات سی کہ لوگ اوس سی
منتفع نہین ہوتی ہین اور نہ مدت کثیر تک رہتی ہی قولہ وبلغہ کم خیر الارض آہ علی بن
ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نی پہچانی ان امثال کی تحقیق مین ایکی کہا ہی یعنی خدا تعالیٰ نی حق کو ساتھ
جبرئیل بھیجا پس لیا اوس حق کو قلوب مومنین نی ساتھ خواہشون اپنی کی صاحبان تقوی زیادتی
یقین اپنی کی اور صاحبان شک نی بمقدار شک اپنی کی پس اوٹھایا ہی اور خواہش مومنان نے
بطلان کثیر کو اور زوائد کو کہ وہ زبد ہی مراد آب صافی سی حق ہی اور مراد اودیہ سی قلوب مومنین کی
محل رہتی اور اعتقاد ہی اور مراد سیل سی ہوا اور خواہش ہی کہ لوگو کو [illegible] خبر دیتی ہین آگ
مراد زبد اور خبث سی خلافت باطل ہی اور متاع حلیہ سی مراد حق ہی اس شخص نی کہ دار دنیا مین حق
اور خبث کو لیا نفع اوس سی نہین پایا ہی اسی طرح سی صاحب باطل روز قیامت نہین نفع پاتا ہی جو حق
قولہ للذین استجابوا معنی اس آیہ مین دو احتمال مین ایک یہ ہی کہ للذین متعلق یضرب اللہ
الامثال کا ہو اس صورت مین الحسنی صفت مفعول مطلق محذوف کی ہی یعنی استجابوا الاستجابۃ الحسنی
و [illegible] کیا اونہون نی ساتھ قبول کرنی نیک کی اور دوسرا یہ ہی کہ للذین استجابوا
کلام مستانف ہو بنا بر اسکی ممکن ہی للذین استجابوا مبتدا ہو اور الحسنی کہ معنی مثوبت حسنی کے

تھی اوسکی موافق عمل کی مجتنب ہے ... اون لوگوں کی ہی قولہ تعالیٰ سوء

الحساب مجمع البیان میں لکھا ہی کہ جناب صادق نے فرمایا ہی کہ سوء الحساب وہی ہی ...

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ إِنَّمَا

آیا پس وہ شخص کہ جانتا ہی بیشک وہ چیز کہ نازل کی گئی طرف تیری تیرے پروردگار کی ... مانند اوس شخص کی ہی کہ وہ نابینا ہی سوا اسکے نہیں

يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ

پند پکڑتے ہیں مگر صاحبان عقل — وہ لوگ کہ وفا کرتے ہیں ساتھ عہد خدا کی اور نہیں توڑتے

الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ

پیمان کو — اور وہ لوگ کہ وصل کرتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا خدا نے اسکا ... کہ ملائی جاوے اور ڈرتے ہیں

رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

رب اپنے کا اور خوف رکھتے ہیں بدی — حساب سے — اور وہ لوگ کہ صبر کیا اونہوں نے واسطے طلب رضامندی

رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ

رب اپنے کے اور قایم رکھتے ہیں نماز کو — اور خرچ کرتے ہیں وہ اوس چیز سے کہ روزی دی ہم نے اونکو چھپکے میں اور

عَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى

آشکارا — اور دفع کیا — ساتھ نیکی کے — بدی کو — انکی واسطے ہی انجام نیک

الدَّارِ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ

آخرت کا — باغات میں ہمیشہ رہنے کی کہ داخل ہونگے اوسمیں وہ لوگ اور جو لوگ کہ نیک ہیں باپوں اونکے سے

وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ

اور بیبیاں اونکی سے — اور فرزندان اونکی سے اور فرشتے آویں گے اوپر اونکے

عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ

ہر ایک دروازے سے کہ سلام ہو اوپر تمہارے بسبب صبر کی ... پس کیا اچھا ہی

عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

سرانجام آخرت کا — اور وہ لوگ کہ توڑتے ہیں — پیمان خدا کو بعد محکم کرنے اوسکی کے

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

اور قطع کرتے ہیں اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی خدا نے ساتھ اوسکی کہ پیوند کیا جاوے اور فساد کرتے ہیں — بیچ زمین کے

أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

اونکی واسطے ہی لعنت اور واسطے اونکی ہی بدی آخرت کی — خدا کھولتا ہی روزی کو

لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ

واسطے اوس شخص کی کہ چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی اور خوش ہوئے وہ ساتھ زندگانی دنیا کی اور نہیں ہی زندگانی

الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ۝ ع

دنیا بیچ آخرت کے — مگر مایہ قلیل

قولہ تعالیٰ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ تفسیر علی بن ابراہیم میں لکھا ہی کہ ابو الحسن نے فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی حق آل محمد میں بابت ولایت امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی قولہ تعالیٰ يَصِلُونَ اصول کافی میں حضرت صادق سے مروی ہی کہ یہ آیہ صلہ رحم آل محمد اور صلہ رحم کل مومنین میں نازل ہوئی ہی اور مجمع البیان میں لکھا ہی کہ ولید بن ابان نے ابی الحسن الرضا سے نقل کی ہی عرض کی ... کہ حق تعالیٰ اس آیہ میں فرماتا ہی قولہ تعالیٰ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ علی بن ابراہیم نے حضرت صادق

علیہ السلام روایت کی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت علی مرتضی سی فرمایا کہ ای علی
ہر گاہ کہ تو کار بد کرے بعد اوسکی کار نیک بجا لا تا وہ کار نیک محو کرے اوس بد کو لازم ہی
اوپر تیرے کار ہای خوب اسواسطے کہ کار نیک دفع کرتا ہی تمام بدیکو اور یہہ فرمانا حضرت رسالت
واسطے مرتضی کی اس جہت سی نہ تہا کہ اوسی کار بد ہوتا تہا یہہ قول بواسطہ تادیب غیرونکی تہا بلکہ
موید اسکی وہ حدیث ہی کہ علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکروز امیر المومنین
علیہ السلام متوجہ طرف حضرت رسالت پناہ کی ہوئی اوس ہنگام میں کہ وہ حضرت رسالت
دوش عباس پر تکیہ کئی تہی ہر گاہ امیر المومنین نزدیک پہونچی حضرت رسالت پناہ نی دلکو خوب
لی لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا بعد اسکی عباس نی امیر المومنین کو سلام کیا اور آنحضرت نی جواب سلام
اسطرح پر دیا کہ جس سی تعظیم و تکریم نہ نکلتی تہی عباس غضبناک ہوئی اور کہا کہ ای رسول خدا علی
اکبر کو نہیں ترک کرتی حضرت نی فرمایا کہ ای عباس حق علی میں ایسی گفتگو نکر اسواسطے قبل اسکی جبرئیل سی
ملاقات ہوئی جبرئیل نی کہا کہ مجھسی اور اون دونو فرشتوں سی ملاقات ہوئی کہ معین مرتضی علی
پر ہیں اونہوں نی ... جسد تیسری علی متولد ہوئی ہیں اوسوقت تک صحیفہ اعمال ذکی میں عمل
نہیں لکہا ہی قولہ تعالی جنات عدن الخ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں ... بیت بلال کی
جنت میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روی ہی کہ جنت عدن وسط جنات میں ہی کہ حصار اوسکا یاقوت
سرخ سی ہی اور سنگریزی اوسکی مروارید ہیں اور کتاب خصال میں حضرت صادق سی روی ہی کہ جنات عدن ...
کہ بید قدرت حق تعالی نی اوسکو پیدا کیا ہی اور اصول کافی میں حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جناب رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی جو شخص کہ چاہی زندگی مثل زندگانی میری اور مری مثل مرنی میری
جنت عدن میں کہ بنایا ہی اسکو حق تعالی نی بدست قدرت اپنی پس چاہئی کہ تولی کری علی ابن ابیطالب کی اور ...

سی ثابت ہوتا ہی کہ جنت عدن ایک حصہ ہی بہشت میں نہ باغ اسکا نام رکہنا بطریق مجاز ہوگا مگر
کہ ہر گاہ محل اوسی ... کا جنت عدن بطریق تسمیہ حال باسم محل ہوگا اور کتاب ثواب الاعمال میں
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ طوبی ایک درخت ہی جنت عدن میں کہ بویا ہی اوسکو
پیغمبر نی بید قدرت خود نیا ... اسکی نام ... قولہ تعالی سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی نحن صبر وشیعتنا اصبر منا لانا
نعلم وصبروا علی ما لا یعلمون یعنی ہم صبر کرنیوالی ہیں اور شیعہ ہماری ...
... ہم سب سی اسواسطی کہ ہم صبر کرتی ہیں اوپر علم اور ... ہماری صبر کرتی ہیں
بغیر ... قولہ تعالی والذین ینقضون عہد اللہ تفسیر علی بن ابراہیم میں لکہا ہی والذین
ینقضون من بعد میثاقہ سی اعدای آل محمد مراد ہیں اور میثاق سی ...
لی اوسکو لیا تہا حق امیر المومنین علیہ السلام میں ... عالم ... ملائکہ ...
ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل ان اللہ
اور کہتی ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئی کیوں نہیں نازل کی جاتی اوپر ... آیہ جانب رب کی ... خدا
یضل من یشاء ویہدی الیہ من اناب ۝ الذین آمنوا
... جسکو کہ چاہتا ہی اور راہ دکہلاتا ہی ... شخص نی کہ رجوع کی ... وہ کہ ایمان لائی ...
وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن
اور مطمئن ہیں قلوب اونکی ... ساتہہ ذکر خدا کی آگاہ ہو ... کہ ساتہہ ذکر خدا کی مطمئن ہوتی ہیں
القلوب ۝ الذین آمنوا وعملوا الصالحات طوبی
لہم ... اون لوگوں کی کہ ایمان لائی ہیں اور عملہای نیک کئی اونہوں نی خوشی ... ہی

لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ○ كَذٰلِكَ أَرْسَلْنٰكَ فِي أُمَّةٍ

واسطے انکی [illegible] ہے آخر کے اسیطرحسے بھیجا ہمنے تجکو اے محمد بیچ ایک گروہ کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا

تحقیق گذری ہیں آگے اوسکے بہت سی امتیں تاکہ پڑھے تو اوپر اونکے اوس چیز کو کہ وحی کی ہمنے

إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

طرف تیری اور حالیکہ وہ انکار کرتے ہیں ساتھ خداے رحمن کے کہہ اے محمد وہی پروردگار میرا ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ○ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ

اوپر اوسکے توکل کیا ہے میں نے اور طرف اوسکی بازگشت ہے میری اور اگر بیشک ہوتا قرآن حرکت دی جاتی

بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ

بسبب اوسکے پہاڑ یا قطع کی جاتی بسبب اوسکے زمین یا سخن میں لائے جاتے بسبب اوسکے مردے تو بھی قرآن نہ ہوتا بلکہ

الْأَمْرُ جَمِيعًا أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَوْ يَشَاءُ

حکم سب کیا پس نہیں ناامید ہوئے وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کہ اگر چاہے

اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا

خدا ہر آئنہ ہدایت کرتا سب لوگونکو اور ہمیشہ ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے

تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ

پہنچتی ہے اونکو بسبب اوس چیز کی کہ کرتے ہیں مصیبت سخت یا نزول کرتی ہے بلا نزدیک گھرون اونکی کی

حَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ○ وَلَقَدِ

یہانتک کہ آوے وعدہ خدا کا موت یا قیامت یا فتح تحقیق خدا نہیں خلف وعدہ کرتا ہے اور البتہ تحقیق

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ

اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیے گئے رسول آگے تجھسے پس ڈھیل دی میں نے واسطے اون لوگون کے کہ

كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ○ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ

کافر ہوئے پھر پکڑ لیا میں نے اونکو عذاب میں پس کیونکر ہوا عذاب میرا آیا پس وہ شخص کہ نگہبان ہو

عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ

اوپر ہر جی کے ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتا ہے برابر بتون کے ہے اور گردانا اونہون نے واسطے خدا کے شریک کہہ اے محمد نام لو اونکا

أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ

آیا خبر دیتے ہو تم خدا کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں جانتا ہے وہ بیچ زمین کے ہے یا ساتھ ظاہر بات کے

بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ

بلکہ آراستہ کیا واسطے اون لوگونکے کہ کافر ہوئے مکر اونکا اور روکے گئے راہ خدا سے

وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ○ لَهُمْ عَذَابٌ فِي

اور جس شخص کو گمراہ کرے خدا پس نہیں ہے واسطے اوسکے ہدایت کرنے والا واسطے اونکے عذاب ہے بیچ

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ

زندگانی دنیا کی اور البتہ عذاب آخرت سخت تر ہے اور نہیں ہے واسطے اونکے عذاب خدا سے

مِنْ وَاقٍ ○ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي

کوئی بچانے والا صفت بہشت کی کہ وعدہ دیے گئے ہیں پرہیزگار [illegible] بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى

نیچے درختون کی اوسکے نہرین میوہ اوسکا ہمیشہ ہے اور سایہ اوسکا [illegible] عاقبت

الَّذِينَ اتَّقَوا وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ
اون لوگوں کی کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اور عاقبت کافروں کی آتش ہے اور ان لوگوں کو کہ دی ہمنے اونکو
الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ
کتاب خوش ہوتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی طرف تیری اور گروہوں سے وہ شخص ہے کہ
يُنْكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ
کہ انکار کرتا ہے بعض اوس قرآن کو کہہ تو اے محمد نہیں امر کیا گیا میں مگر یہ کہ عبادت کروں میں اللہ کی اور نہ شرک لاؤں میں ساتھ اوسکے
إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا
طرف اوسکی بلاتا ہوں میں اور طرف اوسکی بازگشت ہے میری اور اسیطرح سے نازل کیا ہمنے اوسکو کتاب محکم عربی
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ
اور ہر آئینہ اگر پیروی کرے تو اونکی خواہشوں کی پس بعد اسکے کہ آئی ساتھ تیرے دانائی سے نہوگا واسطے تیرے
مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ○
عذاب خدا سے کوئی یار مدد کرنیوالا اور نہ بچانے والا

قوله تعالى أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ الَّذِينَ آمَنُوا الخ تفسیر علی بن ابراہیم میں لکھا ہے کہ
الذین آمنوا سے مراد شیعہ ہیں اور ذکر اللہ سے امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہیں بنابر اسکی معنی
اس آیت کے یہہ ہیں کہ آرام پاتی ہیں دل ہے شیعیان ساتھ ولایت امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام
اور ممکن ہے ہرگاہ کہ قبول ولایت ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین موجب قرب الٰہی اور باعث
ذکر الٰہی ہے بنابر اسکی مذکر اسد تعالى یا قوله تعالى طُوبَىٰ لَهُمْ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ طوبی
درخت ہے بہشت میں کہ اصل اوسکی خانہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ میں ہے اور [illegible]

اور کوئی خانہ نہیں ہے کہ شاخ اوسکی وہاں نہو اور چشمہ سلسبیل اور کافور بھی اوسی درخت کی
جڑ سے جاری ہیں اور جمیع میوہ جات اور شگوفہ اوسمیں ہیں آور ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک شخص
نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا کہ طوبی کیا ہے فرمایا کہ نام درخت کا ہے
کہ سایہ اوسکا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل بہشت اوسکی شگوفوں سے نکلتی ہیں اور دوسری حدیث
میں منقول ہے کہ ہر برگ اوسکا سایہ ہر ایک خلائق پر ڈالتا ہے اور ایک فرشتہ اوس برگ پر [illegible]
[illegible] کرتا ہے آور وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اوسکو طوبی کہتے ہیں اگر
سوار تیز رفتار سو برس سایہ اوسکی میں چلا جائی اوس سے باہر نکل نہیں سکتا ہے اور [illegible]
سے ہی اور گل اوسکی مشک ہی اور پتا اوسکی [illegible] شہد و عبیر [illegible] اور [illegible]
ہی کہ وہ بیچ مجلس کے بیٹھی ہوتی [illegible] ساتھ [illegible] اور
الواح اونکی یاقوت سے [illegible] طلا [illegible] اور ان
ناقوں پر سوار ہونگی اور [illegible]
کہ وہ ہم اور [illegible] تفسیر [illegible] میں کلینی سے نقل کی ہے کہ ابو صالح [illegible]
[illegible] عباس سے نقل کی ہے کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ درخت طوبی خانہ علی بن ابیطالب علیہ السلام
میں ہے کہ سرای ہر مومن میں ایک شاخ اوسکی [illegible] اور حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام
سے مروی ہے کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے استفسار کیا گیا کہ [illegible] آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل درخت
گھر میں ہے اور شاخ اوسکی خانہائے اہل جنت میں ہیں آور ثانی فرمایا کہ [illegible] اصل اوسکی خانہ
علی بن ابی طالب میں ہے [illegible] فرمایا کہ گھر میرا اور علی کا بہشت میں
ایک ہے بنابر اسکے حدیث [illegible] ہیں کہ سایہ درخت طوبی اور میوہ اوسکا [illegible]

بی قوله تعالی بالرحمن اور یہ کاہ کہ مشرکو نسی کہتی تہی کہ سجدہ کرو رحمن کا کہا اونہوں نی کہ نہیں جانتے
ہم مگر رحمن یمامہ کے مسیلمہ کذاب ہی اور سوای اوسکی رحمان کون ہی اللہ [illegible] نی اونکی جواب میں کہا
قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلٰهَ [illegible] قوله تعالی وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ ہر گاہ کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کفار
مکہ کو دعوت باسلام کرتی تہی کہتی تہی کہ ہم اوس وقت ایمان لاوینگی کہ بسبب برکت اس قرآن کی پہاڑ
مکہ سی دور جاویں تا ہم تنگی ارض مکہ سی خلاصی پاویں اور زراعت کریں ہم اور بعضی اموات ہمارے
بی برکت اس قرآن کی زندہ ہوں تا حقیقت [illegible] بی دریافت کریں ہم لہذا حق تعالی [illegible]
یہہ آیت نازل کی وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ یعنی اگر ہوتا عالم میں ایسا قرآن کہ برکت اور
تلاوت اوسکی سی حرکت دیجاتی پہاڑ یا قطع کیجاتی بسبب اوسکی زمین یا بولتی بسبب اوسکی مردے تو
یہہ قرآن مقبول اونکی ہوتا بنابر اسکی جواب محذوف ہی اور ممکن ہی کہ جواب کا یہہ ہو کہ [illegible]
وہ کفار ایمان اوس ہنگام میں بہی لاتی قوله تعالی أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ قرارت ائمہ علیہم السلام میں أَفَلَمْ
يَتَبَيَّنِ ہی ابن عباس سی مروی ہی کہ أَفَلَمْ يَيْأَسْ فَلَمْ يَتَبَيَّنْ تہا کاتب نے بسبب شتابی
کی أَفَلَمْ يَيْأَسْ لکہا ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ أَفَلَمْ يَيْأَسِ معنی فَلَمْ يَعْلَمْ کی ہی ایک قوم
قبیلہ نخع [illegible] فَلَمْ يَعْلَمْ کی أَفَلَمْ يَيْأَسِ بولتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اطلاق [illegible] علم پر ہو سکتا ہی
اس جہت سی کہ یاس علم کو لازم ہی اس واسطی کہ مایوس کسی چیز سی عالم ہو کا فقدان اوس چیز سی اور بنا پر تفسیر
کی معنی اسطرحسی ہیں کہ آیا ظاہر نہیں ہوا اور بیان نہیں ہوا اور نہ جانا اون لوگوں نی کہ ایمان لائی ہیں اسباتکو
کہ اگر خدا چاہتا ہر آئینہ ہدایت کرتا جمیع مردمان کو لیکن مکلف کیا ہی بقدر عقل و استحقاق اونکی
ثواب یا عقاب پاویں اور اگر [illegible] بہی خود ہو معنی آیہ کی اسطرحسی ہونگی کہ آیا ناامید نہیں ہوی
مومنین ایمان معاندین کفر [illegible] ہای کہ نا امید ہوں یہاں تک کہ وہ جاہلیت [illegible]

حقیقتاً چاہتا سب کو [illegible] مسلمان [illegible] توفیق ایمان کی عطا کرتا لیکن ہر گاہ جبر منافی تکلیف
اس جہت سی حق تعالی نی جبر نہیں کیا اور وہ معاندین حالت کفر میں باقی رہیں کی قوله تعالی أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ
الخ یعنی وہ خدا نگاہ رکہنی والا ہی اور مدبر عالمیان ہی [illegible] اونکی کا برابر نہیں ہی اون
شرکاسی کہ جن میں یہہ اوصاف نہیں ہیں بنابر اسکی خبر أَفَمَنْ ہو کی كَمَنْ لَيْسَ كَذٰلِكَ
ہی کہ وہ محذوف ہی اور محتمل ہی کہ خبر لَمْ يُوَحِّدُوهُ محذوف ہو اس صورت میں وَجَعَلُوا لِلّٰهِ
عطف اسپر ہوگا اور تقدیر اوسکی اسطرحسی ہی أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
لَمْ يُوَحِّدُوهُ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ قوله تعالی أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ اور حاصل اس آیت کا
یہہ ہی کہ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کہ ہم او رو وصف ان کرو تم ان شریکوں کا ساتہ ایسی صفات
اور اوصاف کہ لائق اونکی ہوا اور دیکہو تم کہ یہہ لیاقت شرکت اور عبادت کی رکہتی ہیں یا نہیں
بلکہ آیا تم خبر دیتی ہو ساتہ ایسی چیز کی کہ نہیں جانتا ہی خدا اوسکو کہ وہ چیز بیچ زمین کی ہی اسواسطی
کہ تم خبر شریک ہونے کی دیتی ہو حال آنکہ شریک حق تعالی موجود نہیں ہی اور [illegible] اوسکی جملہ محالات سی ہی یا
شریک کرنا بتونکا ظاہر گفتگو میں کرتی ہو اور باطن میں جانتی ہو کہ محال ہی [illegible] تم کہتی ہو [illegible]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
اور تحقیق کہ بہیجا ہمنی رسولوں کو آگی تجہسی اور کردانا ہمنی واسطی اونکی
أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ
زنان اور فرزندان کو اور نہیں چاہیے واسطی رسول کی یہہ کہ لاوے کوئی معجزہ
إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ
مگر ساتہ اذن خدا کی واسطی ہر وقت کی ایک نوشتہ ہی [illegible] کرتا ہی خدا جس چیز کو چاہتا ہی اور [illegible]

وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

اور نزدیک اسکی اصل کتاب ہے اور اگر دکھلاوین ہم تجکو بعض اوس چیز کو

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا

کہ وعدہ کیا ہے ہم نے اونکا یا وفات دیوین ہم تجکو پس تحقیق اوپر تیرے مگر پہونچانا احکام کا اور اوپر ہمارے

الْحِسَابُ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ

حساب ہے کیا نہین دیکھتے ہین کافران کہ تحقیق کہ ہم آتی ہین یعنی حکم ہمارا آتا ہے زمین پر کم کرتی ہین ہم

اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ

اوسکے اطراف زمین کا اور خدا حکم کرتا ہی نہیں ہے رد کرنے والا کوئی حکم اوسکی کو اور وہ جلد کرنیوالا

الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ

حساب کا ہی اور تحقیق کہ مکر کیا اون لوگون نے کہ اگلے اون سے تھے پس واسطے خدا کے جزاے مکر کی ہی

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ

جانتا ہے اوس چیز کو کہ کسب کرتا ہی ہر نفس اور قریب ہے کہ جانینگے کفار واسطے کس شخص کے

عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ

نیکی آخرت کی ہی اور کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے نہین ہی تو رسول

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

کہہ تو اے محمد کافی ہی خدا از روے گواہی کی درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے ہے علم قرآن

قولہ وفی ذریۃ الخ جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ بعد قرائت اس آیہ کی فرمایا نحن

ذریۃ رسول اللہ یعنی پس ہم ہین ذریہ رسول اللہ کی مین اور بھی مروی ہی کہ نہی رسول اللہ

رسول اللہ صلعم تھے مانند انبیاء سابق کی حق سبحانہ تعالیٰ نے کردیا تھا واسطے رسول اللہ کی مساوات

انبیاء سابق کی کردیا تھا ازواج اور فرزندان وغیرہ سے پس طبیعت ہوئی کسی کسی سے کہ رسول اللہ کی کہ مسلمان

مسلمان ہوئے ساتھ پیغمبر خدا کی مجالس تفسیر مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے

فی جملہ جیسے کہ انبیاء سابق کو ازواج اور ذریات دی تھی اسی طرح کی حضرت رسالت کو ازواج

اور ذریت عطا کی پس ہم ذریت اونکی مین آخر اسد لاحزنا شمل ما اجری محمد صلعم لاولنا جاری کیا اول

وسطی آخر ہمارے کی مثل اوس چیز کی کہ جاری کیا اسنے واسطے اول ہمارے کی تفسیر عیاشی مین امام حسین سے

مروی ہی کہ ہم ذریت رسول خدا ہین اور لوگ عداوت ہمین کرتی ہی مگر یہ ہی باطل ہیں وہ سب

کی کہ ہمکو ساتھ پیغمبر کے ہی قولہ ام الکتاب الخ مراد ام الکتاب سے لوح محفوظ ہی کہ محو

اثبات سے بری ہی تفسیر علی ابن ابراہیم مین حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ ہر سال شب قدر

ہوتی ہی ملائکہ اور جبرئیل اور کاتبان اعمال نازل ہوتے ہین آسمان دنیا پر نزول کرتی ہین

پس لکھتی ہین جو کچھ کہ اوس سال مین بقضاے الٰہی ظاہر ہوگا اور جس وقت کہ حق تعالیٰ چاہتا ہے

کسی چیز کو مقدم کرے یا موخر کرے یا نقص کی علم کرتا ہے فرشتی کو محو کا جس چیز کو کہ چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے جسکو

چاہتا ہی اور کہتا ہی کہ بعد اس حدیث کی حضرت سے پوچھا کہ آیا جمیع اشیا کا علم حق تعالیٰ مین ثابت

نہین ہی حضرت نے فرمایا آری ثابت ہی پس کہا کہ کیا چیز بعد اسکی خدا ثابت کرتا ہی حضرت نے

جواب مین فرمایا کہ سبحان اللہ بعد اسکی بھی حادث کرتا ہی خدا جس چیز کو کہ چاہتا ہی تفسیر عیاشی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے جس وقت مخلوقات کو

مقصود تھی ذریت حضرت آدم کو دکھلائی اسماء انبیاء اور عمر انکی آدم پر عرض کی اور ہر ایک کی عمر داود

پیغمبر کی بس کی معلوم ہوئی عرض کی کہ بار خدایا عمر پیغمبر کی اسقدر دراز او عمر داود کی اسقدر کم

آیا اگر مین کچھ ابھی عمر سے اوسکو دون پس قبض کر کیا تو رجوع کی کہ [illegible] آدم کی عمر سے ساٹھ
برس دیکی ہین حق تعالی نے ثابت رکھی وہ محو ہوا اود کی عمر ستر برس [illegible] حق تعالی کی ہیبت
نہ تھی اور محو کی عمر آدم [illegible] برس کہ وہ نزدیک حقتعالی کی ثابت تھی یہہ ہی معنی قول
حق تعالی یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ امام نے فرمایا کہ ایک
مرتبہ آدم کی ملک الموت نے چاہا کہ قبض روح انکی کرے آدم نے کہا کہ ابھی تیس برس میری عمر کے باقی
ہین ملک الموت نے کہا کہ وہ تمنے اپنی فرزند کو بخشی ہین اور اس بخشش کو حق تعالی نے [illegible]
ہی اوسی روز بندونکو حکم کیا ہی کہ معاملون مین کاغذ لکہو کہ عند الحاجت سند ہو اور انکار اوسکا
نکر سکین مروی ہے کہ دو کتابین ہین سوای ام الکتاب کی کہ اونمین محو اور اثبات ہوتا ہی اور
لیکن جو کچھ ام الکتاب مین ہے محو نہین ہوتی اور کتاب قرب الاسناد مین ابو الحسن الرضا سے مروی
ہی کہ حضرت صادق اور امام محمد باقر اور امام زین العابدین اور حسنین علیہم السلام نے فرمایا ہی کہ اگر
یہ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ نہوتا ہر آینہ ہم خبر دیتے تمکو جو کچھ کہ قیامت تک ہونا ہے تنبیہ
معلوم ہو کہ ہم نہو در صورتیکہ کل ما یکون الی القیمة علم الہی مین ہی پس معنی محو و اثبات بجا ہونے مین
اسواسطے [illegible] اثبات بنا بر اعلم خدا کی ہین کہ بمقتضائی مصلحت [illegible] ایک حکم
کرتا ہی اور وقت دیگر مین محو اسکا مثل اسکی کہ حق تعالی ایک اجل کو واسطے ایک بندی کی لکھتا ہے
ہر گاہ کہ وہ بندہ دعا کرتا ہی یا صدقہ دیتا ہی یا کوئی طاعت بجا لاتا ہے اور مصلحت مقتضائی زیادہ عمر
اوسکی کی ہوتی ہی پس اوس اجل مکتوب کو حق تعالی محو کرتا ہی اور بجای اوسکی زیادہ کو ثبت کرتا ہے
اور یا بعضی احکام شرایع کو [illegible] نی کی نسخ کرتا ہی اور حکم دیگر کو ثابت کرتا ہی حق تعالی [illegible]
حفظ سی اوپر [illegible] کو کہ خبر اوس [illegible] نہین ہوتی اور یہی محو اور اثبات بنا بر اسکی ہی [illegible]

ابراہیم

کہ علم مین جمیع امور [illegible] ہی پس مجبوریت حق تعالی کی لازم آتی ہی لیکن حق تعالی نے یہہ نازل
کی کہ ہمکو اب بھی طاقت محو و اثبات کی ہی وجود اس امر کی کہ علم تابع معلوم کے اور یہ معلوم تابع علم
ہین در حقیقت علم اشیا باعث مجبوری کا نہین ہوتا ہی قوله تعالی وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ مجمع البیان
مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اونحضرت نے دست مبارک اپنی سینہ پر رکھکر
فرمایا کہ عِنْدَنَا وَاللّٰهِ عِلْمُ الْکِتَابِ کلا اور کتاب احتجاج مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہی
[illegible] جو عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ یعنی مراد ہم ہین علم الکتاب سے اور مجمع البیان مین لکہا کہ ذات [illegible]
[illegible] علیہم السلام اور [illegible] علی علیہ السلام علم الکتاب [illegible]
[illegible] اور درمیان [illegible] نزدیک حق تعالی [illegible] قرآن [illegible]
میم اور وال ہی [illegible] کتاب کا اور تفسیر مین لکہا ہی کہ حضرت رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مراد من عندہ علم الکتاب سی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین

سورۃ ابراہیم مکیہ [illegible] آیاتہا [illegible] کلماتہا [illegible] حروفہا [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

مین خدا ہی ہون [illegible] یہ کتاب ہی [illegible] تاکہ نکالی تو لوگونکو تاریکی کفر سے

اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ اللّٰهِ

[illegible] روشنی ایمان کی بحکم توفیق پروردگار اونکی کی طرف راہ غالب ستودہ خدا کی

الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَوَیْلٌ

[illegible] خدا کہ واسطے اوسکی ہی [illegible] آسمانونکی ہی اور [illegible] زمین کی [illegible]

لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۞ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ

واسطی کافرونکی عذاب سخت سی جیسی وہ کافر کہ دوست رکہتی ہین

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور باز رکہتی ہین لوگونکو راہ خدا سے

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۞ وَمَآ

اور طلب کرتی ہین زندگی دنیا کو از راہ کجی کی یہہ گروہ بیچ گمراہی دور و دراز کے ہین اور نہین

اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

بہیجا ہمنے کسی پیغمبر کو مگر ساتہ زبان قوم اوسکی کی تاکہ بیان کرے واسطے اونکی

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پس ترک کرتا ہی خدا جس شخص کو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہے اور وہ خدا غالب ہے

الْحَكِيْمُ ۞ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ

حکیم ہی اور ہر آئینہ تحقیق کہ بہیجا ہمنے موسی کو ساتہ معجزات اپنے کے کہ یہہ کہ نکال تو

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ

قوم اپنی کو تاریکی کفر سی طرف روشنی نور کی اور پند دی اونکو ساتہ روزہاء خدا کی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۞ وَاِذْ قَالَ

در ستیکہ بیچ اس پند کی ہر آئینہ دلالتین ہین واسطی ہر صبر کنندہ شکر کرنیوالی کی اور یاد کر جسوقت کہ کہا

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

موسی نے واسطی قوم اپنی کی یاد کرو تم نعمت خدا کو کہ اوپر تمہارے ہی ہر گاہ کہ نجات دی تمکو

ع

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ

قوم فرعون سے کہ پہنچاتی تہی تمکو بدی عذاب کی اور ذبح کرتی تہی

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۞

فرزندان تمہارے کو اور زندہ رکہتی تہی عورات تمہاری کو اور بیچ اسکی آزمایش تہی جانب پروردگار تمہاری کی بزرگ

ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص سورہ ابراہیم علیہ السلام اور سورہ

حجر کو ہر نماز جمعہ مین پڑہی درویشی اور دیوانگی اور بلا اوسکو نہین ہوگی باذن

ربہم مراد اذن سی حکم پروردگار ہی اور حاصل اس کا یہہ ہے کہ ناچار کرے

تو لوگون کو تاریکیہای کفر ہی اور نفاق سی بسبب روشنی ایمان کی ساتہ حکم پروردگار

اون کی کی طرف راہ خداوند غالب کی کہ تعریف اوسکی مشہور ہے اور مراد

صراط عزیز سی راہ اسلام ہے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

اور یاد کرو تم ای بنی اسرائیل جسوقت کہ آگاہ کیا پروردگار تمہارے نے ہر آئینہ اگر شکر کرو تم نعمت زیادہ کرونگا مین در سبیل نعمت اپنی کو اور اگر کفران کرو تم

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۞ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ

در ستیکہ عذاب میرا ہر آئینہ سخت ہی اور کہا موسی نے اگر کفران نعمت کرو تم تم

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۞ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

اور وہ شخص کہ بیچ زمین کے ہین سب پس در ستیکہ خدا ہر آئینہ بی نیاز اور ستودہ ہے آیا نہین آئی تمکو

نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۞ وَالَّذِيْنَ

خبر اون لوگونکی کہ آگی تمہارے تہی قوم نوح اور عاد اور ثمود کی اور وہ لوگ

مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
کو بعد اونکی ہی نہیں جانتا اونکو مگر خدا آئی اونکو پیغمبران اونکی

بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا
ساتھ معجزات کی پس پھیرا اونہوں نے ہاتھوں اپنی کو بیچ منہ اپنی کی اور کہا اونہوں نے ہمنے انکار کیا

بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ
ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکی اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہیں اوس چیز سے کہ بلاتے ہو ہمکو طرف اوسکی شک میں ڈالنے والا

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
کہا پیغمبران اونکی نی آیا بیچ خدا کی شک ہی ایسا خدا کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو

يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
بلاتا ہی خدا تمکو واسطے تاکہ بخشے واسطے تمہارے گناہان تمہارے کو اور تاخیر میں ڈالے تمکو اجل

مُسَمًّى قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ
مقرر تک کہا اونہوں نے نہیں ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے چاہتے ہو تم یہ کہ

تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ
باز رکھو ہمکو اوس چیز سے کہ تھی عبادت کرتے پدران ہمارے پس لاؤ واسطے ہمارے ساتھ حجت روشن کے

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ
کہا واسطے اونکی پیغمبران اونکی نی نہیں ہیں ہم مگر آدمی مانند تمہارے اور لیکن خدا

يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ
منت رکھتا ہے اوپر جس شخص کے چاہتا ہے بندوں اپنے سی اور نہیں ہے واسطے ہمارے یہ کہ لاویں تمہارے پاس

بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ
معجزہ مگر ساتھ حکم خدا اور اوپر خدا کی پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ
اور کیا واسطے ہمارے یہ کہ نہ توکل کریں اوپر خدا کے حال آنکہ دکھلائی ہمکو راہ ہماری اور البتہ صبر کرینگے ہم

ع عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ
اوپر اوس چیز کے کہ ایذا دیتی ہو ہمکو اور اوپر خدا کے پس چاہیے کہ توکل کریں توکل کرنیوالے قولہ

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ آیا نہیں آئی تمکو یہ سرگذشت یعنی
بجا لانا شتابی کی ہی یعنی البتہ خبر آئی اونکی جو لوگ پہلی تمہارے تھے گروہ نوح اور قبیلہ عاد اور
قبائل ثمود کی اور خبر اونکی جو بعد اونکی تھے کہ نہیں جانتا شمار اونکا بسبب کثرت کے مگر خدا تعالی ابن
عباس سے نقل کی ہی کہ درمیان عدنان کہ نام ہی جد او رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور ابراہیم
علیہ السلام کی تیس قرن گذری کوئی خبر نہیں کہتا ہی مگر خدا تعالی آئی پیغمبران اونکی ساتھ
دلیلیں ظاہر ... کہ وہ کتاب خدا کی تھے یا معجزات اونکی پس پھیر لیتی تھی اپنی ہاتوں کو طرف اپنی منہ
میں یعنی غصہ سی اپنی ہاتوں کو بیچ دانت کے لیتی تھی اور کاٹتی تھی یہاں تک کہ تحقیق ہوتی غالب
ہوتا تھا اونکو یہی کہ تحقیق ہم منکر ہیں اونکے ساتھ اوس چیز کی کہ تم بھیجے گئے ہو ساتھ اوسکی اور تحقیق ہم
بیچ ... شبہ ... اوس چیز کے جسکی دعوت کرتی ہو تم طرف اوسکی توحید اور ایمان
شک ... اضطراب ... ہیں ... پیغمبران

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا
اور کہا اون لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے پیغمبران اپنی کے البتہ نکالینگے ہم تمکو زمین اپنی سے

أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

یا پھر آؤ تم بیچ دین ہمارے کی پس وحی کی طرف اونکی رب اونکی نے البتہ ہلاک کرینگے ہم

الظَّالِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَٰلِكَ

کافروں کو اور البتہ ساکن کرینگے ہم تمکو بیچ زمین کی بعد ہلاک اون کافروں کی یہ

لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ

واسطے اوس شخص کی ہی کہ خوف کری مقام کھڑے ہونے میرے سے اور خوف کری وعدہ عذاب میری سے اور فتح چاہی اونہوں نے اور نامراد ہوا

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ

ہر سرکش خلاف کرنیوالا پیچھے اوسکے جہنم ہے اور پلایا جاتا ہے پانی سے پیپ کا

صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ

نگلتا ہی اور حال یہ کہ تکلیف دیتا اوسکو تھوڑا تھوڑا اور نہیں قریب ہے کہ پی سکے اوسکو اور آتی ہے اوسکو موت ۝

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ

ہر جانب سے اور نہیں ہے وہ مردہ کہ آسائش ہو اور آگے اوسکی عذاب سخت ہی

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ

مثل اون لوگوں کی کہ کافر ہوے ساتھ رب اپنے کی اعمال اونکی مانند خاکستر کی ہیں کہ شدت چلی

بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا

اوس پر ہوا بیچ دن ہوا تند کے کہ نہیں قادر ہیں وہ کفار اوس چیز سے کہ کسب کیا اونہوں نے

عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

اوپر کسی چیز کے یہ وہی گمراہی دور ہے کیا نہیں جانتا تو اے محمد کہ بیشک خدا نے

خلق

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ

پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ساتھ حق کے اگر چاہے جانی ہلاک کرے تمکو اور لاوے

بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝ وَبَرَزُوا لِلَّهِ

خلق نو کو اور نہیں ہی یہہ اوپر خدا کی دشوار اور ظاہر ہونگی واسطی حکم خدا کے

جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

سب پس کہا ضعیفوں نے واسطی اون لوگوں کی کہ سرکشی کی بیشک تھی ہم واسطی تمہارے تابع پس آیا

أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ

تم ہو دفع کرنیوالے ہمسی کچھ عذاب خدا سے کسی چیز کو کہا متکبروں نے اگر ہدایت دیتا ہمکو خدا

ع لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ۝ وَقَالَ

البتہ ہم ہدایت کرتے تمکو برابر ہی اوپر ہمارے خواہ جزع کریں ہم یا صبر کریں نہیں ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ بھاگنے کی

لا یہدی یعنی قادر ہونگے کفار اوس چیز پر کہ کسب کیا تھا اونہوں نے دار دنیا میں عطا اور صلہ کفار

ثواب بنیاد دین کی سو جلی گئے اعمال اونکی بنا بر نیت قرب نہیں ہی کچھ ثواب و اجر عمل

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ

اور کہا شیطان نے جب کہ جاری کیا گیا حکم دخول بہشت کا بیشک خدا نے وعدہ دیا تھا تمکو وعدہ

الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ

سچ اور وعدہ دیا میں نے تمکو پس وعدہ خلافی کی میں نے تمکو اور نہیں ہی واسطی میرے

عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي

اوپر تمہارے کوئی تسلط اور غلبہ مگر یہہ کہ بلایا تمکو پس قبول کیا تمنے بات میری

فلا تلوموني ولوموا انفسكم ما انا بمصرخكم وما انتم

پس مت ملامت کرو تم مجھکو اور ملامت کرو تم نفسوں اپنی کو نہین ہون مین فریادرس تمہارا اور نہین ہو تم

بمصرخي اني كفرت بما اشركتمون من قبل ان الظالمين

فریادرس میرے در حقیقت مین بیزار ہوا بسبب اوس چیز کی کہ شریک کیا تمنی مجھکو آگے اس سے تحقیق ظالمونکی

لهم عذاب اليم ۝ وادخل الذين امنوا وعملوا الصالحات

واسطے انکے عذاب دردناک اور داخل کئی جاوینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کرتی ہین عملہائے نیک

جنات تجري من تحتها الانهار خالدين فيها

بیچ بہشتونکی کہ جاری ہوتی ہین نیچی درختونکی نہرین کہ ہمیشہ رہین گی بیچ اوسکی

باذن ربهم تحيتهم فيها سلام ۝ الم تر كيف

ساتھ حکم رب انکی کی تحیت ملائکہ کی اونکی بیچ جنات کی سلام ہوا کیا نہین دیکھا تونے کیسے

ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها

بیان کیا خدا نے مثل کو یعنی کردانا کلمہ طیب کو مانند درخت پاکیزہ کے کہ بیچ اوسکی

ثابت وفرعها في السماء ۝ تؤتي اكلها كل حين باذن

ثابت ہے اور شاخین اوسکی بیچ آسمان کی دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت مین ساتھ فرمان

ربها ويضرب الله الامثال للناس لعلهم يتذكرون ۝

رب کی اور بیان کرتا ہی خدا مثل کو واسطے لوگونکی شاید کہ وہ پند لین

ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من

اور مثل سخن زشت کی مانند درخت ناپاک کی ہی اوکھاڑا گیا ہو

فوق

ابراهيم

فوق الارض ما لها من قرار ۝ يثبت الله الذين

اوپر زمین کی کہ نہین ہے واسطے اوسکی ثبات ثابت کرتا ہی خدا اون لوگونکو

امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة

کہ ایمان لائے ساتھ سخن ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ قبر کی

ع ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء ۝

اور گمراہ کرتا ہی خدا کافرونکو اور کرتا ہے خدا جس چیز کو چاہتا ہے

فوائد کلمة طیبة مراد کلمہ طیب سی کلمہ پاکیزہ لا اله الا الله ہی جو علامت اقرار کرنا باسلام ہی اس کلمہ طیبہ کو تشبیہ دی ہی ساتھ درخت خرما کی اسلئے کہ بیچ اوسکی زمین مین محکم اور استوار ہی اور شاخ اوسکی جانب آسمان کی ہی اور ریشہ سا لغہ ہی نہایت بلند مین اصل ہوتی ہین اور میوے اوسکی ہر وقت اور بعضون نے لکھا ہی کہ درخت سے مراد حبہ ہی مینہ وقت سنی اور وقت پکنی ایسے تمر خرما اوس سے حاصل ہوتا ہی اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہے کہ مثل اسلام مانند اوس درخت کی ہی کہ اول موسن مین اصل ایمان محکم ہی اور جسم اوس درخت کا نماز ہی اور ثمرہ اوسکا روزہ ماہ رمضان ہے اور پوست اوسکا خوشخوئی ہی اور برگ اوسکی گو ہم ہیں حضرت امام محمد باقر سے مروی ہی کہ مراد شجرہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور فرع اسکی علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین اور شاخ گوہرک جناب فاطمہ ہین اور ثمر اوسکا اولاد اونکی ہین اور اوراق اوسکی شیعہ ہین بعد اسکی فرمایا کہ اگر کوئی شیعہ ہمارے مرتا ہی تو ایک برگ جھڑ جاتا ہے اور ہر گاہ پیدا ہوتا ہے تو ایک برگ نیا پیدا ہوتا ہے

الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرا واحلوا قومهم

آیا نہین دیکھا تونے طرف اون لوگونکی کہ تبدیل کیا اونہون نے نعمت خدا کو بکفران اور داخل کیا قوم اپنی کو

دار البوار ○ جهنم يصلونها وبئس القرار ○ وجعلوا

یعنی ہلاکت کا گھر کہ وہ جہنم ہی داخل ہونگے اوسمین اور برا ہی جای قرار اور کردانا اونہون نے

لله اندادا ليضلوا عن سبيله قل تمتعوا فان مصيركم

واسطی خدا کی شریک تاکہ گمراہ کرین لوگونکو راہ خدا سے کہہ تو اے محمد فایدہ مند ہوؤ پس بیشک بازگشت تمہاری

الى النار ○ قل لعبادي الذين امنوا يقيموا الصلوة

طرف دوزخ کی ہی کہہ تو اے محمد واسطے بندگان میری کی ایسی وہ بندے کہ ایمان لائے قائم رکہین نماز کو

وينفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية من قبل ان ياتي

اور خرچ کرین اوس چیز کو کہ روزی دیا ہے ہم نے اونکو پوشیدہ اور آشکارا قبل اسکی کہ آوے وہ

يوم لا بيع فيه ولا خلال ○ الله الذي خلق السموات

دن کہ نہ خرید و فروخت ہے بیچ اوسکی اور نہ دوستی خدا ایسا ہے کہ پیدا کیا آسمانون

والارض وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات

اور زمین کو اور نازل کیا آسمان سے پانی کو پس نکالا اوسی پانی سے انواع میوون کو

رزقا لكم وسخر لكم الفلك لتجري في البحر بامره وسخر لكم

در حالیکہ وہ میوے روزی ہی واسطے تمہارے اور تابع کیا واسطے تمہارے کشتیونکو تاکہ جاری ہون بیچ دریا ساتھ فرمان خدا کے اور تابع کیا

الانهار ○ وسخر لكم الشمس والقمر دائبين وسخر لكم

نہرونکو اور تابع کیا واسطے تمہارے آفتاب اور ماہتاب در حالیکہ ہمیشہ حرکت کرنے والے ہیں

الليل والنهار ○ واتكم من كل ما سالتموه وان تعدوا

حاجات اپنی مین اور دیا تمکو موافق مصلحت کے بعضی ہر چیز سے کہ سوال کیا تمنے اوسکا اور اگر جانچو

نعمت الله لا تحصوها ان الانسان لظلوم كفار ○

نعمت خدا کو بیشمار کر سکوگی تم اوسکا بیشک آدمی ہر آئینہ کثیر الظلم ہی اور شدید الکفر ہی

قوله تعالى قل لعبادي الذين امنوا يقيموا الصلوة وينفقوا الآية واسطی محمد ہی حکم کرتا ہے

بندونکو کہ جو ایمان لائی ہین نماز کو ادا کرین اور زکوۃ دین یا تیری حکم کرنی سی غرض دا کرین

اور نفقہ دینی ادا سے زکوۃ فرض ہی اور تمام نفقہ واجبی مثل کہانا دینا باپ و ماں و جورو وغیرہ

انکو کا اوس چیز سی کہ ہمنے اونکو روزی دی ہی اور تحت ہی نفقہ دنیا حال پوشیدہ اور ظاہر مین مراد ہی

کہ ہر حال نفقہ دینی کا شغل رکہین اور نزدیک اکثر علما کی مراد پوشیدہ سے مراد دنیا کہ نفل ہو اور ظاہر سے

مراد دنیا واجب ہی مثل زکوۃ واجبی وغیرہ کی اور دینی نفلی مین پوشیدہ کرنا اسواسطی بہتر ہی

کہ ریا سی دور ہی اور دینی واجبی مین ظاہر اسواسطی ہی کہ رفع تہمت کا ہو جاتا ہی حاصل یہہ ہی

کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کہہ دے تو کہ نماز پڑہین اور زکوۃ دین پہلی اوس دن کی کہ جسمین خرید

اور فروخت نہو تاکہ جسکی کچہہ نہین ہی وہ کچہہ خرید کی تدارک اوس سی اپنی کمی کا کی کرنا

مراد اوس سے روز قیامت ہے یعنی قبل قیامت کے اعمال نیک کرو اور نہین وہ روز ہی کہ دوستی

کری ساتہہ کسی کی کہ موجب شفاعت اوسکی کا ہو قوله تعالى ان وسخر لكم الليل و

النهار واتكم من كل ما سالتموه حاصل اسکا یہہ ہی کہ

حق تعالی نی آفتاب و ماہتاب کو مسخر تمہارا کیا در حالیکہ ہمیشہ اور ایک حالت اپنی کی حرکت کرتی

ہین جو اصلاح مین لا مین میوونکو اور پرورش کرتی ہین نباتات کو اور سوا ہی سکی سلطنت سی

واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا البلد امنا واجنبني

یعنی یاد کر جب کہا ابراہیم نے ای پروردگار میری کر ان اس شہر مکہ کو جای امن کا اور دور رکہہ مجکو

وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ

اور لڑکوں کو میرے کہ عبادت کریں ہم اصنام کی اے پروردگار میرے بیشک انہوں نے گمراہ کیا بہتوں کو

النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ

آدمیوں سے پس جس شخص نے پیروی کی میری پس وہ مجھ سے ہے اور جس شخص نے نافرمانی کی میری پس بیشک تو بخشنے والا

رَّحِيمٌ ۝ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي

مہربان ہے اے پروردگار میرے بیشک میں نے ساکن کیا بعضی فرزندان اپنی کو ساتھ ایسی مکان کے کہ غیر صاحب

زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ

زراعت ہے نزدیک گھر تیرے کے معظم ہے اے پروردگار ہمارے تاکہ برپا رکھیں وہ نماز کو پس گردان

أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ

دلہائے بعضی لوگوں کا کہ میل کریں طرف اونکی اور روزی دے اونکو انواع میووں سے

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ

تاکہ شکر کریں وہ اے پروردگار ہمارے بیشک تو جانتا ہے جو کچھ کہ چھپاتے ہیں ہم اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ

اور نہیں پوشیدہ اوپر خدا کے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے جمیع حمد ثابت واسطے اللہ

الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ

ایسا خدا کہ بخشا واسطے میرے ساتھ بڑھاپے کے اسمعیل اور اسحاق کو بیشک پروردگار میرا سننے والا

الدُّعَاءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا

دعا کا ہے اے پروردگار میرے کر مجھکو برپا رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری سے اے پروردگار ہمارے

وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

اور قبول کر دعا میری کو اے پروردگار ہمارے بخش تو مجھکو اور والدین میرے کو اور مومنین کو

يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا

اس دن کہ برپا ہوگا حساب اور نہ گمان کر اے محمد خدا کو بیخبر اوس چیز سے کہ

ع

يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۝

کرتے ہیں ستمگر تحقیق نہیں تاخیر کرتا عذاب انکی مگر واسطے اس دن کے کہ کھلی رہینگی اس میں آنکھیں

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ

درحالیکہ جلدی کرنے والے ہونگے طرف اسرافیل کی اور اٹھانے والے سروں اپنے کو طرف آسمان کی نہ پھرے گی طرف انکی آنکھ انکی اور دل اونکے

هَوَاءٌ ۝ وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ

خالی ہیں اور ڈرا اون لوگوں کو اوس دن سے کہ آوے اونکو عذاب پس کہینگے وہ لوگ

ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ

کہ ستم کیا اپنی جانوں پر اے پروردگار ہمارے تاخیر کر عذاب ہمارا مدت نزدیک تک قبول کریں ہم دعوت تیری اور پیروی کریں

الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝

رسولوں کی آیا نہ تھے تم قسم کھاتے تھے تم آگے سے کہ نہیں ہے تمکو زوال ہی

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ

اور ساکن تھے تم بیچ مکانوں اون لوگوں کی کہ ظلم کیا انہوں نے نفسوں اپنے پر اور ظاہر ہوا

لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ

تمہارے کس طرح سلوک کیا اونسے اور بیان کیا ہمنے واسطے تمہارے مثل کو اور تحقیق

مکروا مکرهم وعند الله مکرهم وان کان مکرهم

مکر کیا اونہون نے ساتھہ مکر اپنی کی اور نزدیک خدا کی ہی جزا مکر اونکی کی اور نہ تہا مکر اونکا

لتزول منه الجبال ۝ فلا تحسبن الله مخلف وعده

تاکہ دور ہوں اوس سے کوہہا پس نہ گمان کر تو خدا کو کہ خلاف کرنیوالا وعدہ کا اپنے

رسله ان الله عزیز ذو انتقام ۝ یوم تبدل الارض

پیغمبرون اپنے سی بدرستیکہ خدا غالب ہے صاحب انتقام کے بیچ اوس دن کی کہ بدلی جاوے زمین

غیر الارض والسموات وبرزوا لله الواحد القهار ۝

سوائے اس زمین کے اور آسمان بہی سوا اون کے اور ظاہر ہونگی خلایق واسطے اللہ کے جو اکیلا غلبہ کرنیوالا

وتری المجرمین یومئذ مقرنین فی الاصفاد ۝

اور دیکہیگا تو گنہگارونکو بیچ اوس دن کی درحالیکہ باندہی گئی ہونگی بیچ طوق اور بند کے

سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار

پیراہن اونکی قطران سے ہین اور چہا لیتی ہین روہا اونکی کو آتش

لیجزی الله کل نفس ما کسبت ان الله سریع

تاکہ جزا دے خدا ہر شخص کو اوس چیز کی کہ کیا ہے بدرستیکہ خدا جلد

الحساب ۝ هذا بلاغ للناس ولینذروا به ولیعلموا

حساب لینے والا ہے یہہ قرآن کافی ہی واسطی لوگونکی اور تاکہ ڈرائے جائین ساتھہ اسکی اور تاکہ جانین وہ

انما هو اله واحد ولیذکر اولوا الالباب ۝

کہ وہ معبود یکتا ہی اور تاکہ پند لیوین صاحبان عقل

ع

وانی لتزول منه الجبال حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ
یہہ آیہ قصہ نمرود مین کنعان مین اتری اور کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ جب نمرود نی علاوہ
ابراہیم کی آتش سی مشاہدہ ونکی کیا اونسی کہ ابراہیم کا خدا بہت بڑا ہی کہ اوسکو آتش عظیم سی
نجات دی چاہتا ہون کہ آسمان پر جاؤن اور اوسکی خدا کو دیکہون ارکان دولت نی عرض
کی کہ آسمان بہت بلندی پر آسانی جانا میسر نہین ہی حکم کیا کہ ایک مینار بلند تیار کرو چنانچہ مدت
سہ سال مین درست ہوا جب کہ اوس مکان پر گیا دیکہا کہ آسمان ویسی قدر بلندی کہ زمین سی
تہا متحیر ہوا اور کہا کہ کیا تدبیر کیا جاوے آخر الامر دوسری ایک ہسکر پڑا اور بہت سی خلایق
ہلاک ہوئی بسبب اسکی نمرود نی غصہ مین آکر کہا کہ مین آسمان پر جاکر خدای ابراہیم سی جنگ کرونگا
بعد اسکی چار کرگس کو پرورش کیا تا نہایت قوت دار ہوی اور ایک صندوق چہار گوشہ تیار کیا
اور دو دروازی اوسمین رکہی ایک اوپر اور ایک نیچی اور چہار طرف اوسکی چار نیزی نصب کی
اور اون کرگسونکو چند روز گرسنہ رکہا اور چار مردی اوپر باندہ دئی اور اونکی
جسم مین صندوق کو باندہا بسبب گرسنگی کی اوس صندوق کو پرواز مین لائی آپ اور ایک
رفیق اوسمین [illegible] بعد ایک شبانہ روز کی دروازی بالا کو کہولکر دیکہا کہ آسمان ویسی فاصلہ
ہی جیسی کہ تہا کہا کہ دریا مین سی دیکہہ کہ زمین کسقدر دور ہی اوسنی کہا کہ سوای پانی کی کچہہ
نظر نہین آتا بعد اسکی ایک شبانہ روز اور اوپر گیا پہر اوسی حال پر آسمانکو دیکہا اور جانب زمین
مین حیران ہوا اور تاریکی نظر آئی گہبرایا اور کہا کہ ان کرگسونکو اوپر نیزونکی باندہو اور مردونکو
نیچی باندہ دو [illegible] طرف زمین کی رخ کرین لکہا ہی کہ وقت نیچی آنی کی وہ صندوق جیسا اون کرگسونکو
کی خلاف ہوئی کہ کوہسار [illegible] ہو جاوین اور اگر واسطی مین آیہ کی [illegible] سی [illegible]

... سرت ... بینکا ... اون آلود دیکہا او سوقت کہا اوسنی کہ کاش آسمان [illegible]
وہ تیر ایک مچھلی پر لگا تہا کہ وہ مچھلی دریا مین ہی وہ دریا یا مین ثمین و آسمان ہی قولہ تعالی
من قطران وتغشى وجوههم النار قطران ایک روغن سیاہ ہی
کہ شتر خارشتی کو ملتی ہین کہ اونکی حدتسی خارش دور ہو جاتی ہی تکملہ کلمہ طیبہ
آٹھہ حرف ہین برابر اوس کا نوسی گیارہ حرف ہین و بینات اوس کا ایک سو
ستتہر ہوتی ہین اور مجموع اوس کا ایک ہزار اٹہاسی نکلی اوس سی
یہہ عبارت دعوة المرسلين
باسلامهم حقا قوله تعالى كشجرة طيبة نو حرف ہین بینات
اوس کا نوسی ستتہر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ہی هي محمد لا مجد
وفي الدعوة فهو
جہہ حرف ہین بینات اوس کا ایک سو اسی نکلی اوس سی یہہ عبارت هو
[illegible]
لها دين جلا قوله تعالى كشجرة خبيثة دس حرف ہین زبر [illegible] اوس کا دو ہزار
چار سی پس نکلی اوس سی یہہ عبارت وهي غاصب حق آل محمد الزكي
۲۱ ۱۰۹۳ ۱۰۸ ۳۲ ۹۲
قوله تعالى نعم
آٹھہ حرف ہین بینات اوس کا تین سو ساٹھہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہ
علي الهدا ... وعلى النبي
... ثابت ہی کہ محمد بن یعقوب کہ اونی ابا عبد الله علیہ السلام حسین ... روایت کی

آیاتها ۹۹ کلماتها [illegible] سورة الحجر مكية حروفها [illegible] ركوعاتها ٦

بسم الله الرحمن الرحيم
شروع کرتا ہون ساتھہ نام خدای رحمن اور رحیم کے

الر تلك آيات الكتاب وقرآن مبين
الف اشارہ ... اور قرآن ظاہر کی

ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين
بہت سی کہ دوست رکہین گی وہ لوگ کہ کافر ہوی کاش کہ ہوتی وہ مسلمان

ذرهم يأكلوا ويتمتعوا ويلههم الأمل فسوف
چہوڑ دو ای محمد انہین کافرونکو کہاوین اور فائدہ مند ہوں دنیا سی اور غفلت مین ڈالی اونکو آرزو ...

يعلمون وما أهلكنا من قرية إلا ولها كتاب
... جانین گی ... اور نہین ہلاک کیا ہمنی کسی بستی کو مگر یہہ کہ واسطی اوسکی ایک اجل

معلوم ما تسبق من أمة أجلها وما يستأخرون
معلوم ہی نہین سبقت کرتی کوئی امت موت ہلاکت اپنی سی اور نہ طلب تاخیر کر سکتی ہی

وقالوا يا أيها الذي نزل عليه الذكر إنك لمجنون
اور کہا اونہون نی ای وہ شخص کہ نازل کیا گیا اوپر اوسکی قرآن بیشک تو ہی البتہ دیوانہ ہی

لو ما تأتينا بالملائكة إن كنت من الصادقين
کیون نہین لاتا ہمارے واسطی فرشتون کو تا گواہی دین تیری اگر ہی تو راست گویون سی

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝

نہیں اتارتے ہیں ہم فرشتوں کو مگر ساتھ حق کے اور اگر نازل کریں ہم فرشتوں کو تو نہ ہوتی وہ مہلت دیے گئے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

بیشک ہم ہی نے نازل کیا قرآن کو اور بیشک ہم اس کی نگہبانی کرنے والے ہیں اور البتہ تحقیق بھیجے ہم نے

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

آگے تجھ سے بیچ گروہ سابقین کے اور نہیں آتا تھا ان کو کوئی رسول مگر

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ

تھے وہ ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے اسی طرح داخل کرتے ہیں ہم اس کو بیچ دلوں

الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

گنہگاروں کے نہیں ایمان لاتے وہ ساتھ اس کے اور تحقیق گذر چکی ہے سنت اگلوں کی

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ

اور اگر کھولیں ہم اوپر ان کے دروازہ آسمان سے پس ہوں وہ بیچ اس کے

يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ ع

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَ

اور البتہ تحقیق کیے ہم نے بیچ آسمان کے برج اور زینت دی اس کو واسطے دیکھنے والوں کے

حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

نگاہ رکھا ہم نے اس کو ہر شیطان راندہ ہوئے سے مگر جو شیطان کہ چوری سے

السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

سنے پس پیچھے پڑتا ہے اس کے انگارا روشن اور زمین کو پھیلایا ہم نے

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝

اور ڈالے ہم نے بیچ اس کے پہاڑ اور اگائی بیچ اس کے ہر چیز موزون

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝

اور کر دیا ہم نے واسطے تمہارے بیچ اس کے اسباب معیشت کے اور جن کو تم نہیں روزی دینے والے

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ

اور نہیں کوئی چیز مگر نزدیک ہمارے خزانے اس کے ہیں اور نہیں نازل کرتے ہم اس کو مگر ساتھ اندازہ

مَّعْلُوْمٍ ۝ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

معلوم کے اور بھیجیں ہم نے ہوائیں بوجھل کرنے والی پس اتارا ہم نے آسمان سے

مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ

پانی پس پلایا ہم نے تم کو وہ اور نہیں ہو تم اس کے خزانچی اور بیشک ہم

نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں اور البتہ تحقیق جانا ہے ہم نے

المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين ○ و

اگلی لوگونکو تم مین سی اور ہر آینہ تحقیق کہ جانا ہم نی [illegible] پچھلونکو بھی اور

ان ربك هو يحشرهم انه حكيم عليم ○ ولقد خلقنا

بدرستیکہ پروردگار تیرا وہی ہے کہ جمع کریگا خلائق کو بدرستیکہ وہ [illegible] اور ہر آینہ تحقیق کہ پیدا کیا

الانسان من صلصال من حما مسنون ○ والجان

آدم کو مٹی خشک سی کہ [illegible] اور [illegible]

خلقناه من قبل من نار السموم ○ واذ قال ربك

پیدا کیا ہمنی اوسکو پیش از خلق آدم کے آتش سوزندہ سے اور یاد کر جبکہ کہا پروردگار تیرے نی

للملائكة اني خالق بشرا من صلصال من حما مسنون

واسطے ملائکہ کی بدرستیکہ مین پیدا کرنی والا ہون آدم کو کل خشک سی کہ کل سیاہ رنگ صورت [illegible]

فاذا سويته ونفخت فيه من روحي فقعوا له ساجدين

پس جسوقت کیا درست [illegible] بیچ اوسکی روح [illegible]

فسجد الملائكة كلهم اجمعون ○ الا ابليس ابى ان

پس سجدہ کیا فرشتون نی سب نی مگر ابلیس نی کہ انکار کیا اس بات کا

يكون مع الساجدين ○ قال يا ابليس ما لك الا تكون مع

کہ ہووہ سجدہ کرنیوالون سے . کہا ای ابلیس کیا ہی یہ کہ نہو تو ساتھ

الساجدين ○ قال لم اكن لاسجد لبشر خلقته من

سجدہ کرنی والونکی کہا ابلیس نی نہین ہون مین تا کہ سجدہ کرون [illegible] آدم کی کہ پیدا کیا تو نی آدم کو کل خشک

حما مسنون ○ قال فاخرج منها فانك رجيم ○

[illegible]

وان عليك اللعنة الى يوم الدين ○ قال رب فانظرني

اور بدرستیکہ اوپر تیرے [illegible] روز جزا [illegible]

الى يوم يبعثون ○ قال فانك من المنظرين ○ الى يوم

[illegible] تو مہلت دی [illegible]

الوقت المعلوم ○ قال رب بما اغويتني لازينن لهم

وقت معلوم کی کہا ابلیس نی کہ رب میرے [illegible]

في الارض ولاغوينهم اجمعين ○ الا عبادك منهم

[illegible] اور ہر آینہ گمراہ کرونگا مین اون سبکو [illegible]

المخلصين ○ قال هذا صراط علي مستقيم ○ ان عبادي

[illegible] یہ طریق [illegible]

ليس لك عليهم سلطان الا من اتبعك من الغاوين

[illegible] مگر وہ شخص کہ متابعت کری [illegible]

وان جهنم لموعدهم اجمعين ○ لها سبعة ابواب

بدرستیکہ جہنم وعدہ گاہ [illegible] اوسکی سات دروازے ہین

لكل باب منهم جزء مقسوم

[illegible] ایک گروہ ہی [illegible]

قولہٖ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ لوگ تمہاری جو لونڈی اولاد

اور خدمت گار اور کنیزان غیرہ ہیں قولہٖ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

معنی صلصال کے گل خشک کے ہیں کہ وہ پکائی نہ گئی ہو اور حماء گل سیاہ ہے اور مسنون

کی تصویر کردہ شدہ کے ہیں کہ اوس سے شکل تیار ہوئی آدم کی قالب میں داخل کرنی روح کی اور

داخل کیا یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی کو اور روح پڑنے سے آدم زندہ ہوئے قولہٖ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ

دوزخ کے سات در ہیں کہ ہر در میں ایک گروہ جاوینگے پہلا طبقہ جہنم ہے کہ وہ جائے گنہگاران

توحید ہے دوسرا طبقہ لظیٰ ہے کہ مقام ترسایان اور تیسرا حطمہ کہ ماوائے یہودان اور چہارم سعیر جائے

مکان ستارہ پرست ہے پنجم جحیم کہ جائے گبر ہوگا اور ششم جہنم کہ محل مشرکان اور ساتواں ہاویہ وہ

جائے منافقین ہے [illegible] تنہا ہاتھ [illegible] واقعہ اس آیت

[illegible] کی برکت حضرت نے اس آیت کو تلاوت کیا اوس عورت نے نعرہ مارا اور بیہوش ہوا [illegible]

[illegible] فارغ ہوئی [illegible] کہ پانی اسکی منہ پر چھڑکو جب ہوش میں آئی کہا [illegible] ہر عضو میرا [illegible]

[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]

[illegible] کہا [illegible] غلام [illegible]

اور کہا [illegible] بشارت [illegible] جنت [illegible]

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۞ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۞ وَنَزَعْنَا

بدرستیکہ پرہیزگار [illegible] باغوں اور چشموں [illegible] داخل ہو تم اوس میں ساتھ سلامتی کی در حالیکہ امن میں ہو اور نکال لینگے ہم

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۞ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا

[illegible]

نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۞ نَبِّئْ عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ اَنَا

رنج اور نہیں ہیں وہ اوس سے نکالے گئے خبر دو اے محمد بندگان میرے کو بدرستیکہ میں

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ

بخشنے والا ہوں مہربان اور بدرستیکہ عذاب وہی عذاب

الْاَلِيْمُ ۞ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۞ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ

دردناک ہے اور خبر دو انکو مہمان ابراہیم کی وقتیکہ آئے نزدیک اوسکے

فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۞ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا

پس کہا اونہوں نے کہ سلام ہے اوپر تم کہا ابراہیم نے بدرستیکہ میں تم سے خوفناک ہوں کہا اونہوں نے مت ڈرو بدرستیکہ ہم

نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۞ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

بشارت دینے والے ہیں تجھکو ساتھ ایک لڑکے دانا کے [illegible] کہا ابراہیم نے کیا بشارت دیتے ہو مجھکو باوجود اسکے کہ پہنچی مجھکو پیری

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۞ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۞

پس کس چیز کی بشارت دیتے ہو مجھکو کہا اونہوں نے کہ بشارت دی ہیں تجھکو ساتھ راستی کی پس نہو تو ناامیدوں سے

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ۞ قَالَ

کہا ابراہیم نے اور کون شخص ہے کہ ناامید ہو رحمت پروردگار اپنے کی سے مگر گمراہان کہا ابراہیم نے

فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۞ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ

پس کیا ہے بزرگ کام واسطے تمہارے اے ملائکہ بھیجے گئے ہو کہا ملائکہ نے بدرستیکہ ہم بھیجے گئے ہیں ہم طرف قوم

مُّجْرِمِيْنَ ۞ اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ اِلَّا امْرَاَتَهٗ

گنہگار کی واسطے ہلاکت کرنی کی مگر اولاد لوط کو بدرستیکہ ہم البتہ نجات دینے والے ہیں تمام اولاد کو مگر عورت اوسکی

قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝ قوله تعالیٰ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ الآیہ جاننا چاہیے

مقرر کیا ہمنے بیشک وہ البتہ رہجانیوالوں میں سے ... باوصاف علوم ماہی یعنی حضرت علی ابن ابی طالب استوار او محکم

ہی اور کتاب ظفر انف میں ہی ملحاظ محمد بن حسن شیرازی کے اہل سنت سے بھی ... اہل قتادہ سے نقل کی ہی حسن بصری

کی قرات یا صراط ہے اور معنی اسکی یہ ہیں کہ هٰذَا طَرِيقُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدِينُهُ مُسْتَقِيمٌ

فَاتَّبِعُوهُ وَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّهُ وَاضِحٌ لَا عِوَجَ فِيهِ قوله تعالیٰ إِنَّ عِبَادِي الآیہ یعنی سبحانہ تعالیٰ نے بسبب عصمت اور

لطف الٰہی کی مکر اور لغزش شیطان سے بچی و ریاک کہتا ہے مگر جو شخص کہ پیروی اوسکی کریگا تو البتہ وہ

اوسکو تسلط پاویگا اور سفیان عتبہ نے تفسیر اس آیہ میں لکھا ہے کہ بندے میرے کو گناہ میں ڈالی تو کیا عفو

میں اوسکو نہ بخشونگا اور اوس گناہ کو دور نکریگا مگر یہی و مغفرت میری کہ تجھے تمام عمر گمراہ کریگا اجتناب

بخشدونگا اور معاف کرونگا اور معاف کرونگا لیکن وہ شخص کہ پیروی تیری کرے انہوں سے

تیری وہ برخلق الٰہی کا تو وسرقابو پاویگا بدرستیکہ دوزخ وعدہ گاہ ہی ان سبکی یعنی تو اور جو تیرے کہنے میں

فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ

پس جب کہ آئے نزدیک والوں لوط کی ملائکہ کہا لوط نے بدرستیکہ تم گروہ ہو کہ نہیں پہچانتا ہوں میں

قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ

کہا ملائکہ نے بلکہ آئے ہیں ہم ساتھ تیرے ... شک تھے ... اور لائے ہیں ہم ساتھ تیرے راستی کو

وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ

اور بدرستیکہ ہم راست گو ہیں پس باہر لیجا اس شہر سے اہل اپنی کو ساتھ ایک پارہ

اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ

شب سے کہ گذری ہو اور چل تو پیچھے پشت اونکی اور نہ پھرے

مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ۝ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ

تم میں سے کوئی ایک اور جاؤ تم جس جگہ کہ حکم کیے گئے ہو تم اور وحی کی ہمنے طرف لوط کی

ذٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ ۝ وَجَاءَ

اس امر کی تحقیق کہ بنیاد اس گروہ کی قطع کی گئی ہے درحالیکہ صبح کرنیوالے ہونگے اور آئے

أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ قَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ ضَيْفِي

اہل مدینہ درحالیکہ خوش ہوتے تھے ... کہا لوط نے بدرستیکہ یہ گروہ مہمان میرے ہیں

فَلَا تَفْضَحُونِ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ۝ قَالُوا أَوَلَمْ

پس فضیحت نہ کرو مجھے اور ڈرو تم خدا سے اور نہ ذلیل کرو مجھے کہا قوم لوط نے آیا نہیں

نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝ قَالَ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ

منع کیا تھا ہمنے تجھکو ضیافت کرنی لوگوں سے کہا لوط نے کہ یہ بیٹیاں میری ہیں اگر ہو تم

فَاعِلِينَ ۝ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ

کرنیوالے قسم ہے عمر تیری کی یا محمد بدرستیکہ قوم لوط ہر آئینہ بیچ غفلت ... کی سرگردان تھے پس پکڑا اونکو

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا

آواز مہیب نے درحالیکہ آفتاب بلند ہوا تھا پس کیا ہمنے بالا اوسکا کو پایان اوسکی اور برسایا ہمنے

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ۝ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ

اوپر انکی سنگ گل محکم سے بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانیاں ہیں

لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذٰلِكَ

واسطے عاقلوں کی اور بدرستیکہ وہ جا وہ ہر آئینہ درمیان راہ میں کہ مسافر نزول کرتے ہیں بدرستیکہ بیچ اسکی

لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ۝
بر آینہ نشانیاں ہیں واسطے مومنین کی اور بدرستیکہ تھی قوم ایکہ بر آینہ ستمگاران
ع فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ
پس انتقام لیا ہم نے اون سے اور بدرستیکہ اہل دونوں کی بر آینہ ساتھ راہ روشن کے ہیں اور بر آینہ تحقیق کہ تکذیب کی
أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا
قوم دیار حجر نے یعنی ثمود رسولوں کی اور دیا ہم نے اونکو معجزات اپنی کو پس تھے اوس معجزات سے
مُعْرِضِينَ ۝ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۝
روگردانی کرنیوالے اور تھے وہ کہ تراشتے تھے پہاڑوں سے گہروں کو در حالت پناہ میں تھے
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۝ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا
پس لیا اونکو آواز مہیب نے وقت صبح کی پس نہ غنی کیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے وہ
يَكْسِبُونَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
کہ کسب کرتے تھے اور نہیں پیدا کیا ہم نے افلاک اور زمین اور جو اوس چیز کو کہ درمیان دونوں
إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝
مگر ساتھ حق کی اور بدرستیکہ قیامت آنیوالی ہے پس درگذر ساتھ درگذر نیک کی
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا ركع
بدرستیکہ پروردگار تیرا وہی آفریننده ہے دانا ہے اور بر آینہ تحقیق دیا ہے ہم نے تجھکو سات آیت
مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ
قرات سے یعنی سورہ فاتحہ کی اور قرآن بزرگ کو نہ دراز کر اپنی دو آنکھوں طرف

مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ
اوس چیز کہ برخوردار کیا ہم نے ساتھ اوسکے قسم قسم اون سے اور مت غمگین ہو اوپر اونکی اور پست کر
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۝
بازو اپنی کو واسطے مومنین کے اور کہہ بدرستیکہ میں ڈرانے والا ظاہر ہوں
كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۝ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ۝
جیسا کہ نازل کیا ہم نے عذاب کو اوپر قسمت کرنیوالوں کی ایسا وہ کہ کیا اونہوں نے قرآن کو پارہ پارہ
فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
پس قسم ہے رب تیری کی بر آینہ سوال کرینگے ہم اون سے تمام اوس چیز سے کہ تھے کہ عمل کرتے تھے
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّا كَفَيْنَاكَ
پس روگردانی کر تو ساتھ اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا اور کنارہ کر مشرکوں سے بدرستیکہ ہم کفایت کی ہی تیری
الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ
ہنسی والوں سے ایسی وہ کہ کردانتے ہیں ساتھ خدا کی خدا دیگر کو
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ
پس قریب ہے کہ جانیں گے وہ اور بر آینہ تحقیق کہ جانتے ہیں ہم بدرستیکہ تو تنگ ہوتا ہے سینہ تیرا
بِمَا يَقُولُونَ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ۝
ساتھ اوس چیز کے کہ کہتے ہیں پس تسبیح کر ساتھ حمد رب اپنی کی اور ہو تو نماز گذارندگان سے
ع وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝
اور عبادت کر رب اپنی کی تا آنکہ آوے تجھی موت

ثوہ لَبِیثاً سامراً تُهجُرون درشانیکہ اہل سفروم پاہل کیا اور مدین سرآسیمہ ہرا دو تس
ہین کہ لوک وہان کہ رہتی ہی اور طیش مین ورنام رکہنا را وکا ساتہ لفظ امام کی .... علی ہی کہ جو
کوئی اون اولی پیروی کیا کری مقصود کو پہنچتا ہی ولقد اٰتینٰک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم
قرآنکو مثانی اسواسطی کہتی ہین کہ احکام و قصص اوسکی تثنیٰ واقع ہوئی ہین یعنی دو دو دفعہ مکرر ذکر ہوا
اور سات آیت سی مراد سورہ فاتحہ ہی اور مکرر سورہ فاتحہ کی اس حیثیت سی ہی کہ نماز مین دو مرتبہ تلاوت
کی جاتی ہی بنابر اسکی کہ اکثر الفاظ اوسکی مکرر واقع ہوئی ہین اکابر صحابہ نی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سی
روایت کی ہی کہ الحمد للہ رب العٰلمین سات آیت ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم از جملہ اونکی
ہی اور ابی ابن کعب سی روایت ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا حق تعالی نی توریت و انجیل اور
زبور اور فرقان مین کوئی فضل اس سی بہتر نازل کی اور اگر کوئی فضل اوس سی ہوتا حق تعالی قرآن مین
الکرد انتا اور کہتا لقد اٰتینٰک سبعًا من المثانی وقل انی انا النذیر کما انزلنا علی المقتسمین
درشانیکہ مین خوف سی ہونے والا ہون اسطرح کہ نازل کیا ہمنی عذاب اونپر تقسیم کنندگان کی ایسی قوم کہ کردیا
اونہون نی قرآنکو پارہ پارہ اور بعضی کہتی ہین بنابر استہزا کی کہ سورۂ بقرہ واسطی ہمارے ہی اور وہ
ہمارا اور بعضی کہتی ہین کہ سورۂ نمل کو ہمکو دو اور باقی کو تم لو اور بعضی کہتی ہین کہ .... ہمکو دو اور
باقی تم لو اور یہہ بارہ جماعت تہی کہ ولید بن مغیرہ نی موسم حج مین انکو عقبات مکہ مین بہیجا تہا تاکہ قافلہ حاجیونکو
روکردان کرتی پیغمبر خدا سی پس قسم ہی رب تیری کی ہر آئینہ ہم سوال کرینگی ان سب سی اوس چیز سی کہ تہی وہ کرتی
منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ بعد از بعثت کے لوگونکو خفیہ دعوت کرتی تہی یہانتک کہ تین
سال منقضی ہوئی اور جبرئیل نازل ہوئی اور یہہ آیہ لائی فاصدع بما تؤمر پس ظاہر کر ...... اوس چیز کو
کہ امر کیا گیا ہی تو اور روگردان ہو مشرکون سی اور التفات مت کر اونسی منقول ہی کہ پانچ شخص

شخص اشراف قریش سی ایذا اور آزار رسانی میں کوشش بسیار کرتی تہی پس نام اونکی یہہ ہین ولید بن مغیرہ
و عاص بن وائل و اسود بن مطلب و اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس چنانچہ ایکروز حضرت
مسجد الحرام مین بیٹہی تہی اور جبرائیل اونکی ہمراہ تہی کہ وہ پانچون آئی اور مثل سابق ستمہای مختلف حضرت
مین کئی اور بعد اوسکی طواف حرم مین مشغول ہوئی جبرئیل نی کہا یا رسول اللہ اگر حکم ہو تو شر انکی سی
محافظت کرون مین پس جبرئیل نی اشارہ کیا طرف ساق ولید بن مغیرہ اور کف پائی عاص اور بینی
حارث اور سر اسود بن عبد یغوث اور چشم اسود بن مطلب اور ہر ایک عرصۂ قلیل مین ہلاک ہوئی چنانچہ ولید
دوکان تیر تراش کی پاس سی گذرا ایک پیکان اوسکی دامن مین الجہا اور کہینچا اوسکو کہ جامہ اوسکا اوپر کری سو پیکان ساق اوسکی کا
مجروح کیا اور رگ شریان اوسکی قطع ہوئی اور دوزخ میں داخل ہوا اور کف پائی عاص مین کانٹا چہبا
قدم اوسکا ورم کر گیا اور جہنم واصل ہوا اور بینی حارث خون ریزش ہوئی ایسا کہ جہنم واصل ہوا اور اسود بیماری
استسقا مین مبتلا ہوا اور سر اوسکا ورم کر گیا یہانتک کہ جہنم واصل ہوا اور چشم اسود نابینا ہوئی [illegible]
کو زمین پر مارتا تہا یہانتک کہ جہنم واصل ہوا اور بعد ہلاک انکی یہہ آیہ نازل ہوئی انا کفینٰک درشانیکہ ہم
کفایت تیری کی تیرا شر کرنیوالون سی ایسی جو کہ شریک کرتی ہین ساتہ خدا کی معبود دیگر کو پس قریب ہی کہ جانینگی
وہ عاقبت اپنی کو اور بدرستیکہ جانتی ہین ہم کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا ساتہ اوس چیز کی کہ کہتی ہین وہ
طعن و غیرہ سی پس تسبیح کر ساتہ حمد رب اپنی کی یعنی کہہ کہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو تو سجدہ کرنیوالون
سی اور عبادت کر پروردگار اپنی کی تا وقتیکہ آوی تیری موت اور مراد [illegible] ہی کہ ہرگاہ اندوہ حضرت کو پہنچتا تہا بسبب مشغول ہوتی نماز کی دفع ہوتا تہا
اور عبادت کر پروردگار اپنی کی تا وقتیکہ آوی موت کہ وہ یقینی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
امیر المومنین سی .... بالکل کوئی یقین مشابہ تر موت سی نہین اور روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
بعد نزول اس آیہ کی فرمایا کہ مجہکو حکم جمع کی مال کا نہین ملا بلکہ حکم دیا ہی کہ تسبیح کر ساتہ حمد کی اور ہو ساجدین سی [illegible]

يَايَاتُهَا ١٢٨ سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ رُكُوعَاتُهَا ١٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے رحمن اور رحیم کی

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

آیا امر خدا ساتھ قیامت کے پس جلدی کرو تم آنی اوسکے پاک ہی وہ خدا اور برتر ہے اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ

نازل کرتا ہی فرشتوں کو ساتھ وحی کے حکم اپنے سے اوپر جس شخص کی کہ چاہتا ہے بندوں اپنے سے

اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

یہ کہ ڈراو تم بدرستیکہ شان یہ ہے کہ نہیں کوئی خدا مگر ہم پس ڈرو تم ہمسے پیدا کیا آسمانوں

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

اور زمین کو ساتھ حق کے برتر ہے اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو پیدا کیا انسان کو

مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ

منی سے پس ناگاہ وہ ہوا خصومت کرنیوالا ظاہر اور چارپایوں کو پیدا کیا

لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا

واسطے تمہارے کہ بیچ اونکے پوشش گرم ہی اور منفعتیں ہیں اور اونسے کھاتے ہو تم اور واسطے تمہارے بیچ اونکے

جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ

آرایش ہی وقتیکہ پھیر لاتے ہو گھر کو وقت شام کے اور وقتیکہ چرانیکو لیجاتے ہو تم اور اوٹھاتے ہیں بوجھ تمہارے کو

اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

شہر کی طرف کہ نہیں ہوتے تم پہونچنے والے اوسکے مگر ساتھ رنج اور مشقت جانوں کی بدرستیکہ پروردگار تمہارا البتہ مہربان ہی رحیم

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا

اور پیدا کیا گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو تاکہ سوار ہو تم اوپر انکے اور آرایش کرو اور پیدا کرتا ہی جو کچھ نہیں

تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ

جانتے ہو تم اور اوپر خدا کے ہی بتلانا راہ نیک کا اور بعض اون میں سے راہ سی کج ہی اور اگر چاہتا خدا

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

ہر آئینہ ہدایت کرتا سبکو

ابی بن کعب نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہی کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھی حق تعالی سے
حساب اوس سے نہیں لیتا اور اوسکو جو نیک دیتا ہی اور محمد بن مسلم نے امام ابی جعفر علیہ السلام سے
روایت کی ہی کہ جو شخص ہر ماہ اس سورہ کو پڑھے حق تعالی ستر انواع کی بلا اوس سے دور
کرتا ہی کہ کمترین اوسکا جنون اور جذام اور برص ہی اور مسکن اوسکا جنت عدن ہی اور کتب میں منقول ہی کہ جسوقت آیہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ حق تعالی نے نازل کیا
کافروں نے باہمدیگر کلام کیا کہ محمد کہتی ہیں کہ قیامت نزدیک ہوئی ہی پس توقف
ہوکر چند روز ترک شرک اور انکار کا کیا اور منتظر رہی ہر گاہ کہ اثر پیدا نہوا پھر سر غنا اور کفر میں
اوسوقت میں یہ آیت نازل ہوئی اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ یعنی قریب
ہوا ہی بیان لوگونکی حساب اونکا درحالیکہ وہ بیچ غفلت کی اعراض کرنی والی ہیں بعد نزول
آیہ کی خوفناک ہوئی اور منتظر اوسکی رہی جب اثر اوسکا ظاہر نہوئی زبان سے منہ اور انکار

اور کہا اونہوں نے کہ محمد جو کہتا ہے کہ عذاب آوے گا ظاہر نہوا تب یہ آیت نازل ہوئی أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ آ گیا نزدیک ہوا ہے حکم خدا کا کہ ساتھ قائم ہونے
قیامت کے یا ساتھ عذاب کفار کے پس جلدی نکرو تم پاک ہے وہ خدا اور برتر ہے اوس چیز سے کہ
شریک لاتے ہیں وہ بھیجتا ہے فرشتوں کو وحی یا قرآن کہ سبب حیات دلونکی ہے اور بعضے کہتے ہیں
کہ مراد روح سے جبرئیل ہے یعنی ملائکہ ہمراہ جبرئیل نازل ہوتے فرمان حق تعالی سے جس شخص پر کہ چاہتا ہے
بندگان اپنے سے اور کہتے ہیں وہ فرشتے کہ اعلام و آگاہ کرو پیغمبرونکو کہ شان یہ ہے کہ نہیں
کوئی خدا مگر میں پس ڈرو تم مجھ سے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے ساتھ علم و حکمت
اور غرض صحیح کے اور برتر ہے اوس چیز سے کہ شریک واسطے اوسکے کرتے ہیں اور پیدا کیا انسانکو نطفہ سے
اور مراد نطفہ سے آب منی ہے پس ناگاہ وہی انسان خصومت کرنے والا ہوتا ہے ظاہر امراد
اس سے ابی ابن خلف ہے کہ استخوان کہنہ اور بوسیدہ آدمی کا نزدیک پیغمبر کے لایا اور کہا
واسطے جسکو زندہ کر سکتے ہیں حق تعالی نے اوسوقت یہ آیت بھیجی کہ واسطے جسکے کہ انسانکو نطفہ سے
کیا اصلح سے ہم استخوانہای کہنہ کو بھی زندہ کر سکتے ہیں اور پیدا کیا چارپایونکو واسطے تمہارے کہ بیچ او
پوشش ہے پشم وغیرہ سے اور منفعتہا ہے دیگر مثل شیر اور کرایہ اور سواری اور تجارت وغیرہ اور واسطے تمہارے
بیچ اونکے زینت ہے جسوقت کہ لاتے ہیں وہ واسطے رات کی چراگاہ سے اور جسوقت جاتے ہیں چراگاہ کو اور اوٹھاتے
بار تمہارا طرف شہروں کے کہ نہ تھے تم پہنچنے والے اوسطرف مگر ساتھ مشقت نفسوں کے تحقیق رب تمہارا مہربان رحیم ہے وَالْخَيْلَ
زِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ یعنی پیدا کیا حق تعالی نے قسم اسپ شتر اور خچر کو تا نفع ہو سوار اونکی اور زینت
ہوئی [illegible] وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ یعنی اگر ارادہ کرتا خدا راہ دکھاتا [illegible]
[illegible] اور آخر [illegible]

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ
اور اوسنے وہی ہے کہ نازل کیا آسمان سے پانی کہ واسطے تمہارے ہے اوس سے پینا ہے اور اوس سے
شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ
درخت ہیں کہ بیچ اونکے چراتے ہو اور پیدا کرتا ہے واسطے تمہارے سبب اوسکے زراعت اور زیتون کو
وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
اور درخت خرما اور انگور کو اور ہر ثمرات سے تحقیق بیچ اوسکے البتہ نشانی ہے واسطے اوس
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَ
قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور مسخر کیا واسطے تمہارے شب اور روز اور خورشید اور
الْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
ماہ کو اور ستارے تابع کیے گئے ہیں ساتھ حکم اوسکے تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
واسطے اوس قوم کے کہ عقل رکھتے ہیں اور اوس چیز کو کہ پیدا کیا واسطے تمہارے بیچ زمین کے درحالیکہ مختلف ہیں
أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي
رنگ اوسکے تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور وہ خالق ہے
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ
مسخر کیا دریا کو تاکہ کھاؤ تم اوس سے گوشت تازہ یعنی ماہی اور تاکہ نکالو تم اوس سے
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَ
زیور کہ پہنتے ہو تم اوسکو اور دیکھتا ہے تو کشتیوں کو چلنے والی بیچ اوسکے

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَىٰ فِي

تاکہ طلب کرو تم روزی کو فضل اوسکی سی اور شاید کہ تم شکر کرو اور پیدا کیا بیچ

الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ

زمین کی کوہہا تو بلند کو یہہ کہ متحرک کر سی تمکو زمین اور پیدا کیا نہرونکو اور راہونکو شاید کہ تم

تَهْتَدُونَ ۝ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ أَفَمَنْ

ہدایت پاؤ اور پیدا کیا نشانیونکو اور سبب ستارونکی وے ہی ہدایت پاتی ہین آیا پس وہ

يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَإِنْ تَعُدُّوا

کہ نہین پیدا کرتا ہی آیا پس نہین سمجھتی تم اور اگر شمار کرو تم

نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَاللَّهُ

نعمت خدا کو نہ شمار کر سکو گی اوسکو تحقیق کہ اللہ البتہ بخشنے والا ہی اور رحیم ہی اور خدا

يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ

جانتا ہی اوس چیز کو کہ چھپاتی ہو تم اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتی ہو تم اور وہ لوگ کہ عبادت کرتی ہین

دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ

ورای خدا کی نہین پیدا کرتی ہین کچھ اور وے صنام پیدا کئی گئی ہین بیجان مردے ہین

غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝

نہ زندہ اور نہین جانتے ہین وہ کہ کب برانگیختہ ہوینگے

قولہ منہ شراب یعنی منافع باران سی پیاس بجہاتی ہی اور جسد خشک ہی و غیرہ کی [illegible] قولہ تسیمون یعنی

سوم کہا معنی اسکی چرانیکی قولہ والنجوم مسخرات بامرہ معنی اس آیہ مین دو احتمال مین کہ تم ... کا

انسان خوار اور رام ہو با مراد من خدا کی کہ ... سبکا ... تیسرا ... تا کہ

آنکہ گہی کس بیاید مرادکی کی اس صورت مین مسخرات صفت نجوم ہی صورت اول مین مفعول ہی

فعل محذوف کا وہ یہہ ہی جعلن النجوم مسخرات بامرہ قولہ وما ذرا لکم عطف ہی کا لیل پر یعنی مسخر

واسطی تمہاری لیل و غیرہ او اور اوس چیز کو کہ پیدا کیا ہی واسطی تمہاری بیچ زمین کی سائر حیوانات

نباتات و معدنیات سی درحالیکہ مختلف ہین ہیئت و اشکال اور اقسام رکہتا ہی قولہ سخر البحر یعنی

سہل اور آسان کیا دریا کو اس حیثیت سی کہ منافع اوسکی سی حاصل ہو قولہ وترى الفلك مواخر

بر وزن فواعل یعنی جاری ہونی والی کشتی اور چاک کرتی ہی پانیکو ... من اللغة ... مخرت السفینة تمخر و تمخر مخرا جس وقت کہ جاری ہو کشتی پس چاک کرتی ہی پانیکو سینہ اپنی

ساتھ آواز کی یعنی دیکہا تو کشتیونکو شگافندہ آب بیچ دریا کی قولہ رواسی مراد اس سی

کوہہای بلند ہین اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ ہر گاہ حق تعالی نی زمین کو پیدا کیا متحرک تہی تو

فرشتونی عرض کی کہ یہہ بسبب حرکت کی جای قرار کسی چیز کی نہین ہو سکتی لہذا حق تعالی نی

کوہہای بلند کو پیدا کیا تا زمین حرکت سی سکوت مین آوی قولہ وبالنجم هم یهتدون یعنی ساتھ

ستارونکی راہ پاتی ہین قتادہ سی منقول ہی کہ ستار کان تین چیز کی واسطی مخلوق ہوے

مین ایک یہہ ہی کہ زینت آسمان اور دوسری رجم شیاطین ہوئی اور تیسری یہ کہ نشان

کو بسبب اوسکی راہ لیتی ہین دریا مین اور خشکی مین قولہ افمن یخلق یعنی مشرکین آیا نہین جانتے

کہ حق تعالی انکی صنام خالق نہین ہین پس جانتی ہی صنام ہی کیا کہ خالق نہین اور جو کہ صنام خود مخلوق ہین

إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ

معبود تمہارا خدا ایک ہی اللہ ہی پس وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتی ساتھ آخرت کی قلوب انکی

مُنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

انکار کرنے والے ہیں اور وہی سرکشی کرتے ہیں بیشبا تحقیق جانتا ہے خدا جو کچھ

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ

کہ چھپاتے ہیں وہ اور اس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہیں وہ بدرستی کہ وہ نہیں دوست رکھتا ہے غرور کرنے والوں کو

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

اور جس وقت کہ کہا گیا واسطے انہیں کفار کے کس چیز کو نازل کیا رب تمہارے نے کہا انہوں نے قصے ہیں اگلوں کے

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ

تاکہ اوٹھاویں وہ گناہ اپنے کو پورا روز قیامت میں اور بعضی گناہ اون لوگوں کے

يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝

کہ گمراہ کرتے ہیں انکو بغیر دانش کی آگاہ ہو بری ہے وہ چیز کہ جو اوٹھاتے ہیں اور

قوله ليحملوا اوزارهم یعنی تاکہ اوٹھاویں بار گناہوں اپنی کو علم کمال روز قیامت

اور اوٹھاویں گناہ بعضے ان لوگوں کی کہ گمراہ کیا ہے انہوں نے علم کی بغیر یعنی نہیں جانتے ہیں کہ رؤسا انکی گمراہ کرتے ہیں

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ

بدرستی کہ مکر کیا اون لوگوں نے کہ قبل انکے تھے پس آیا حکم خدا کا بیچ بنا کے انکی

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتٰىهُمُ

بیخ اونکی سے پس گر پڑی اوپر انکی چھت جانب فوق سے اور آیا انکو

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عذاب اس حیثیت سے کہ نہ جانتے تھے وہ بعد اسکے روز قیامت

ع

يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ

رسوا کرے گا انکو اور کہے گا کہاں ہیں شریک ہمارے وہ کہ تھے تم جھگڑا کرتے

فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ

بیچ انکی کہا ان لوگوں نے کہ صاحبان علم تھے بدرستی کہ رسوائی آج کی دن اور برائی

عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ الَّذِينَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ

اوپر کافروں کے ہیں ایسے وہ کہ وفات دیتے ہیں انکو فرشتے درحالیکہ ستم کرنے والے ہیں نفسوں اپنے پر

فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ ۚ بَلٰى إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ

پس ڈالیں گے صلح کا کہ نہیں تھے کہ ہم عمل کرتے تھے برائی کیوں نہیں بدرستی کہ خدا جاننے والا ہے

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ

ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے پس داخل ہو تم دروازوں میں جہنم کے درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں

نصف

فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ

پس برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا اور کہا گیا واسطے ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں کیا چیز نازل کیا

رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا

رب تمہارے نے کہا انہوں نے نیکی کو واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کی انہوں نے بیچ اس دنیا کے

حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّاتُ

اچھی ہے اور البتہ گھر آخرت بہتر ہے اور البتہ اچھا گھر ہے متقیوں کا گھر ہے جنات

عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ

عدن ہیں کہ داخل ہوتے ہیں اس میں جاری ہیں نیچے اونکے نہریں واسطے انکے

نعم الله

فِيهَا مَا يَشَاءُونَ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ

بیچ اوسکی جو کچھ چاہتی ہین اوسیطرح جزا دیتا ہی اللہ متقیون کو ۔ الیسی وہ کہ

تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ

وفات دیتی ہین اونکو ملائکہ درحالیکہ پاکیزہ ہین کہتی ہین فرشتی سلام ہی اوپر تمہارے

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا

داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کی کہ تہی عمل کرتی تم ۔ نہین منتظر ہین کفار مگر یہ کہ

أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ كَذَٰلِكَ فَعَلَ

آوین اونکو فرشتی قبض ارواح ۔ یا آوے حکم رب تیرے کا ۔ اسیطرح کیا

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

اون لوگون نے کہ اگلی اونسی تہی اور نہین ظلم کیا اونکو اللہ نے لیکن تہی اپنی نفسون اوپر ظلم کرتے

ع فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

پس پہنچی اونکو بدی اوس چیز کی کہ عمل کیا تہا اور گہیرا اونکو اوس چیز نے کہ تہی ساتہ اوسکی ہنسی کرتی

قولہ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ یعنی پس گر پڑی اوپر اونکی چہت جانب فوق سی یعنی جب کہ اول تزلزل

مستحکم بنا کی جاتی رہا اونکی ہو پس گر پڑی اوپر اونکی سقف مکانکی اونزدیک بعضی کی مراد اوس سے

بنا کی صرح یعنی قصر نمرود کی بابل مین بنایا تہا کہ ارتفاع اوسکا پانچہزار گز کا تہا اور بعضے کہتی مین فرسخ کا عرض اوسکا

تا استقامت ہووے کا بنا سات کری مثل اسکی کہتی ہی ابراہیم سے مطلع ہو ساتہ اوسکی مقابلہ کری بعد انام اوسکی کو مانند

جلی کر بنا کو بیچ و بنیاد او جہالیا اور سر اوس بنا کو دریا مین ڈالا اور باقی کو خانہ باتی نمرود بان کر لایا اور

بیدا ہم کہ محبت آزار کی بانٹنا مروم مختلف ہوا در قوم ساتہ ایک زبانی شروع تکلم کیا کہ ہر ایک

اونکا زبان مین کوئی نہین جانتا تہا از انجملہ بہتر زبان مختلف دنیا مین ظاہر ہوئین ہو قولہ مِنْ حَيْثُ

لَا يَشْعُرُونَ یعنی آیا اونکو عذاب اس حیثیت سی کہ نہ جانتی تہی وہ اور خارج البال تہی اور گمان

نکرتی تہی نزول اس عذاب سی اور بعضی نی نقل کیا ہی کہ مراد اس عذاب سی یہ ہی کہ لشکر نمرود پر مسلط

کیا ہی اور اسباب یہ خراب کیا ہی کہ حق تعالی نی مبتلا کیا نمرود کو ایک پشہ سی کہ بینی اوسکی مین داخل

ہوا اور مغز سر اوسکی مین قرار کیا اور بزرگ ہوا اور جاری ہی اس موضع مین تہا اور اس بیماری مین

ہمیشہ سر اوسکی ضرب مارتی تہی انی الجملہ آرام پاتا تہا قولہ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ جبکہ اعوان ملک

الموت قبض ارواح کرتی ہین اوس وقت مین کہ درحالیکہ ستمگار ہین اوپر نفس اپنی کی بسبب کفر کی پس

صلح کرتی ہین بیچ اقرار ربوبیت خدا وند عالم کی اور کہتی تہی کہ ہم عمل بد نکرتی تہی کہا فرشتون

نی کہ تم کافر اور معصیت کرتی تہی بیشک خدا دانا اوس چیز کا ہی کہ عمل مین لاتی تہی تم قولہ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ

جَهَنَّمَ یعنی فرشتی کہتی ہین کہ پس داخل ہو تم دروازہای جہنم مین درجات جہنم مین درحالیکہ ہمیشہ رہنے والی

ہو قولہ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ یعنی کہا گیا واسطے مومنون کی کہ کیا چیز نازل کی پروردگار تمہارے

نی کہا اونہون نے کہ نازل کیا جمیع حسنات کو مراد اوس سے قرآن ہی کہ جامع جمیع خیرات و حسنات اور برکات دنیا

اور آخرت مین ہی اور وہی کہ علمای یہود عرب مین ہر حج کی موسم مین ایک شخص بہیجتی تہی واسطے حضرت رسالت پناہ کی تحقیق کرنی کی تو پوچہا

ہر گاہ وہ لوگ کفار سی پوچہتی تہی کہ محمد کیسا ہی جواب دیتی تہی کہ افسانہ تہا کہ اگلون سی ہی قولہ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا

فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا یعنی واسطے اون لوگون کی کہ نیکی کرتی مین اقوال و افعال مین کہتی ہین لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ واسطے اونکی ایک ہی ورا اونکی و نیز اسمعنی کی جنت عدن کو مقصد مومنون کا ہی قولہ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ یعنی

لوگ کہ قبض ارواح اونکی کرتی ہین ملائکہ درحالیکہ دلہای اونکی پاک عصیان سی کہتی ہین فرشتی کہ سلام علیکم سلام ہو اوپر تمہاری

اور بعد سلام کی کہتی ہین کہ داخل ہو جنت مین بسبب اعمال خیر کی کہ اونکی سزا جنت مین روح اون کی حلقوم تک آنی ہی تو اوسکو سلام

يا وي الله قوله هل ينظرون يعني كفار منتظر نہين مگر اسکے کہ آوین انکو فرشتے یا آوے حکم تیرے رب کا
آوی حکم خدا کا ایسا ہی کیا تھا اونسے پہلے لوگون نے [illegible] اور ظلم نہ کیا تھا اونپر خدا نے لیکن تھے اپنی جانون پر ظلم کرتے

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ

اور کہا اون لوگون نے جو شرک لائے ہین کہ اگر چاہتا خدا نہ عبادت کرتے ہم سوائے اوسکے کسی چیز کو

نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ

ہم اور نہ پدران ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم سوائے اوسکی کسی چیز کو اسیطرح کیا تھا اون لوگون نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ وَلَقَدْ بَعَثْنَا

کہ قبل اونکے تھے پس نہین ہے اوپر رسولون کے مگر پہنچانا ظاہر اور ہر آئینہ تحقیق بھیجا ہمنے

فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

بیچ ہر امت کی رسول کو یہہ کہ عبادت کرو خدا کی اور پرہیز کرو تم شیطان سے

فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا

پس بعضی اون مین وہ شخص ہی کہ ہدایت کی خدا نے اوسکو اور بعضی اون مین وہ ہین کہ واجب ہوا اوپر اوسکے گمراہی پس سیر کرو تم

فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○ إِنْ تَحْرِصْ

بیچ زمین کی پس نظر کرو کیونکر ہوئی عاقبت تکذیب کرنیوالونکی اگر حرص کرے تو

عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ○

اوپر ہدایت اونکی کی پس تحقیق خدا نہین ہدایت کرتا ہی وہ اوس شخص کو کہ گمراہ کرتا ہے [illegible]

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ

اور قسم کہائی ساتھ خدا کے سخت قسمین سوگند اپنی کی کہ نہ زندہ اوٹھاویگا خدا اوس شخص کو کہ مر جاتا ہے ہان

بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

اٹھاویگا یہہ وعدہ ثابت ہوئی ہی اوپر اوسکی اور ٹھیک ہی ولیکن اکثر مردمان نہین جانتے ہین

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا

تاکہ بیان کرے واسطے اونکی وہ چیز کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اوسکی اور تاکہ جانیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے

أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ○ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ

ہر آئینہ وہی تھے جھوٹے سوائے اسکے نہین کہ قول ہمارا واسطے کسی چیز کی جس وقت کہ ارادہ کرتے ہین ہم

أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○

تو یہہ کہ کہتی ہین واسطے اوسکی ہو پس ہو جاتا ہی

قوله قال اشركوا یعنی کہا اون لوگون نے کہ اگر خدا چاہتا نہ عبادت کرتے ہم غیر اوسکی کی نہ ہم نہ آبا و اجداد ہمارے حرام کرتے بحکم اوسکی کسی چیز کو قوله ان اعبدوا الله اى موحدين لیقول محمد وف یعنی یہہ جایز ہے کہ بعض رسول انکو کہی رسول ہے کہ عبادت کرو تم خدا کی اور پرہیز کرو تم شیطان سے قوله لیبین لهم الذی یختلفون فیه یعنی یہہ خبر انگیختہ کرنا اسواسطے ہی کہ تا بیان کرے اور ظاہر کرے واسطے اونکی کفار کی اوس چیز کو کہ جسمین اختلاف و نزاع کرتے تھے اور اسواسطے تا کہ جانین وہ لوگ کہ ہوئی تحقیق کہ وہی کفار دروغگو تھے [illegible]

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

اور وہ لوگ کہ ہجرت کی اونہونے بیچ راہ خدا کے بعد اوسکے کہ ظلم کیے گئے تھے ہر آئینہ ٹھکانا دینگے ہم اونکو

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

بیچ دنیا کی نیکی کو اور ہر آئینہ ثواب آخرت بزرگ ہی اگر ہوتے کہ جانتے وہ

الذين صبروا وعلى ربهم يتوكلون ○ وما ارسلنا

یعنی وہ لوگ کہ صبر کیا اونہوں نے اور اوپر رب اپنے کی توکل کرتے ہیں۔ اور نہیں بھیجا ہم نے

من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر

آگے تیرے مگر آدمی کو کہ وحی کرتے تھے ہم طرف اونکی پس سوال کرو تم اہل کتاب سے

ان كنتم لا تعلمون ○ بالبينات والزبر وانزلنا اليك

اگر ہو تم نہیں جانتے ہو تم ساتھ معجزات اور کتب کی اور نازل کیا ہمنے طرف تیرے

الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون ○

قرآن کو تا کہ بیان کرے تو واسطے انسانوں کی اوس چیز کو کہ نازل کی گئی طرف اونکی اور شاید کہ وہ فکر کریں

افامن الذين مكروا السيئات ان يخسف الله بهم

آیا پس امن ہو وے لوگ کہ مکر کیا اونہوں نے بدی سیئات کا کہ لیجاوے اللہ ساتھ اونکی

الارض او ياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون ○

اندر زمین کے یا آوے اونکو عذاب اس حیثیت سی کہ نہیں جانتے وہ

او ياخذهم في تقلبهم فما هم بمعجزين ○ او ياخذهم

یا لے اونکو بیچ معاملہ اونکی کی پس نہیں ہیں عاجز کرنیوالے خدا کی یا لے اونکو

على تخوف فان ربكم لرءوف رحيم ○ اولم يروا الى

اوپر خوف کے پس تحقیق رب تمہارا ہر آئینہ مہربان ہے اور بخشاینده۔ آیا نہیں دیکھا کافروں نے طرف

ما خلق الله من شيء يتفيؤا ظلاله عن اليمين والشمائل

اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے کسی چیز سے گردش میں آتا سایہ اونکا جانب راست اور جانب چپ کے

سجدا لله وهم داخرون ○ ولله يسجد ما في السموات

درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کے درحالیکہ وہ خوار ہیں اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتی ہے جو چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے

وما في الارض من دابة والملائكة وهم لا يستكبرون

اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے جنبش کرنیوالے حیوانات اور سجدہ کرتے ہیں ملائکہ درحالیکہ وہ نہیں سرکشی کرتے ہیں

يخافون ربهم من فوقهم ويفعلون ما يؤمرون ○

ڈرتے ہیں وہ عذاب رب اپنے سے کہ نازل ہو اوپر انکے ہے اور بجا لاتے ہیں جو کچھ حکم کیے جاتے ہیں

قولہ انما قولنا لشيء الخ یعنی ہر شی کی پیدا کرنے میں کن کہنا ہمارا کفایت کرتا ہے یعنی جو چیز

کہ ہم چاہیں ہم موجود ہو جاتا ہے قولہ في الدنيا یعنی دیں گے ہم اونکو دنیا میں بہوت نیک

مراد اس سے مدینہ معظمہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے غنیمت نیک مراد ہے اور لفظ لنبوئنہم

کا مشتق ہے تبوئہ سے اور معنی تبوا کی نازل کرنیکے ہیں منزل میں چنانچہ کہا گیا ہے کہ معنی اسکی

لننزلنهم کی مباءۃ حسنۃ کے ہیں قولہ الذين صبروا یعنی مہاجرین وہ لوگ ہیں کہ

صبر کیا اونہوں نے مفارقت وطن پر اور ایذا کفار پر منقول ہے کہ کفار قریش کہتے تھے کہ خدا

بزرگ ہے کہ بشر کو پیغمبر کر کے بھیجے بلکہ ملائکہ کو نازل کرتا خلق کو باسلام عوض کرتی تب اللہ تعالی نے

نزول اونکی میں یہ آیت بھیجی وما ارسلنا من قبلك یعنی نہیں بھیجا ہم نے ماسبق میں کسی کو مگر آدمیوں کو

بزبان ملائکہ وحی بھیجتے تھے طرف اونکی اور بعض نے نہوں اور کسر پڑھا ہے اور بعضوں نے

بیا اور جیم حا حطی پڑھا ہے قولہ في تقلبهم معنی تقلب کی بیچ لغت کی انقلاب کی

ہے منقلبين في متاجرهم یعنی درحالیکہ انقلاب کرتی معاملات تجارت

میں تصرف ہی آیا ہے یعنی لیوے اونکو عذاب بیچ تصرف اونکی کے اور بیچ تجارت کی اور معنی

تردد کی ہی کی ہیں یعنی حالت آمد و شد اونکی میں یعنی حالت تجارت کی حاصل یہ ہی کہ ایام معاش
اور سودا اور تجارت کی کہ تردد کرتی ہیں عذاب اونکو پکڑ لی قولہ تعالی علی تخوف یعنی پکڑ لی انکو
عذاب بطور خوف کی یعنی عذاب سی کہ جس سے وحشت میں آئی ہیں قولہ تعالی ظلاله عن الیمین
والشمائل سجدا لله وهم داخرون یعنی درحالیکہ وہی سایہ اونکی ذلیل اور متواضع ہیں اور مراد اس
سی انقیاد اور فرمانبرداری ہی اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ کفار اگر باختیار
سجدہ نہیں کرتی ہیں سایہ اونکی بالطبع مجھی سجدہ کرتی ہیں اور حق یہ ہی کہ سب اشیا نامی و جامد
ہیں وہی کی اسی قولہ تعالی من دابة یعنی جو کچھ کہ زمین میں ہے حیوانات مسخر کہی اور معنی دابہ کی
جنبیدگی کی ہیں اور صاحب تبیان نی لکھا ہی کہ سجود دو نوع پر ہوتا ہی ایک سجدہ عبادت کے کہ
وہ رکھنا زمین پر ہی پیشانی کا از روی پرستش کی یہ سجدہ ذوی العقول کا ہی دوسرا تذلل و خضوع
اور تسخیر سجدہ غیر عقلا ہی اور حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله سی منقول ہی کہ حق تعالی کی چند فرشتہ
ہیں آسمان ہفتم پر کہ جس وقت سی پیدا ہوئی سجدہ میں ہیں تا روز قیامت و نور و دہشت اونکی
اور پہلو اونکی لرزتی ہیں خوف سی اور کوئی قطرہ اشک کا چشم اونکی سی جدا نہیں ہوتا مگر یہ
کہ فرشتہ اوس سی مخلوق ہوتا ہی جس وقت کہ روز قیامت پہنچیگا سر سجدہ سی اوٹھاوینگی
اور کہینگی کہ بارخدایا عبادت تیری جسطرح سی کہ سزاوار ہی نہیں کی قولہ تعالی من فوقهم
یعنی ڈرتی ہیں فرشتی عذاب پروردگار اپنی سی کہ ناگاہ نازل ہو عذاب جانب فوق
اونکی سی اور مراد فوق سی جانب سر کے ہیگا ہر دو آزدہم سپارہ چہاردہم قولہ تعالی
اهل الذکر اہل حرف میں بینات ونکی جاری ہی قوله بها من مطالب اونکی
ہہ بیانات بکی المصطفى وابراهیم

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
اور کہا اللہ نے نہ لو تم دو خدا کو کہ نہیں ہی کچھ مگر اللہ واحد
فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ
پس مجھی سی خوف کرو تم اور واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کی اور زمین کی ہی اور واسطی اوسکی
الدِّيْنُ وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
دین ہی ہمیشہ کیا سوا اللہ کے ڈرتی ہو تم اور وہ چیز کہ پہنچی تمکو نعمت سی
فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ۝ ثُمَّ اِذَا
پس ہی اللہ سی پھر جب پہنچتی ہی تمکو ضرر پس طرف اوسکی تضرع کرتی ہو پھر جب
كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝
دفع ہوتا ہے ضرر تمسی ناگاہ ایک گروہ تم میں سے ساتھ رب اپنی کی شرک کرتی ہیں
لِيَكْفُرُوْا بِمَا اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَ
تا کفران کریں ساتھ اوس چیز کی کہ دی ہم نے اونکو پس فائدہ اوٹھاؤ تم پس قریب ہے کہ جانوگی تم اور
يَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ
مقرر کرتی ہیں واسطی اوس چیز کے کہ نہیں جانتی ہیں ایک حصہ اوس چیز سے کہ دی ہم نے اونکو قسم خدا کی
لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ
ہر آئینہ پوچھی جاوگی اوس چیز سی کہ تھی تم افترا کرتی اور کردانتی ہیں واسطی اللہ کے بیٹیاں
سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
پاکی ہی واسطی اوسکی اور واسطی اونکی ہی جو چیز کہ آرزو کرتی ہیں اور جب بشارت دیجاتی ہے ایک کو

بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۝ یَتَوَارٰی

ساتھ دختر ہونیکی ہوتا ہے منہ اوسکا سیاہ درحالیکہ وہی غصہ کرنیوالا ہے چھپتا ہے پوشیدہ ہوتا ہے

مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ

قوم سے از جہت بدی اوس چیز کی کہ بشارت دیا گیا ساتھ اوس چیز کی آیا نگاہ رکھتا ہے اوسکو اوپر خواری کے

یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ لِلَّذِیْنَ

یا پوشیدہ کرتا ہے اوسکو بیچ خاک کی آگاہ ہو کہ برا ہے وہ چیز کہ حکم کرتے ہیں واسطے اون لوگوں کی

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی

کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کی مثل بری ہے اور واسطے اللہ کے مثل برتر ہے

وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

اور وہی غالب حکم کنندہ وہی

قولہ تعالی تاللہ لتسئلن عما کنتم تفترون یعنی بافترا و دروغ کہتے ہیں کہ جز خدا میں ورزاعت اور چارپایوں سے ایک حصہ اون بتوں کی واسطے مقرر کیا ہے اور قرار دیتے ہیں واسطے اللہ کی دختران مراد اون سے بنی خزاعہ اور کنانہ ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ ملائکہ دختران خدا ہیں قولہ کظیم یعنی غصہ کرنے والا ہوتا ہے اوپر اہلیہ اپنی کی کہ اوسکے واسطے بیٹی پیدا ہوئی پوشیدہ ہوتے ہیں خویشان سے بسبب بدی اوس چیز کی کہ خبر دی گئی تھی ساتھ دختر ہونیکی قولہ الا ساء ما یحکمون یعنی آگاہ ہو بدی وہ چیز کہ حکم کرتے ہیں ساتھ اوسکی یعنی عدم حرمت دختران بہی اور نسبت بنات کا خدا سے یہہ بہی قبیح اور بہی کفار ایام جاہلیت میں بیٹیونکو زندہ درگور کرتے تھے بعد ظہور اسلام حضرت رسالت پناہ کی

پناہ کی بیہودہ رسومات قبیحہ برطرف ہوئی اور فرزدق نامی ایک شخص نہایت کارہا خلق ہو کر ہر کسی کے گہر دختر پیدا ہوتی چند شتر مادہ کو بہیجتا تہا اوس دختر کو زندہ درگور کرنے قولہ الذین لا یؤمنون بالآخرة یعنی وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کی مثل بری ہے یعنی صفت بد ہے کہ وہ محتاج ہونا بطرف زن و فرزند کی ہے اور مکروہ جاننا دختر کا اور مار ڈالنا اوسکا بجہت سرزنش قوم کے اور خوف درویشی کی و مثل

بالا تری واسطے خدا کی کہ احتیاج اوسکو فرزند وغیرہ کی نہیں ہے

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ

اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ساتھ کفر اون کی کے نہ چہوڑتا اوپر اوسی زمین کی

دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

رونده ولیکن مہلت دیتا ہے اونکو طرف موت مقرر کی پس جس وقت کہ آوے اجل اونکی

لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ وَیَجْعَلُوْنَ

نہ تاخیر کر سکتے ہیں اوسکو ایک ساعت اور نہ تقدم کر سکتے ہیں اور مقرر کرتے ہیں

لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ

واسطے اللہ کے اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتے ہیں اوسے اور وصف کرتی ہیں زبانیں اونکی دروغ کو یہ کہ واسطے اونکے

الْحُسْنٰی لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝

بہشت ہے لازم ہے یہہ کہ واسطے اونکی ہے آگ اور بدرستیکہ وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ

قسم ہے اللہ کی البتہ بہیجا ہم نے طرف امتوں کی پہلے تیری سے پس آراستہ کیا واسطے اونکی شیطان نے

اعمالهم فهو وليهم اليوم ولهم عذاب اليم ○

اعمال ان کے پس وہی رفیق ان کا ہی آج کے دن اور واسطے انکی عذاب ہے دردناک

وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين لهم الذي

اور نہیں نازل کیا ہم نے اوپر تیرے قرآن کو مگر تاکہ بیان کرے تو واسطے انکی اوس چیز کو

اختلفوا فيه وهدى ورحمة لقوم يؤمنون ○

کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اوسکی اور واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے قوم کی کہ ایمان لاتے ہیں

والله انزل من السماء ماء فاحيا به الارض بعد

اور اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھ اوسکے زمین کو بعد

موتها ان في ذلك لاية لقوم يسمعون ○

مرنے اوسکی کے بیشک بیچ اوسکی ہر آئینہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی کہ سنتی ہیں انصاف

قوله وانهم مفرطون یعنی فردای قیامت ہر آئینہ واسطے اونکی ہی دوزخ اور ہر آئینہ وہ مقدم کرینگی دخول جہنم میں اور ابن عباس سی مروی ہی کہ کفار ڈالی جاوینگی آتش دوزخ میں یعنی حق تعالی انکو دوزخ میں پھینکیگا اور ہرگز نہ نکالیگا جیسے کہ کوئی کسی چیز کو فراموش کرتا ہی اور کا ہی خاطر اوسکی میں خطور کرے قوله فاحيا به الارض بعد موتها یعنی زندہ کیا ساتھ اوسی پانی کی زمین کو بعد مرگ کی یعنی تازہ کیا زمین کو بانواع نباتات بعد پژمردگی اور خشکی کی

وان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مما في بطونه

اور بیشک واسطے تمہارے بیچ چارپایوں کی ہر آئینہ عبرت ہی پلاتے ہیں ہم تمکو بعض اوس چیز سے کہ بیچ شکم اونکی ہی

من بين فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربين ○

درمیان سرگین اور لہو کی دودھ خالص کو در حالیکہ خوش گوار ہے واسطے پینے والوں کی

ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه

اور میوہ ہای کھجور اور انگور کی بناتے ہو تم اوس سے

سكرا ورزقا حسنا ان في ذلك لاية لقوم يعقلون ○

نشہ کنندہ کو اور روزی نیک کو ہر آئینہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانی ہی واسطے قوم کی کہ سمجھتی ہیں

واوحى ربك الى النحل ان اتخذي من الجبال بيوتا

اور وحی کی رب تیرے نی طرف مگس شہد کی یہ کہ لی تو پہاڑوں سے گھر

ومن الشجر ومما يعرشون ○ ثم كلي من كل الثمرات

اور درختوں سے اور اوس چیز سے کہ بناتے ہیں عمارات کو بعد اسکی کھا تو ہر میوہ سے

فاسلكي سبل ربك ذللا يخرج من بطونها شراب

پس چلی جا راہ رب اپنی کی در حالیکہ منقاد ہو نکلتا ہے شکم اونکی سے شربت

مختلف الوانه فيه شفاء للناس ان في ذلك

کہ مختلف ہیں رنگ اوسکی بیچ اوسی شربت کی شفا ہے واسطے آدمیوں کی ہر آئینہ بیچ اسکی

لاية لقوم يتفكرون ○ والله خلقكم ثم يتوفاكم

ہر آئینہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی کہ فکر کرتی ہیں اور اللہ نے پیدا کیا تمکو بعد اسکی مارتا ہے تمکو

ومنكم من يرد الى ارذل العمر لكيلا يعلم بعد

اور بعضی تم میں سے وہ شخص ہے کہ رد کیا جاتا طرف خوارترین زندگی کی تاکہ نہ جانیں وہ بعد

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۝

... کسی چیز کو ... بیشک خدا دانا ہے اور قدرت رکھنے والا ہے

قولہ مِنۡ بَیۡنِ فَرۡثٍ ابن عباس سے منقول ہے کہ جب کہ چوپایہ علف کہاتے ہیں اور شکم میں پختہ ہوتا ہے تین طبقے اوسمیں پیدا ہوتے ہیں اسفل اوسکا خون ہے کہ رگوں میں جاری ہوتا ہے اور اوسط اوسکا شکنبہ ہے اور اعلی اوسکا سرگین ہے قولہ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا بالتحریک مست کنندہ کو کہتے ہیں اور ضمیر منہ کی راجع ہے طرف ثمرات النخیل کے قولہ اَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ یعنی وحی کی رب تیری نے طرف مگس شہد کی کہ بناؤ تم شگاف کوہوں میں گہر اوسکا اور درختوں میں اور مکانوں میں اور کہا تم ای مکہیائی شہد ثمرات سے اور چلو راستے اپنے سب کی درحالیکہ فرمان بردار و مطیع ہو اور نکلتا ہے شکم اونکی سے شہد ایسا کہ مختلف ہے رنگ اوسکا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جوان مگس کا شہد سفید ہوتا ہے اور میانہ سن سے زرد رنگ پیدا ہوتا ہے اور کہنہ سے سرخ رنگ پیدا ہوتا ہے اور سیاہ و سفید بر سبیل ندرت اختلاف الوان شہد کا بحسب اقسام مگس کے ہے ... اوسکی شفا ہے واسطے لوگوں کی اسواسطے کہ اکثر امراض کو نافع ہے اسیواسطے اکثر ... معجون کرتے ہیں بعد شہد کے ... ابن بابویہ نے لکہا ہے اعتقادات میں کہ اعتقاد ہمارا شہد میں یہہ ہے کہ امراض بلغمی کو شفا دیتا ہے اور مذہب صحیح بعضوں کی نزدیک یہہ ہے کہ شہد خواہ ساتہہ ادویہ حارہ کی خواہ بدون اسکی شفا ہے امراض بلغمی کو اور ہمراہ سرکہ کی شفا ہے صفرا کی اور ہمراہ روغن کی شفا ہے مرض سوداوی کا اور ہمراہ پانی کی شفا ہے امراض ... قولہ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ یعنی اگر مگس عسل میں ہمہ آئینہ حجت ... فاورغ کسقدر سلکتین ... میں ان ... الکیا لغیار ... حکم ...

کہ بادشاہ اونکا ہے ... نہیں سکتا اور دوسرا یہہ ہے کہ مسافت فرسخ کی قطع کرتا ہے ... ہے کہ بلا حکم کہانی نہیں اوسکو نہیں ہے چونکہ صنعت کی ... عالم جمع ہوں ... بنا نہیں سکتے ... بادشاہ کا ... بادشاہان جہان حکم اوسکا نافذ اور جاری ہے اور جسطرحسے کہ شہد باعث شفا امراض ظاہری ہے اسیطرحسے تفکر احوال اوسکی باعث شفا امراض باطنی ہے کہ وہ دلیل ہے کہ قدرتہای عجیبہ الہی کی اونکو حاصل ہوتا ہے اور در حلقہ ... امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی یہہ ہے کہ جسطرحسے کہ مگس شہد کہاتی ہے پاکیزہ کو اور پرہیز کرتی ہے ... چیزوں سے اور ... ہوتا اوس سے کہ طیب او طاہر اور لطافت کو کثافت سے قبول نہیں کرتی اور بیٹہتی ہے پاکیزہ شاخ کی اوپر اور خوشبو بناتی ہے پاکیزہ کو ... قلیل میں نحل لعاب ... خوش ... شکم میں اوسکی جمع ہوتا ہے اور شہد اوس سے نکلتا ہے کہ وہ دوا ... حکمت میں مثل اس ... انسانوں کی کثرہی چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ... دوا شہد میں اور آوری میں تمام ... میں اسطرحسے جناب علی بن ابیطالب امیر المومنین ... منصف اس صفات سے ہیں ... مخصوصین کہ تابع اونکے ہیں مثل مگس شہد کی کہ ... پاکیزہ ... کی کہانی میں اہتمام کرتی ہیں اور پرہیز ... اور خبیثہ سے کرتی ہیں پس ... امیر المومنین علیہ السلام کو امیر مومنان مثل امیر مگس شہد کی کمال لطافت میں ہیں قولہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ ... یعنی خدا نے پیدا کیا تم کو بعد اوسکی مارتا ہے تم کو ساتہہ اجلہای مختلف کی یعنی بعض تم میں سے وہ شخص ہے کہ بخوار ترین زندگانی ... اور ... خوار ترین زندگانی وہ سن ہے کہ مشابہ ہو مزاج اوس کا مزاج طفولیت سے مثل اسکی کہ ... کو پہنچے یا ...

تو ہر عرش ہے جو اس جا ہی رہتی ہیں اور دنیا کی کہا ... ہیں کہ ... سلام
ی معنی عمل عزیز کرامات اور عرش بیچ طریق ہمارے کی بہی ... جو الہ ہو گو ... نہیں
تکملہ کوع پارہ ہم قوله النحل پانچ حرف ہیں ... اونکی ... انکی اوس کی عبارت
علی ولیه ... فوله الجبال چھ حرف ہیں ... تیرہ ہوتی ہیں ... اوس کی
عبارت موالی ال ... قوله النحر پانچ حرف ہیں ...
اونکی ... مشتبہ ہوتی ہیں لِنِسَآءٍ هِيَ بِالْاِيْمَانِ

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ

اور خدا نے زیادتی دی بعض تمہارے کو اوپر بعض کی بیچ روزی کی پس نہیں وہ لوگ

فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

فضیلت دئے گئے پھیرنے والے روزی اونکی کو اوپر اوس چیز کی کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ اونکے

فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ

پس وے بیچ اوس کے برابر ہیں پس کیا ساتھ نعمت خدا کے انکار کرتے ہیں اور خدا نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

بنایا واسطے تمہارے نفسوں تمہارے سے جوڑا یعنی زنان اور پیدا کیا واسطے تمہارے

اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

جوروات تمہاری سے فرزندان اور نبیرگان اور روزی دی تمکو ستھری چیزوں سے

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ

آیا پس ساتھ باطل کی ایمان لاتے ہیں اور ساتھ نعمت خدا کے ... کفر کرتی ہیں

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

اور پوجتے ہیں سوائے خدا کے وہ چیز کہ نہیں مالک ہے واسطے اونکی روزی دینے کا

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝

آسمانوں سے اور زمین سے کسی چیز کو اور نہیں قدرت رکھتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

پس بیان کرو تم واسطے خدا کے مثلیں تحقیق خدا جانتا ہے اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ

نہیں جانتے ہو بیان کیا خدا نے مثل بندہ زرخرید کی نہیں قادر ہے

عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ

اوپر کسی چیز کے اور اوس شخص کو کہ روزی دی ہم نے اوسکو روزی نیک پس وہ خرچ کرتا ہے

مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ

اوس سے پوشیدہ اور ظاہر آیا برابر ہیں بندہ اور آزاد جمیع حمد واسطے خدا کے بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ

بہت اونکی نہیں جانتے ہیں اور بیان کیا خدا نے مثل دو مرد کی

اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ

ایک اون دونوں میں گونگا ہے نہیں طاقت رکھتا اوپر کسی چیز کی اور وہ گراں ہے اوپر مالک کے

اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ

جس جگہ کہ متوجہ کرے اوسکو نہیں لاتا ہے بھلائی کو آیا برابر ہے وہی گونگا اور وہ شخص کہ

يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور وہ اوپر راہ سیدھی کے ہے

فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي یعنی نہیں ہیں وہ لوگ کہ زیادتی دی گئی ہے بیچ مال کے
پھیرنے والے مال اپنی کو اوسی کہ مالک ہوئی ہیں ہاتھ انکی یعنی روزی اپنی غلاموں اور لونڈیوں کی نہیں
ہیں بلکہ رازق حق تعالی ہی ہیں پس کیا اپنی بندوں کی فکر کریں اور وہ خواجگان اور بندگان
بیچ اسی مال کی برابر ہیں مروی ہے کہ یہہ خطاب مشرکین سے ہے یعنی اے اہل مکہ تم
تجویز نہیں کرتی ہو کہ بندگان تمہارے مال میں تمہارے شریک ہوں پس کسطرحسی جائز رکھتی ہو خدا کے اصنام
اور بندگان کو شریک ... اور نزدیک بعضوں کی معنی یہہ ہیں کہ حق تعالی
روزی کو اپنی تفضیلات سے تقسیم بندوں پر کرتا ہے ہر چند کہ خواجگان روزی کو غلاموں
اپنی کو دیتی ہیں لیکن رازق اون کی نہیں ہوتی اور درحقیقت رازق مالک اور مملوک کا خالق
ہے ... کو دنیا ... مملوک کو اوس چیز سے کہ حق تعالی نے مالک کو روزی دی
ہے پس درحقیقت ... مالک رازق مملوک ہے قوله فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ
پس نہ بیان کرو تم واسطی خدا کی امثال اور نظائر کو اسطرحسی کہ بتوں کو مثل اور ... اوسکی کرو
یعنی جسوقت کہ وہ حق تعالی کی مثل اور نظیر ہے کیونکہ اصنام کو نظیر و شبیہ اوسکا کرتی ہو
اور بیشک خدا جانتا ہے فساد قول تمہارے کو اور تم نہیں جانتی ہو اور اگر بروجه تفکر او زوال کی
جانتی تو اسطرحسی اصنام کو شریک ہمارا نہ کرتی قوله ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا
یعنی ہر گاہ کہ ثابت ہوا کہ واسطی حق تعالی کی مثل اور نظیر لانا نہیں چاہیئے ...
دنیا واسطی ہی اور واسطی معبودان باطل ... اس حیثیت سے کہ ایک بندہ ... کسی چیز قادر

قادر نہ ہو کیونکر برابر ہو سکتا ہے اوس شخص سے کہ جسکو نیک روزی دی ہو پس خرچ کرتا ہے
کر وہ پوشیدہ کی ... آشکارا میں صرف مال نیک کرتا ہے برابر نہیں ہے
اسطرح کی بندہ عاجز سے ... قادر نہیں مساوی ہے یعنی اصنام کہ عاجز تر ہیں
مخلوقات میں کسطرحسی شریک قادر علی الاطلاق ہوں قوله وَضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا رَجُلَيْنِ توضیح اسکی یہہ ہے کہ مثل دوسری حق تعالی وارد کرتا ہے یہہ
ہے کہ دو شخص ہوں کہ ایک ان میں گنگ ہو کہ زبان نہ رکھتا ہو اور نہیں قدرت رکھتا ہے کسی
چیز کی اور وہ ایسا ہے کہ آقا رعایت حال اوسکی سے درماندہ رہتا ہے ... واسطے
کہ جس مہم پر کہ اوسکو بھیجے کوئی کار نیک اوس سے بر نہیں آتا نہ مافی الضمیر بھی سے کہہ
سکتا ہے اور نہ جواب دوسری کا بوجہ نیک دے سکتا ہے پس آیا یہہ شخص برابر ہو سکتا ہے
اوس شخص سے کہ وہ امر بعدل کرتا ہو اور براہ راست ہو کلام کو ... قوله وَ
يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ... حرف میں ... اوسکی بیان سے ... ہوتی ہے

یہہ عبارت وهو على ... عليهم السلام

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ

اور واسطے اللہ کے ہے علم غیب آسمانوں کا اور زمین کا اور نہیں ہے حکم قیامت کا

إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مگر مانند ... آنکھ کی یا وہ زیادہ قریب ہے بیشک خدا اوپر ہر چیز کی قدرت رکھنے والا

وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا

اور خدا نے باہر کیا تمکو پیٹوں سے ماؤں تمہاری کے نہ جانتی تھی تم کسی چیز کو

[...] لكم السمع والابصار والافئدة لعلكم

اور بنایا واسطے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل تاکہ تم شکر کرو

تشكرون ○ الم يروا الى الطير مسخرات في جو السماء

ما يمسكهن الا الله ان في ذلك لايات لقوم يؤمنون

والله جعل لكم من بيوتكم سكنا وجعل لكم من

جلود الانعام بيوتا تستخفونها يوم ظعنكم ويوم

اقامتكم ومن اصوافها واوبارها واشعارها

اثاثا ومتاعا الى حين ○ والله جعل لكم مما خلق ظلالا وجعل

لكم من الجبال اكنانا وجعل لكم سرابيل تقيكم الحر وسرابيل

تقيكم بأسكم كذلك يتم نعمته عليكم

تسلمون ○ فان تولوا فانما عليك البلاغ المبين

ع يعرفون نعمت الله ثم ينكرونها واكثرهم الكافرون

ويوم نبعث من كل امة شهيدا ثم لا يؤذن

للذين كفروا ولا هم يستعتبون ○ واذا راى الذين

ظلموا العذاب فلا يخفف عنهم ولا هم ينظرون

واذا راى الذين اشركوا شركاءهم قالوا ربنا هؤلاء

شركاؤنا الذين كنا ندعوا من دونك فالقوا

اليهم القول انكم لكاذبون ○ والقوا الى الله يومئذ

السلم وضل عنهم ما كانوا يفترون ○ الذين كفروا

وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ

اور باز رکھا راہ خدا سے زیادہ کرینگے ہم اونکو اوپر عذاب کے

بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ

سبب اس چیز کے کہ تھی کرتے فساد اور جس دن اٹھاویں گے ہم بیچ ہر ایک امت کی

شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى

گواہ اوپر اونکی ہم قوم اونکی سے اور لاوینگے ہم تجھکو اے محمد گواہ اوپر

هٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ

ان سب امت کی اور اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآنکو درحالیکہ بیان روشن واسطے ہر چیز کی

وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

اور ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے واسطے مسلمین کے

ع

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ اور یاد کرا وسدن کو کہ برانگیختہ کرینگے ہم ہر امت سے ایک گواہ کو اونکی ایمان لانے اور کفر پر مرادان سے یعنی کہ وہ گواہی دینگے ایمان اور کفر امت پر اور بعد اس گواہی دینے کی اجازت حاصل ہوگی عذر خواہی کی میں یہہ کہ وہ طلب کرینگے کہ ہمیں پھر دنیا میں لے چلو تا عمل نیک کریں ہم یعنی دونو امر کی اونکو اجازت نہو گی اسواسطے کہ آخرت سرای تکلیف نہیں ہے فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ یعنی پس حقتعالی کو یا اصنام کو گویا کریگا اور وہ جواب دیں گے تم بڑا اور دروغگو ہو کہ تم ہمکو خدا کہتے تھے اسواسطے کہ تم نہیں جانتے تھے ہم کہ تم ہماری پرستش کرتے تھے تم ہمیں کا ہے اظہار نہیں کیا تھا کہ ہماری عبادت کرو دنیا میں لکھا ہے

نحل

نصاری یہود وسوقت ... عزیز اور ملائکہ کو بہشت میں مشغول ہیں ان کی قیامت کے روز دوزخ ہونگی انہیں کی جزا اور ہم انکی عبادت کرتی تھی پس وہ دونو عزیر اور فرشتے انہیں کو الزام ٹھہرا ینگے یعنی وہ سوقت میں بیہہ شرمندہ ہونگی اور بیہہ صلح پیش آوینگی او نہیں کی کرہم اسلام لاتی ہیں بیہہ کہنا اونکا اوسوقت میں فائدہ نہیں کہنا اور ناامید ہونگی شفاعت سے ان کی قولہ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ یعنی واسطے ان کافرون کی وہ عذاب ہیں کو کہ کفر کی اور ورون کو بہی باز کہنا اون کا ایمان سے اور بعضون نے کہا ہی کہ زیادتی عذاب یہہ ہوگا کہ بزرگ خلقت وعقربان عظیم الجثہ کہ مثل چند درخت خرما کی اور چند شتر کی مین عذاب کرینگی اونکو تمام ہوا رکوع سولہم سیارہ چہاردہم قولہ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ اظہار حرف میں مثبات ولی اتصہ ہی ... ہیں نکلی ورس یہ عبارت اِنَّ ... وَلَا ... أُولَاءِ الْقَضَاءِ ... میں ... عبارت اِلٰی نبی اللہ

۴۹ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

بیشک خدا امر کرتا ہے ساتھ عدل اور احسان کے اور دینے صاحبان قرابت کی

وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اور منع کرتا ہے بدی سے اور حرام سے اور ظلم سے نصیحت کرتا ہے تمکو شاید کہ تم یاد کرو

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ

اور وفا کرو ساتھ عہد خدا کے جسوقت کہ عہد کیا تم نے اور نہ شکستہ کرو تم قسمونکو

بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا

بعد مضبوط کرنے اوسکی کے اور حالانکہ کرو اپنے تئیں خداکو اوپر اپنے گواہ

إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ○ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ
غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا
بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبٰى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللهُ
بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ
مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ ○ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ
قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ
سَبِيلِ اللهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ وَلَا تَشْتَرُوا

بِعَهْدِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللهِ
بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ○ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ
بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ○ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ
عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○ إِنَّمَا
ع سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ○

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الی آخر الآیۃ یعنی ... ہی کہ جامع جمیع مواعظ
ہی اور اسی جہت سی خطیب وعظ خطبہ جمعہ میں آخر خطبہ میں اسکو تلاوت کرتا ہی مروی
ہی جب کلام اکثم بن صیفی کہ اکابر عرب اور حکمائی انکی سی تہا یہ آیت نازل ہوئی تو کہا
کہ یہہ جامع جمیع مکارم اخلاق ہی باوجود قلت لفظ کی کسقدر فصاحت اسمین واقع ہی
اور اس آیت مین اقوال علما اور مفسرین بروجہ کثرت مرقوم ہوئی ہین لیکن اکتفا بقول
صاحب لطائف التفسیر کہ بیچ تفسیر اسکی کی واقع ہی بیان ہوتا ہی کہ سبحانہ تعالیٰ
نی ساتھہ تین چیز کی حکم کیا ہی اور منع کیا ہی اور فساد اسکا ساتھہ تین چیزونکی منوط ہی اور ہر ایک ان
اشیاء ثلاثہ کا ایک نتیجہ ہی ثمرہ عدل ظفر و نصرت اور انتظام عالم ہی اور نتیجہ احسان ثنا
و مدح و تو نگری اور فائدہ صلہ رحم انس پیدا اور الفت اور نتیجہ فحشا فساد دین و دنیا ہی اور
نتیجہ منکر ... عداوت اور حاصل بغی کا محروم رہنا انجام کار سی اور یہہ آیت مذکورہ
جامع سب چیزون کی ہی پس عمل کرنا بمضمون اس آیت کی موجب فراغت اور ثبوت آخرت
ہی قولہ تعالیٰ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ یعنی وفا کرو ساتھہ پیمان خدا کی مراد اس
عہد الست ہی کہ ثابت رہنا ایمان پر ہی اور جو عہد کہ درمیان لوگون ... وفا کرو
قولہ تعالیٰ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ یعنی ہو
مانند اوس زن کی کہ گشادہ کیا رشتہ اپنی کو بعد استحکام کی یعنی وہ زن کہ رشتہ
اپنی کو محکم بناتی اور تاب دینی کی پہر پارہ پارہ کرتی اور کہا اوسکا ... منقول ہی کہ عرب
مین ایک عورت تہی کہ نام اوسکا ریطہ تہا و بحمق ... پر مکو ... جہت سی اوسکو
خرقا کہتی تہی اور معمول اوسکا یہہ تہا کہ اول صبح سی تا نصف روز رشتہ تنہائی

تہی کنیزونکو حکم کرتی ہی کہ رسن بناؤ اور بعد اسکی کہتی تہی کہ کہول ڈالو بہان تک کہ
وہ خراب و ضائع ہوتا تہا اور ہمارہ عادت اسکی یہی تہی ... اور
شکستن عہد کو ساتھہ وا کرنا اور گشادہ کرنی رسیمان اوس زن کی اور فرماتا ہی کہ جسطرح کہ و
احمقہ رسی بٹی ہوئی کو کہول کی ضائع کرتی تہی جاہئی مرد عاقل کو رشتہ عہد اپنی کو گشاد
نقض کی آرہ نکری بعد اسکی عہد شکنی سی نہ ... تکو کرتا ہی ساتھہ قول اپنی کی تَتَّخِذُوْنَ
اَیْمَانَكُمْ الخ قولہ تعالیٰ دخلا اصل دخل وہ چیز ہی کہ ایک شی کو ایک چیز میں داخل
کرین حال آنکہ وہ جنس اوسکی سی نہو یعنی سوگند اور عہدون اپنی مین مکر و خیانت داخل کرین
قولہ تعالیٰ وَلٰكِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ یعنی وہ لوگ کہ باوجود
معجزات روشن کی بسبب فرط عناد نظر اوسمین نہین کرتی اور ایمان اختیار نہین کرتی متعلق
انکو ترک کرتا ہی اور نظر لطیف اپنی سی باز رکہتا ہی اور وہ لوگ کہ ان معجزات مین تامل اور تفکر
کرتی ہین اور آیات الٰہی سی پند لیتی ہین حق تعالیٰ انکو توفیق ہدایت کرامت فرماتا ہی
قولہ تعالیٰ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا یعنی نہ بیچو عہد خدا کو ساتھہ
قیمت تہوڑی کی کہ وہ حقیر و متاع دنیا ہی ... عہدہ دینی اوسکی کا کرتی ہین ... جو چیز کہ نزدیک
خدا کی ہی ... واسطی وفا کنندگان کی بہتر ہی اوس چیز سی کہ وعدہ دیتی اوسکی کا کرتی ہین
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ یہہ آیت ولایت حضرت ... المؤمنین
اور بیعت ... ہی فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً یعنی ہر آینہ زندہ کرینگی
ہم اوسکو بیچ دنیا ... کی خوش اور تونگر کرینگی ہم اوسکو نعیم دنیاوی سی
... کہ جو شخص ایمان لاوی اور عمل صالح کری اگرچہ درویش ہو زندگانی اوسکی

خوش لگتی ہی واسطی قناعت کی اور امید واری ثواب آخرت کی اور جو شخص کہ فاسق ہو
اور عمل ... کری ... اوسکی خوش نہین گذرتی اگرچہ تونگر ہو واسطی کہ حرص
اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور امید ثواب کی نہین رکھتا تکملہ رکوع ہجدہم سیپارہ چہاردہم
قولہ العدل پانچ حرف ہین برا وسکی ایک سو نتیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت
الاحمد الامی قولہ الاحسان سات حرف ہین برا وسکی ایک سو اکاون ہوتی ہین
نکلی اوس سی یہہ عبارت علی الہاد قولہ ذی القربی آٹھہ حرف ہین برا
اوسکی ایک ہزار تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت للائمۃ المعصومون ھم
النقباء حقًا قولہ الفحشاء سات حرف ہین برا وسکی چارسی اکتیس ہوتی ہین نکلی اوس سی
یہہ عبارت ... احمد المصطفی قولہ المنکر چھہ حرف ہین برا وسکی تین سی
اکتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عدو آل محمد الامی کیلئے قولہ
البغی پانچ حرف ہین برا وسکی ایکہزار تینتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت منکر
النبی وعلی آلہ الائمۃ قولہ بعہد اللہ آٹھہ حرف ہین ... اوسکی ہوتی
... ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عہد علی الوکیل قولہ ...
اللہ ... حرف ہین ... اوسکی سات سی ... ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت یعنی
علی وصی الاحمد المصطفی قولہ سبیل اللہ آٹھہ حرف ہین برا
اوسکی دو سو چھیانوی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی ابن ابی طالب ھو
الزکی قولہ الذین امنوا دس حرف ہین برا وسکی اٹھسی نواسی ہوتی ہین نکلی اوس سی
یہہ عبارت شیعۃ آل احمد والحبائہ

وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰیَةً مَّکَانَ اٰیَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْا
اور جسوقت تبدیل کیا ہم نی ایک آیت کو جگہ آیت دیگر کی اور خدا دانا تر ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ نازل کرتا ہی کہا انہوں نی
اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ
سوا اسکی نہین کہ تو افترا کنندہ ہی بلکہ اکثر اونکی نہین جانتے ہین کہہ تو اوی محمد نازل کیا اوس کو
رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جبرئیل نی جانب رب تیری کی ساتھہ حق کی تاکہ مستحکم کری اون لوگوں کو کہ ایمان لائی
وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ
ہدایت کنندہ اور بشارت دہندہ واسطی مسلمانوں کی اور ہر آئینہ تحقیق جانتی ہین ہم بیشک وہ لوگ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ
کہتے ہین سوا اسکی نہین تعلیم کرتا اوسکو کوئی بشر زبان اوس شخص کی کہ اشارہ کرتی ہین طرف اوسکی
اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا
عجمی ہی اور یہہ قرآن زبان عربی ہی ظاہر بیشک وہ لوگ کہ
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
نہین ایمان لائی ساتھہ آیات خدا کی نہین ہدایت کرتا اونکو خدا اور واسطی اونکی عذاب دردناک
اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
سوا اسکی نہین کہ باندھتی ہین جھوٹ کو وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آیات خدا کی
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
اور یہہ گروہ افترا کرنیوالی وہی دروغگو ہین اور جو شخص کہ کافر ہوا ساتھہ اللہ کی بعد

اِيمَانِهِ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيمَانِ وَلٰكِن

مگر وہ شخص کہ اکراہ کیا گیا ہو اور قلب اوسکا مطمئن ہو ساتھ ایمان کے ولیکن

مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ

وہ شخص کہ کشادہ کرے ساتھ کفر کے سینہ کو پس اوپر اونکے ہے غضب جانب خدا کے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ

اور واسطے اونکے ہے عذاب بزرگ یہہ بسبب اسکے ہے کہ وہ دوست رکھتے ہیں حیات

الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

دنیا کو اوپر آخرت کی اور بدرستیکہ خدا نہیں ہدایت کرتا قوم کافرین کو

اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَ

یہہ وہ لوگ ہیں کہ گویا مہر کی خدا نے اوپر دلوں اونکے کی اور گوشہا اونکی کی اور

اَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ

آنکھوں اونکی کی یہہ گروہ وہی غفلت کرنیوالے ہیں لازم ہے بیشک

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ

بیچ آخرت کی زیانکاروں سے ہیں بعد اسکی تحقیق کہ رب تیرا واسطے اون لوگوں کے

هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا

کہ ہجرت کئے اونہوں نے بعد اسکی رنج دیے گئے وہ اور بعد اسکی جہاد کیا اونہوں نے اور صبر کیا

اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

بدرستیکہ رب تیرا بعد ان چیزوں کی ہر آینہ غفور ہے رحیم ہے

قولہ تع وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ یعنی جسوقت کہ بدل کرتے ہیں ہم ایک حکم کو جائے
آیت منسوخ کی کہتے ہیں یہی کافر کہ تو افترا کرنیوالا ہے اوپر خدا کی اور از جانب خود ... قول
ہے کہ کفار مکہ بوقت نسخ بعضی احکام کی کہتے تہے کہ محمد اپنے اصحابوں سے ٹھٹھا کرتا ہے سو ایک دن
ایک امر کو حکم کرتا ہے اور بعد اسکے اوس سے منع کرتا ہے اور غالب یہہ ہے کہ یہہ کلمات
طعن کے کہتے تہے اور نسبت کرنا اسکا جانب خدا افترا ہے بنابر اوسی قول کی حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کیا قولہ تع وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ یعنی ہر آینہ جانتے ہیں ہم
اونکو کہ کہتے ہیں کہ جبیر اور یسار سکہلاتے ہیں اوسکو منقول ہے کہ ایک غلام رومی تہا عامر حضرمی کا
کہ اوسکو جبیر کہتے تہے اور بعضی کہتے ہیں کہ دو غلام تہے کہ جبیر اور یسار نام رکہتا تہا اور کام صیقل گری کا
کرتے تہے اور اہل کتاب سے تہے اور ہمیشہ توریت و انجیل کی تلاوت کرتے تہے ... نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ اونپر گذر کرتے تہے تلاوت اونکی کو سنتے تہے کفار قریش کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ان دو
غلام سے کلام سیکہتے ہیں اور ہمسے کہتے ہیں اور وہ جہوٹ ہیں یہہ آیت نازل ہوئی اور بعد اسکے قول
اونکے میں فرماتا ہے لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ
مُّبِينٌ یعنی زبان اوس شخص کی کہ تعلیم کرتا تہا پیغمبر ہمارے کو عجمی ہے کہ فصیح و عربی نہیں ہے اور
یہہ قرآن زبان عربی ہے کہ تم باوجود دعوے فصاحت کی لا نہیں سکتے مثل اوسکی سے عاجز ہوئے پس
کیونکر ہو سکتا ہے کہ عجمی شکستہ زبان آنحضرت کو کلام عربی کہ نہایت فصاحت و بلاغت
میں ہو تعلیم کرے مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيمَانِهِ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ منقول ہے کہ کفار
قریش درپے ایذائے صحابہ کہ جنکو حمایت نہ رکہتے تہے مثل بلال و جناب سلمان و عمار اور پدر اونکے
یاسر اور مادر اونکی کی مشغول تہے اور آزار اونکی کے ہوئے تا اونسے جماعت کہ طریق ایمان سے

برگشتہ کریں لیکن ان حضرات نے ثبات قدمی اختیار کی تا آنکہ یاسر و والدین عمار نے شربت شہادت
چکھا اور عمار بسبب ضعف بدن کی متحمل ایذا کی نہوئی اور جسوقت کہ مشرف بہلاکت ہوئی بی اختیار
کلمۂ کفر موافق مرضی کافروں کی اظہار کیا ہر گاہ یہہ خبر حضرت کو پہنچی کہ عمار نی کفر اختیار کیا حضرت
نی فرمایا یہہ غلط ہی سر تا پا عمار بر از ایمان ہی بعد اسکی عمار گریہ کنان خدمت میں حضرت کی
آئی او حضرت نی دست مبارک اشک ونکی پاک کئی اور فرمایا کہ اگر پہر تجہپر ظلم کریں اسیطرح کا
کلمہ کہیو وسوقت اللہ نی یہہ آیت نازل کی تفصیل اس آیت کی کہ باب تفسیر میں ہی سابق ذکر ہو چکی

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ یعنی حق تعالی نی گویا مہر کی
انکی دلوں پر اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ہر گاہ کفار جہت عناد اور کفر سی تامل امر
حق میں نہ کیا اور یاد دید و معلوم کیا لہذا حق تعالی نی ایک علامت اونپر از حق
کی تامل نکرنی کی بسبب اوس علامت کی علم کفر اونکی کا حاصل کیا پس وہ علامت گویا بجائی مہر کی

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ
اوسدن کہ آویگا ہر نفس کہ ملامت کریگا نفس بچانے کو اور تمام دیا جاویگا ہر نفس جزا
مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً
اوس چیز کی کہ عمل کیا اور نہ وہ ستم کئی جاوینگی مکافات میں اور بیان کیا اللہ نے مثل ایک قریہ کو
كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ
کہ تہا وہ قریہ امن میں اور اطمینان میں کہ آتا تہا اوسی قریہ میں رزق اوسکا بکثرت ہر
مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ
جگہ سی پس کفران کیا ساتھ نعمتوں اللہ کے پس چکہایا خدا نے اونکو لباس بہوک

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
اور خوف کا بسبب اوس چیز کی کہ تہی وہ عمل کرتی اور ہر آئینہ تحقیق آیا اونکی رسول
مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۝
اونہیں میں سی پس تکذیب کی اوسکی پس لیا اونکو عذاب نے اور حالیکہ وہ ظلم کرنیوالی ہیں
فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ
پس کہاؤ تم اوس چیز سی کہ روزی دی تمکو خدا نے در حالیکہ وہ حلال پاکیزہ ہی اور شکر کرو نعمت
اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
خدا کی اگر ہو تم کہ خاص عبادت کرتی ہو تم سوا اسکی نہیں کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردہ
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ
اور خون اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ ذبح کی جاوے نزدیک غیر خدا کی پس جو شخص کہ مضطر ہو
غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَا تَقُولُوا
در حالیکہ نہ باغی ہو اور نہ حد سی تجاوز کرنیوالا پس تحقیق اللہ بخشندہ مہربان ہی اور نہ کہو تم
لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ
واسطی اوس چیز کی کہ وصف کرتی ہیں زبانیں تمہاری دروغ کو کہ یہہ حلال ہی اور یہہ حرام ہی
لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ
تاکہ باندہو اوپر خدا کی جہوٹ کو تحقیق وہ لوگ کہ باندہتی ہیں اوپر خدا کی
الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
جہوٹ کو نہ رستگار ہونگی وہ متاع ہی تہوڑا اور واسطی اونکی عذاب دردناک

وعلى الذين هادوا حرمنا ما قصصنا عليك من
اور اوپر ان لوگوں کی کہ یہود ہوئی حرام کیا ہمنی وہ چیز کو کہ بیان کیا ہمنی اوپر تیرے
قبل وما ظلمناهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون
قبل نزول اس سورۃ کے اور نہیں ظلم کیا ہمنی اوپر انکی ولیکن تھی وہ کہ نفس پر ظلم کرتا تھی
ثم ان ربك للذين عملوا السوء بجهالة ثم تابوا من
بعد اسکی تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگوں کی کہ عمل کیا انہوں نے برا بسبب نادانی کی پس توبہ کی انہوں نے
بعد ذلك واصلحوا ان ربك من بعدها لغفور رحيم ع
بعد اس عمل کی اور صلاح میں لائی اپنی کو تحقیق رب تیرا بعد اس توبہ کی ہر آئینہ بخشنے والا مہربان ہے
قولہ تعالیٰ تجادل عن نفسها یعنی ملامت کریگا ہر نفس نفس اپنی کو مثلاً عاصی کہیگا کہ
معصیت کی تھی اور اطاعت کنندہ کہیگا کہ کس واسطے زیادہ طاعت اور
فرمانبرداری نہ کی تھی اور اوس وقت میں سوای نفسی نفسی کوئی کلمہ اور
نہ کہیگا قولہ تعالیٰ ضرب اللہ مثلا قریۃ ابن عباس سی منقول ہی کہ مراد
حق تعالیٰ کی اس مثل سی اہل مکہ ہی کہ پناہ میں تھی قتل اور غارت سے
اور ارزانی اور رفاہیت میں بسر کرتی تھی مجرد اسکی کہ نعمت نبوت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منکر اور کافر ہوی حق تعالیٰ نے بعوض فراخی قحط کے
مبتلا کیا اور سات برس بلای قحط اور خشکی سال میں گرفتار رہے
اور نہایت گرسنگی سی مردار کہاتی تھی اور لہو پیتی تھی اور باوجود
اسکے حق تعالیٰ نے بطون آگلی میں خوف سلیمن داخل کیا یا بحدی کہ ہیبت

ہیبت اہل اسلام سی آمد و رفت سفر شام ترک کی اور نفس اور مال اپنی سی
مطمئن نہ تھی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فاخذهم العذاب وهم ظالمون تفسیر
پس لیا انکو قحط اور ترس نے درحالیکہ وہ ظلم کرنیوالی تھی اوپر نفس اپنی کی بسبب
شرک اور تکذیب جناب نبی کی اور بعد اسکی اہل ایمان سی خطاب کرتا ہی فکلوا
مما رزقکم قولہ تعالیٰ غیر باغ ولا عاد فان اللہ غفور رحیم یعنی باغ کی طالب کے
ہیں یعنی درحالیکہ غیر طالب قوت ہو کہانی میتہ وغیرہ سی عرب میں بولتی ہیں
بغیت الشیء ابغیہ بغیا جس وقت کہ طلب کرے ایک شی کو یعنی عاد کی یہہ ہیں کہ تجاوز
کرنیوالا حد ضرورت سی حاصل اسکا یہہ ہی کہ جو شخص ساتھہ کہانی ان محرمات کے
محتاج اور مضطر ہو درحالیکہ بدون خواہش لذت اور بدون تجاوز حد ضرورت
سی کہانا ان چیزوں کا درست ہے قولہ تعالیٰ ولا تقولوا اور بعضوں نے کذب کو نصب پڑہا ہی
بنا بر مفعول ہونی لا تقولوا کی اور معنی اسوقت میں یہہ ہوتی ہیں نہ کہو تم دروغ
اوس چیز کو کہ بیان کرتی ہیں زبانیں تمہاری حرام اور حلال ہی اور بعضوں نے
بالجر مجرور پڑہا ہی بنا بر بدلیت کے لما تصف کے یعنی جو چیز کہ بیان کرتی ہیں زبانیں تمہاری کذب ہی
نہ کہو اوسکو کہ یہہ حلال ہی اور یہہ حرام ہی قولہ تعالیٰ متاع قلیل
یعنی جس چیز کی واسطے کہ افترا اور کذب کرتی ہیں وہ چیز ایسی ہی کہ نفع
قلیل ہی کہ تمام ہو جاتی ہی قولہ تعالیٰ على الذين هادوا حرمنا ما
قصصنا علیک من قبل یعنی جو چیز کہ حرام کی ہمنی اوپر ذکر اونکا قبل اسکی سورہ انعام میں
ہوا ہی اور وہ اشارہ طرف اس قول حق تعالیٰ کی وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذي ظفر

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

بیشک ابراہیم تہی جامع کمالات درحالیکہ مطیع تہی واسطی خدا کے مستقیم تہی اوپر طاعت اور نہ تھی وہ مشرکان سے

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۞ وَ

درحالیکہ شکر گزار تہی واسطی نعمتہاے اوسکی کی برگزیدہ کیا اوسکو اور ہدایت کی اوسکی راہ مستقیم توحید کی اور

آتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ

دیا ہمنی اوسکو بیچ دنیا کی نیکی کو اور بیشک وہ بیچ آخرت کی صالحون سی ہے

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا

بعد اسکی وحی کی ہمنی طرف تیری یہہ کہ پیروی کر تو ملت ابراہیم کے درحالیکہ مستقیم تہی اور نہ

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۞ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا

تہی وہ مشرک لایا ہوا والسی تجزاین سبت کو کردانا تعظیم روز شنبہ کو اوپر اون لوگونکی کہ اختلاف کیا اونہون نے

فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

بیچ اوسکی اور بیشک رب تیرا البتہ حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت مین بیچ اوس چیز کی کہ تہی بیچ اوسکی

يَخْتَلِفُونَ ۞ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

اختلاف کرتے طلب کر طرف راہ پروردگار اپنی کے ساتہہ دلیل حق کی اور موعظ

الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

نیک کے اور مباحثہ کر اونسی ساتہہ اوس طریقہ کی کہ وہی نیک ہی بیشک پروردگار تیرا وہ دانا ہی

بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۞

ساتہہ اوس شخص کی کہ گمراہ ہوا راہ حق سی اور وہی داناتر ہی ساتہہ ہدایت پانی والونکی

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ وَلَئِن

اور اگر عذاب کرو تم تمہیں چاہئی کہ عذاب کرو تم مانند اوس چیز کی کہ عذاب کئی گئی ہو تم ساتہہ اوسکی اور اگر

صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ۞ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ

صبر کرو تم البتہ وہی بہتر ہی واسطی صابرونکی اور صبر کر اور نہیں ہی صبر تیرا

إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ

مگر توفیق خدا اور نہ غمگین ہو تو اوپر اونکی اور نہ ہو تو بیچ تنگی کے

مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۞ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ

اوس چیز سے کہ مکر کیا اونہون نے بیشک خدا ساتہہ اون لوگونکی کہ پرہیز کیا اور وہ لوگ وہی

هُم مُّحْسِنُونَ ۞ ع

نیکوکارون کی ہیں

قولہ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ کَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ ہر گاہ کہ قبل اسکی تحلیل محرمات مذکور ہوئی اب انکو بطریقہ ابراہیم کرتا ہی اور معنی لفظ امت کے جامع کمالات وفضائل کی ہین اور وجہ تسمیہ ابراہیم کی بلفظ امت یہہ ہی کہ جمیع کمالات کہ جو تمام امت مین ہوتے وہ کمالات حضرت ابراہیم مین تہی گویا کہ فقط ابراہیم ایک امت کی برابر تھے قولہ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً مراد حسنہ سی ذکر جمیل ابراہیم یا محبت اونکی ہی کہ قلوب خلائق مین داخل تھے یا مراد حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ والہ ہین کہ نسل اونکی سی کردانا قولہ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ الخ منقول ہی کہ حضرت موسی نے امر کیا اوکو کہ بنی اسرائیل نی اوکو روز جمعہ مہمات دنیوی سی دار ہوا اور پرستش حق مین مشغول ہو

برکات اللہ فرمان ... کی ایسی تہا جسدن خاص ای نزول کیا اور اکثر وہاں آتی تھی اور درمیان ایکے
اختلاف ہم پیدا ہوا ایک جماعت نی کہا کہ روز شنبہ کو اختیار کرینگی ہم سواسطی کہ روز شنبہ حقتعالی خلق عالم کی
فارغ ہوا اور دوسرا گروہ اس طرف گیا کہ یکشنبہ اولی ہی سواسطی کہ یکشنبہ حقتعالی نی ابتدا آفرینش کی اور برکات
اوسکی فرمایا حقتعالی نی تعظیم شنبہ کی اوپر فرض کی جس طرح کہ فرمایا انما جعل السبت الآیہ وان
عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ منقول ہی کہ لعابد روز احد بہت مسلمانونکو قتل کیا اور جسم انکی چاک کی
مسلمین کہتے تھی کہ ہمکو اگر دسترس کافرونپر ہو تو اس کی مکافات کرینگی اور سطرحسی ... مارینگی کہ ... مثال اسکی کیا ہو اور
اسی جنگ میں حمزہ بن عبد المطلب کا شکم چاک کیا اور ہندہ دختر عتبہ نی جگر مبارک انحضرت کا منہ میں لیا تھا کہا جاوی
حقتعالی اوسکی دشمن جگر اوسکو ہرگز ... کہ خبر جنابؐ کو پہنچی فرمایا کہ ہر گاہ حمزہ نزدیک خدا کی گرامی
ہی پایا کہ ہندہ اہل دوزخ سی ہی جگر اوسکی کو کہا ... بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ اگر ... فتح دیگا ... شخص کو
بعوض حمزہ پارہ پارہ کرونگا میں اوس وقت میں حق تعالی نی یہ آیت بھیجی وان عاقبتم الخ